اوپر کو جاو اوسیقدر اونکا عرض کم ہوتا جاتا ہی اس نقشہ کے ملاحظہ سے کچھ کچھ
تصور اونکی شکل کا دلمین اجائیگا سیڑہیان جو چارون طرف ان عمارتون کے واقع

ہین بہت بلند اور خوبی ہین سب سے
بڑا پیرامڈ وہ ہی جسکو بادشاہ
چیوپس نے بنایا ہی اور چیوپس
ایک بادشاہ ہو ان سلف مین سے
ایک بادشاہ ملک مصر کا تھا وہ گذرا

زمین کا جسپر یہ پیرامڈ بنا ہوا ہی قریب ۱۲ ایکڑ کے ہی اور اوسکی بلندی قریب ایک
سو ساٹھ گز کے۔ سیاح لوگ اس پیرامڈ کے اندر گئے ہین وہان جہان بڑے پتھر اونکے
آگے کھڑے ہونے کے ارج ہو رہے ہین اونکو بہت محنت اور مشقت سے کاٹا ہی اور اوسکے
اندر کمرے ہین اور بعض اونکو قبرین ہی جانتی ہین اس پیرامڈ کے سیڑہی
اسقدر بلند ہی کہ آدمی کی چھاتی تک آتی ہے اور بعض سیڑہی کا آدمی کے
طول کے برابر ہی قوم عرب مین سے مسافرونکو ان پیرامڈ پر چڑھنے مین مدد اور رہنمائی
کرتے ہین اور اسکے واسطے عوض اونکو مسافر اکثر کچھ دیا کرتے ہین وہ بحفاظت تمام اوپر
پہنچا دیتے ہین اور پھر نیچے اوتار لاتی ہین انکی بلندی اسقدر ہی کہ بعض آدمی جنکو
عادت بہت بلندی سے نیچے دیکھنے کی نہین ہے چوٹی پیرامڈ کی سے نیچے دیکھنے
سے غش آجاتا ہی اور طبیعت پریشان ہوتی ہی ان عمارتونکی چوٹی پر سے

ایک عالم نظر آتا ہی اور دریاے نیل دو تہائی نظر آتا ہی اور اسکے دریاے نیل طغیانی
کرتا ہی اور گرد نواح کی زمین پر پانی ہی پانی نظر آتا ہی تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہجور
کے درخت پانی بیچ کہڑے ہوئے ہین تہوڑے سے فاصلہ پر اہرام عظیم مذکور سے
ایک سر سنگ کا بنا ہوا ہے اس سر کے بلندی قریب ۳۰ گز کے ہی اور چوڑائی اسکی
قریب ۱۳ گز کے ہی افسوس ہے کہ اس تصویر کی ناک کو کسینے توڑ ڈالا ہی اور اسکی
شکل ۲ بگڑی ہی غرض کہ جتنی مینار یعنے اہرام ملک مصر مین ہین ایسے بلند اور
خوشنما بنے ہوئے ہین کہ اکثر سیاح ان کی سیر کو آتے ہین لیکن تمام روی زمین پر
ایسی بلند مینار نہین پائی گئی آدمی جب انکو دیکہتا ہے تو یہہ گمان
مین بہی نہین آتا کہ یہہ عمارتین آدمی کی بنائی ہوئی ہین چنانچہ یہہ بہی ایک عجب
چیزین دنیا مین پائی گئی ہین سو اسطرح ہم نے نقشہ دو تین میناروں کا سمجہانے کے لئے مین
اور اس سر مذکور کے پاس ہر دو جانب جو دو مینار کہڑے ہین انکا بہی نقشہ لکہہ دیا ہے

مینار

نقشہ سر

مینار

نقشہ مینار کلان کا جسکو بادشاہ چیوپس نے تعمیر کروایا تھا
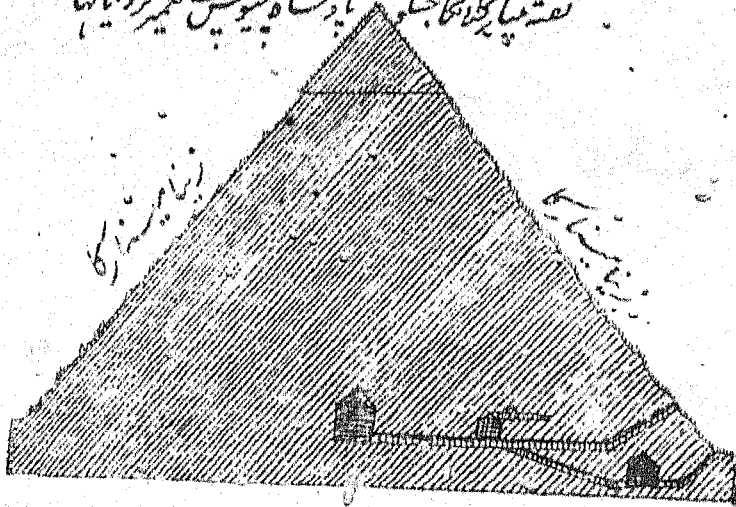
حال روشنی کی مینارونکا

واضح ہو کہ یہہ بہت بلند منار سمندر مین پہاڑ پر سیر کارنے واسطے روشنی کے
بنوائے ہین اور اکثر یہہ مینار ایسے مقام پر بنوائے جاتی ہے جہانکہ مقام خوف و
خطر کے ہوتے ہین چنانچہ جہانکہ یہہ اولا مینار بنایا گیا ہے وہان کہ راستہ مین ایک
پہاڑ آتا ہے اگر رات کو اندھیرے مین اوس راستہ سے جہاز جاتا تھا تو اکثر ٹکر کھا کر
ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا تھا اور جہاز والونکا بڑا نقصان ہوتا تھا چنانچہ اسیواسطے
واسطے روشنی کے یہہ مینار تعمیر کیا گیا ہے اور ہر روز و شب کو وہان روشنی ہوا کرتی
ہے اور سبب اسکے لاکھون روپیہ کا اسباب اور سینکڑون شخص بچ جاتے ہین اور
ایسے ایسے مینار بہت جا بجا جہانکہ مقام خوف کے ہین بنے ہوے ہین در حال

اس مینار کا مفصلاً اس طرح پر بیان کیا ہے کہ یہہ مینار ایک سمندر مین جو کہ متصل
انگلستان کے ہے تعمیر کیا گیا تھی اور یہہ مینار اوس بہانتو پر تیار کیا گیا ہے جسکا
ہم اوپر ذکر کر چکے ہین اور ایسا مضبوط اور بلند بنا ہوا ہے کہ اوسکے مشاہدہ سے
لوگون کو بڑا تعجب آتا ہے کہ یا الہی ایسا مضبوط مینار پہاڑ پر کیونکر بنایا ہوگا اور
ہزارون دفع طوفان اور ہمیشہ تہپیڑا پانی کی لگتی ہے لیکن اوسکو خبر بھی نہین
ہوتی چنانچہ حال لگنے پانی کی تہپیڑ کا ناظرین کو اوسکے نقشہ سے معلوم ہوگا اور
اوسکے تعمیر کرنے والے نے بڑی داد ہنرمندی اور کاریگری کی دی ہے اور اوسکے
معمر کا نام مسٹر سنری وسمیتین صاحب ہے اور یہ ساکن انگلش برد کا اور اوسنے عرصہ چار برس مین
اوسکو تعمیر کیا چنانچہ شروع سنہ ۱۷۵۶ع مین تو بنیاد بنانی شروع کی اور اخیر سنہ ۱۷۵۹
مین اوسنے انجام دی اور یہہ مینار ایک عجایبات روزگار مین سے ہے
اور یہہ بھی ناظرین پر منکشف اور ہویدا ہو کہ دیکھنا چاہیے کہ علم اور عقل کے
بدولت انسان کیا کیا کر سکتا ہے یہہ اللہ تعالی نے کچھہ انگریزونکو ہی طاقت
نہین بخشی کہ سبب فضیلت کے کیا کیا کام کرتے ہین اور کچھہ انگریزون ہی پر
یہہ امر منحصر نہین ہے بلکہ جو شخص علوم اور فنون پر توجہ بخوبی کریگا وہی یہہ
واقعی اوٹہاویگا دوسرا مینار روشنی کا نام جسکا بل روک ہے یہہ بھی انگلستان کے
کنارہ پر دریا شنو کے نزدیک اندر سمندر کے واقع ہے اور اوسپر ہمیشہ
رات کے وقت روشنی ہوا کرتی ہے اور ہزارون جہاز ادہر اودہر کو

نقشہ مینار نین کین کا

بیان چینکی چوبی مینار کا

یہ مینار ملک چین کے نانکن شہر میں واقع ہے بلندی اسکی قریب

مینار پائی سا کا

حال قطب صاحب کے منار کا

یہہ بہت بلند منار قطب صاحب میں واقع ہے اور قطب صاحب دہلی سے
ساڑھے سات کوس کے فاصلہ پر جنوب مغرب کی طرف ہے بعض عمارات اور بعض دن
عمارتوں کے یہہ منار ہی ایک عجیب عالیشان عمارت ہے کہ شان اسکی حد بیان سے باہر
کہ جو دنیا میں نہیں ہے اور اسکو شمس الدین التمش غوری نے سنہ ۱۲۰۶ عیسوی میں
تعمیر کروایا تھا اس منار کا قطر قریب باون فیٹ کے ہے اور بلندی میں قریب
سو گز کے ہے اور اسکے اندر گردش دار رستہ اوپر جانیکا اور چھتری کا بنا ہوا
اور اوسمیں تین سو چوراسی سیڑھی ہیں یہہ منار پانچ کھنڈوں میں منقسم ہے اول
کھنڈ قریب چھتیس گز کے اونچا ہے اور دوسرا کھنڈ قریب ستر گز کے
بلندی اور تیسرا قریب ۸۵ گز کے یہان تک یہہ منار سنگ سرخ سے
تعمیر کیا گیا ہے اور چوتھا کھنڈ قریب نوے گز کے ہے اور پانچوان کھنڈ بھی
جو چار ستون سنگ سرخ پر قایم ہے قریب چوبیس گز کے ہے
اور ہر کھنڈ کے انجام پر ایک چھجا ہے جہان آدمی جاکے دم لیتے ہین اور
اسی کھنڈ پر سرکار نے کٹہرا بھی لگوا دیا ہے تاکہ اگر کوئی شخص اوپر سے
گر پڑے تو ہوا کے جھوکے سے نیچے نہ گر پڑے فقط * * *

مینار قطب صاحب

حال مقبرہ ہمایونکا
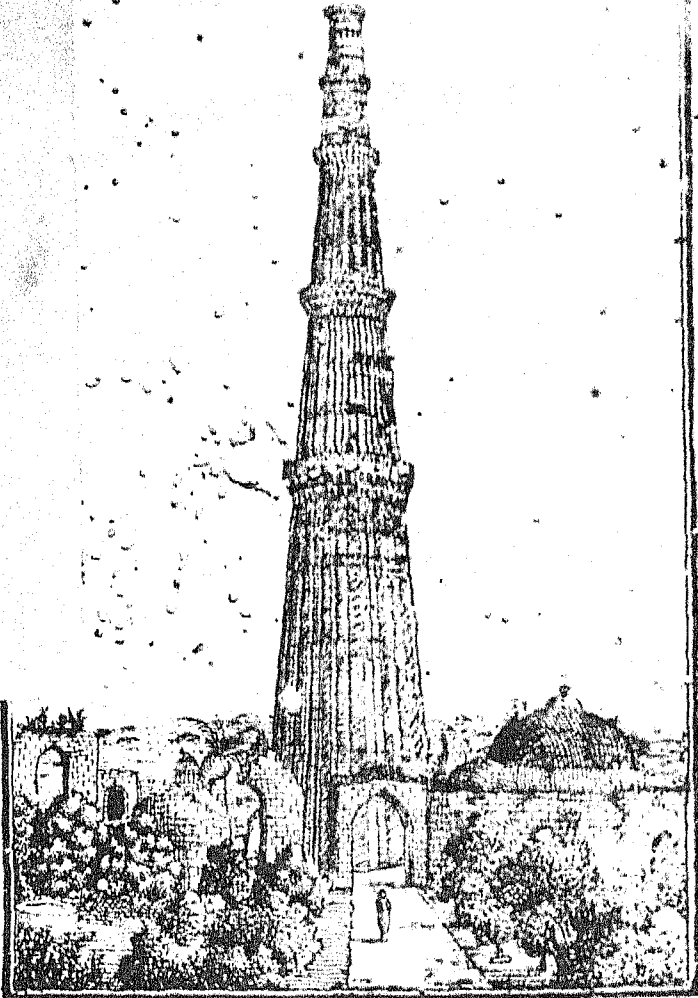
یہہ ایک مقبرہ ہے عجیب نفیس دہلی سے ڈہائی کوس پر جنوب کیطرف اور اسمین
ہمایون کی بیوی حاجی بیگم اور عالمگیر ثانی
اور فرخ سیر اور دارا شکوہ وغیرہ مدفون ہین اس مقبرہ کی تیاری سنہ ۹۷۳ ہجری مین حاجی بیگم
ہمایون بادشاہ کی بیوی کی سعی اور ہمت سے شروع ہوئی اور سولہ برس کے عرصہ مین
یہہ مقبرہ تیار ہوا اور اسکی تیاری مین پندرہ لاکہہ روپیہ صرف ہوا تہا اور دروازہ
اسکو زمین پر اوتارا تہا مدت تک یہہ بات جاری رہی کہ جو کوئی بادشاہی خاندان
مین مرتا تہا اسمین دفن ہوتا تہا لیکن اب یہہ بات موقوف ہوگئی ہے اس مقبرہ کی
عمارت ایسی خوب ہے کہ دہلی مین بہت کم ہوگی سنگ مرمر تو وہ لطیف
صرف ہوتا ہوا اور اسکے آگے دریا ہی خجالت مین ڈوب جاتا ہے اور رنگ سرخ
وہ نادر کہ گلاب اسکی زمین پر شرف لیجاتا ہے برج اسکا تمام سنگ مرمر کا
گویا قدرت الہی سے دریا کا ایک تیرتی سی قطع اس برج کی ایسی خوب ہے کہ آسمان باوجود
اس عظمت و شان کے اسکے آگے پانی کا ببلہ معلوم ہوتا ہے صحن اسکا بہت دلکش
کسی زمانہ مین اسکے صحن مین ایک باغ بہت آراستہ تہا چارون طرف نہرین
جاری تہین جابجا حوض بنے تہے پانی لہراتا تہا فوارے چہوٹتے تہے سرو
درخت لگے ہوئے تہے طرح طرح کے پہول کہل رہے تہے بلبلین چہچہاتی
تہین اور اسکی خوبیان جنت کو یاد دلاتی تہین کسی شاعر نے اس مقبرہ

تعریف مین جسنے کہا تھا حقیقت مین یہہ شعر اوسپر نہایت موزون ہے

شعر

ہر کہ خواہد کہ بیند شکل فردوس برین گو بیا این قصر این باغ ہمایون بزمین

اگرچہ عمارت اس مقبرہ کی قایم ہے کہین کہین سے جالیان ٹوٹ گئی ہین لیکن باغ بالکل ویران ہوگیا ہی اور وہ سرو کے درخت جو قطار قطار لطف بہار دیتے تھے اور وہ گل جو لالہ کی بخشش سے جبین پر نشہ دیتے تھے نام کو بھی نرہے نہرین ٹوٹ گئین اب فوارون کا نام نرہا حوض بند ہوگئے مگر اب بھی کچھہ کچھہ نشان باقی ہے اگرچہ باغ ویران ہوگیا ہے لیکن عمارت مین کچھہ فرق نہین آیا ہے اور ایسی عمارتین جہان مین کم پائی گئی ہین نقشہ اسکا دیکھو اور اللہ تعالی کی قدرت کی سیر کرو فقط *

مقبرہ ہمایوں

ہمہ جانتے ہین اور یہہ بھی کہا کہ ایک کچھوا قدیم سے ہی اور ابتداء دنیا سے ایک
جگہ ہی اور نزدیک پہاڑ نیلا کے پہنچا ہی دس سے حال مقام شوالہ مذکور کا
دریافت کرے چنانچہ راجہ مذکور اس کچھوے پاس گیا اور اس سے حال دریافت
کیا اوسنے کہا کہ فی الحقیقت اگلے زمانہ مین ایک عبادت خانہ بشن جی کا تھا
لیکن ازبسکہ انسان بدمذہب ہو گئے او پرستش اونکی ترک کردی ہی تو بشن جی
سرگ لوک کو تشریف لے گئے تھے اور ساتھہ اسکے کچھوے مذکور نے راجہ
سے یہہ بھی کہا کہ اگر مفصل حال اس عبادت گاہ کا دریافت کیا چاہے تو لازم
ہی کہ تو ایک پہاڑی کوے بیچ زاغ کے اس جا جو آدمی ہین یہہ بھی
جیتا ہی اور مرتا نہین ہی وہ تجھسے سب حال کہدیگا چنانچہ راجہ مذکور
اوس کوے کے پاس بھی گیا جسکے پر بسبب گذرنے اوقات بعید کے سفید
ہو گئے تھے پہر درخواست کی تجھے مقام عبادت گاہ مذکور کا بتادے
کوے نے کہا کہ صحیح ہی کہ ایک عبادت خانہ بشن جی کا دریاے شور پر واقع
تہا اور وہ سونے کا بنا ہوا تہا اور اوسمین جواہرات جڑے ہوئے تہے
ازبسکہ زمانہ حسب دستور مخالفت و نابود کرنے والا ہی تو اس عبادت گاہ کو
بھی اوسنے نہ چھوڑا او سمندر کے کنارہ کی خاک اوسکے اوپر تودے
لگ گئے اور وہ قریب ۸ کوس نیچے ریت کے دب گیا بشن نے یہہ چاہا
کہ اس عبادت گاہ سے سرگ لوگ کو چلا جاؤن اسیواسطے اونہون نے

ایک

ن یقین کے ذریع ہوتا ہے فقط

حال جامع مسجد دہلی کا

یہہ عجیب اور غریب جامع مسجد اس شہر مین واقع ہے شاہنشاہ شاہجہان نے اپنے جلوس کے چوبیسوین سال مطابق سنہ ۱۰۶۰ ہجری مین اسکی تعمیر ہونیکا حکم دیا تھا اور عرصہ چھہ سال مین یہہ عمارت بنکر تیار ہوئی تھی اسکا اہتمام قریب پانچ مہینے کے جعفر خان نے اور قریب دو سال کے خلیل اللہ خان نے اور تین برس اور پانچ مہینے سعد اللہ خان وزیر نے اور بعد اسکے مرنے کے روح اللہ خان داروغہ عمارات نے کیا ایک شخص نے اسکی بنا کی تاریخ مین یہہ مصرع کہا ہے ٭ مصرع ٭

٭ مسجد شاہجہان قبلۂ حاجات آمد ٭

اگرچہ اس مصرع مین ایک سال کی کمی ہے لیکن چونکہ الفاظ اسکے بہت خوب ہین اسواسطے یہہ تاریخ بادشاہ کو پسند آئی اس مسجد کی تیاری مین دس لاکھہ روپیہ صرف ہوئے ہین چلیبہ اس مسجد کا استوار ہے کہ اوسکے اوپر تین بڑے گنبد سنگ مرمر اور سنگ موسی کے ہین اور فرش اوسکے اندر کا بھی سنگ مرمر کا ہے اور صورت مصلے کی بطور محراب کے سنگ موسی سے تراشی ہوئے ہین اور فرش صحن کا سنگ سرخ کا اور اکثر مکانات سنگ سرخ سے تعمیر ہین اور مسجد کا طول نوے گز کا اور عرض تینتیس گز کا اور

صحن کے بیچ مین ایک حوض ہی پندرہ گز سے بارہ گز * کنارے
حوض کے سنگ مرمر اور سنگ موسی کے ہین مسجد کے اندر دو منیار
بہت بلند سنگ سرخ سے بنے ہوئے ہین کہ اوپر چڑھنے سے ایک عالم
نظر آتا ہی اور اکثر مصورون نے اوپر چڑھ کر نقشہ تمام شہر کا
کھینچا ہے شام کے وقت یہان ایک بازار لگتا ہی طرح طرح کی خلقت
کبوتر بیچنے والے اور خوانچہ والے وغیرہ وہان جاکر بیٹھتے ہین اور
اکثر شہر کی خلقت جمع ہوتی ہی اوسوقت عجب کیفیت اور بہار وہان
دکھلائی دیتی ہے کہ بیچ بیان اوسکے کے زبان قلم کی قلم ہوتی ہے غرض
یہہ ہے کہ یہہ ہی مکان شہر شاہجہان آباد مین عجب ہی اوسکے
نقشہ کے ملاحظہ سے کیفیت اوسکی معلوم ہو جاے گی
عمارت بلند یہہ ہے کہ ٹوپی والے کو ٹوپی اور پگڑی والے کو
پگڑی سنبھال کر اسکی طرف آنکھہ اوٹھا کر دیکھا جاتا ہی تین طرف اسکے
سیڑھیان واسطے چڑھنے کے سنگ سرخ کی بہت چوڑی اور لمبی نہایت
صفائی کے ساتھہ بنائی گئی ہین چارون طرف اسکے بازار نہایت
خوش آئندہ اور آراستہ ہے یہہ شعر اسپر بہت موزون ہے
بیت ⁘ زہی صفائی عمارت کہ در تماشایش ⁘ بدیع
بازگردد نگاہ از دیوار ⁘ سن التواریخ ⁘ ⁘ فقط

نقشہ جامع مسجد
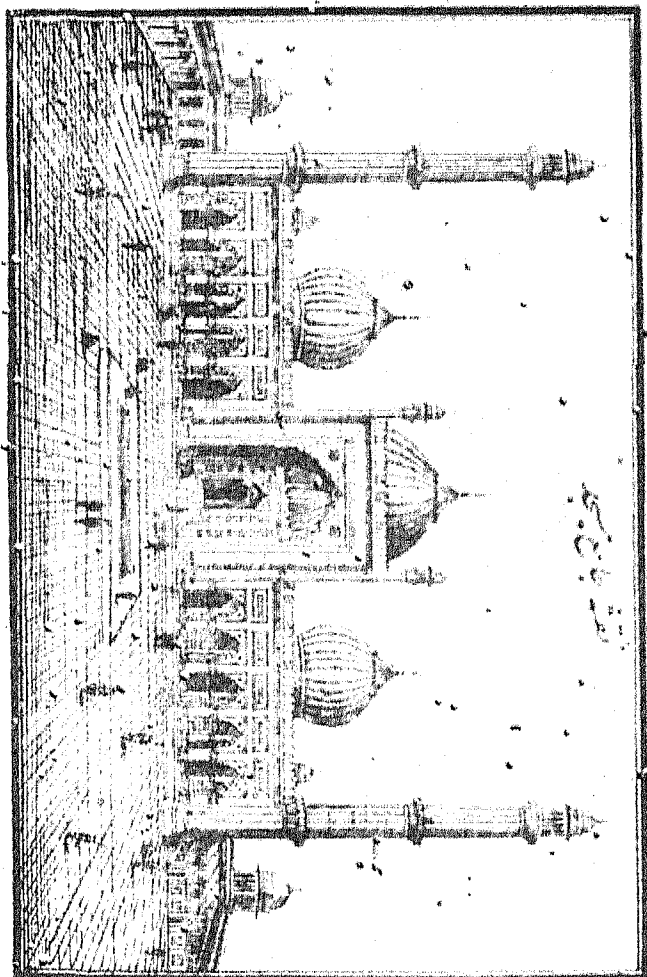
حال تماشہ گاہ روم کا

یہہ عمارت یعنے تماشہ گاہ روم کی بہی ایک عجیب مکان ہے اور قابل بیان اسواسطے
ہم حال اس عمارت کا معہ نقشہ اوسکے قلمبند کرتے ہین مخفی نرہے کہ اس
عمارت کو وسپیشین شاہنشاہ روم کے نے تعمیر کروانا شروع کیا تہا
لیکن ہنوز نہونے پایا تہا کہ اس جہان فانی کو چہوڑ کر متوجہ عالم باقی کا ہوا اور
اوسکے بعد شاہنشاہ طیطوس فرزند ارجمند اوسکے نے سریر آرا ہوکر اس
تماشہ گاہ کو بخوبی تیار کروالیا اور اسمین ہزار ہا عجیب قسم کے جانوران
گزند اور درندہ مثل شیر اور ارنا اور چیتے وغیرہ کے داخل کئے اور اوسوقتمین
جو عیسائی روم مین تہے اونسے ان وحشی جانورونکو شاہنشاہ طیطوس
لڑوایا کرتا اور آپ تماشا دیکہتا اور اکثر اوقات آپسمین حیوانونکی لڑائی کروایا
کرتا اور ایکدفعہ کا مذکور ہے کہ شاہنشاہ موصوف نے اس عمارت کے صحن مین
پانی بہروادیا تہا تو اوسوقت یہہ مکان مانند ایک چہوٹے دریا کی معلوم ہوتا
تہا اور پانی بہروا کر واسطے تماشا دیکہنے کے جہاز بہی چلوائے تہے یہہ عمارت
رفعت مین بہت رفیع اور وسعت مین وسیع اسقدر ہے کہ ایکدفعہ قریب لاکہہ
آدمی کے بخوبی آسکتے تہے گرد اوسکا قریب [illegible] فیٹ کے ہے اور بلندی
مین آسمان پر خندہ زن ہے ایک مورخ ایمی اٹس بیان کرتا ہے کہ انسان

سنہ عیسوی

جب اوسکی بلندی دیکھنے کے واسطے نظر اوپر کرتا ہی تو با صدمہ بلندی سے
متحیر رہتی ہی کہ یہہ عمارت کہان تک بلند ہی صفائی مین اسقدر مصفا ہی
کہ بہشت دیکھکر شک کہاتا ہی آدمی کو طاقت نہین کہ شمہ اوسکی تعریف بیان
کرسکے اور خامہ و زبان اوسکی توصیف لکھنے مین سرگردان ہین یہہ عمارت
انسان کی تیار کی ہوئی نہین معلوم ہوتی ہی اگر ملائک یا بشر آکر تیار کر گئے ہون
تو کیا عجب ہی اور اگر اسکو انہین نے تعمیر کیا ہی تو معلوم ہوا کہ رومی اوندنون
بہت زیرک تہے بہت دنونتک مدت سے ہوا کہ اہل فرنگ نے منظر اسکے کہ یہان رہی
اور قوم جسکے آدمی بہت شایستہ ہو گئے تہے کہین کہین سے منہدم ہوا دیا ہی اور اوسکے پتہرون
اور عمارتون کو ایسا اکٹہا کر کے تعمیر کر دیے ہین اور بعد اسکے جب کہ قوم گوتہہ
آبہ متصرف ہوگئی تہی تو اونہون نے بہی اور بہی منہدم کر دیا تہا لیکن جب بہی
اب وہ ایک ایسا خوبصورت مکان ہے کہ روی زمین پر کم ہونگے ۔ نقشہ

نقشہ

تماشہ گاہ
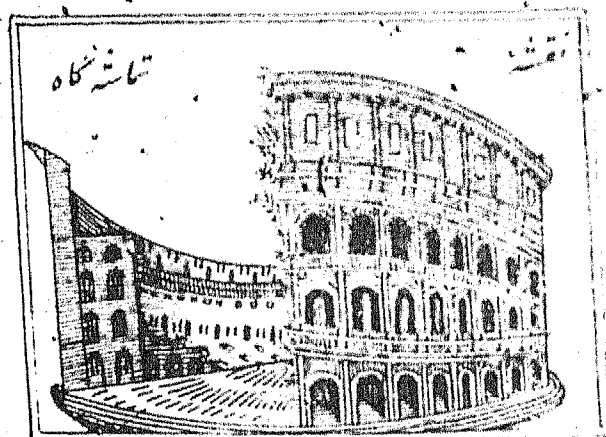
عبادت گاہ عیسائی

یہہ عبادت گاہ عیسائی روم شہر مین واقع ہی اور یہہ عبادت گاہ
مذکورہ سینٹ پیٹر کی کہلاتی ہے سینٹ پیٹر ایک بڑا ولی تہا اور یہہ عجیب
خوش قطع مکان کے مشاہدہ سے طبیعت دیکھنے والے کی بہت خوش اور
محظوظ ہوتی ہی اور ہر ایک طرف اسکے چوہری چوہری قطارین در محرابدار
کی بنی ہوئی ہین اور کل ستون ان درون کے دو سو چوراسی ہوے اور اٹھاسی
مربع ہین اور ان دروازونپر اور سب برج یعنی گرجا گہر پر تین سو چوبیس
بت واسطے خوبصورتی کے تراشے ہوئے ہین اور ہر ایک بت انمین کا بارہ
بارہ فٹ بلندی اور دو چشمے اسکے اندر آ در ہتے ہین اور انکا پانی
نو فیٹ اونچے اوچہلتا ہی اور اسکے دیکھنے سے بڑی تروتازگی
حاصل ہوتی ہی اور حقیقت مین یہہ برج نہایت خوبصورت اور مشہور ہے
اور اسکے برابر بہت کم ہین اور اسکی بلندی اور چوڑائی سب فٹ
ہی اور یہہ عبادت گاہ بڑی حیران کرنے والی ہی لیکن سب مین زیادہ
خوبصورت چیز اسکا گنبد ہی اور اس بڑے گنبد کے پاس دو اور چہوٹے چہوٹے
سے گنبد بہت لطافت سے بنے ہوئے ہین اور بڑے گنبد کو اگر ہم اندر سے
دیکہین تو بڑا کہو کہلا اور ڈراونی صورت کا معلوم ہوتا ہے اور کل بلندی

اس گرجا گھر مذکور کی چوڑائی بتیس ۳۲ فیٹ کی ہی یعنے منار ذھب صاحب سے یہہ عبادتگاہ
دوگنی بلندی میں لیتی تھا مگر اسکی چوڑائی اور درازی کا خیال کرنا چاہیے کہ جس
حالت میں اسکی بلندی منار ذھب صاحب کے منارے دو چند ہے تو اوسیقدر تین مثل چوڑائی وغیرہ
بھی اسکی بلندی کے موافق ہوگی اور چھت پر اس عبادتگاہ کے ایک گول برج بنا ہوا ہی اور
وہان لیمپ اور ہانڈیان لٹکتے ہین اور جیسے ایک تمام عالم اور ہزار دو ہزار ستونکی
چیزین نظر آتی ہین اور ہر سال ۲۹ جون کو چار ہزار چراغون اور دو ہزار مثل قندیل
وغیرہ کے اوس برج مذکورہ بالا پر روشنی ہوا کرتی ہی اور اوسوقت نہایت ہی
اچھا معلوم ہوتا ہی کہ ہم اوسکی توصیف لکھنے مین بے مقدور ہین اور اس برج مین
داخلے کے واسطے پانچ دروازہ ہین اور اول دروازہ بہت متبرک
خیال کیا جاتا ہی۔ اور لوگ وہان بوقت شام واسطے سیر کرنے کے ہر روز
مجتمع ہوا کرتے ہین اور ایک بازار لگ جاتا ہے اور اوسوقت اوسکی
رونق ہو جاتی ہی کہ بیان سے باہر ہے اور ہر روز گرد مزار
سینٹ پیٹر کے جسکے نام پر یہہ عبادتگاہ مشہور ہے ایک
سو بارہ ۱۱۲ چراغون کی روشنی ہوا کرتی ہے اور اس عبادت
گاہ کے ہمکو ایک کتاب مین دو نقشہ ملے تھے ہی واسطے ملاحظہ
ناظرین کے اون دونو نقشون کو کتاب ہذا مین درج
کروا دیا ہے فقط
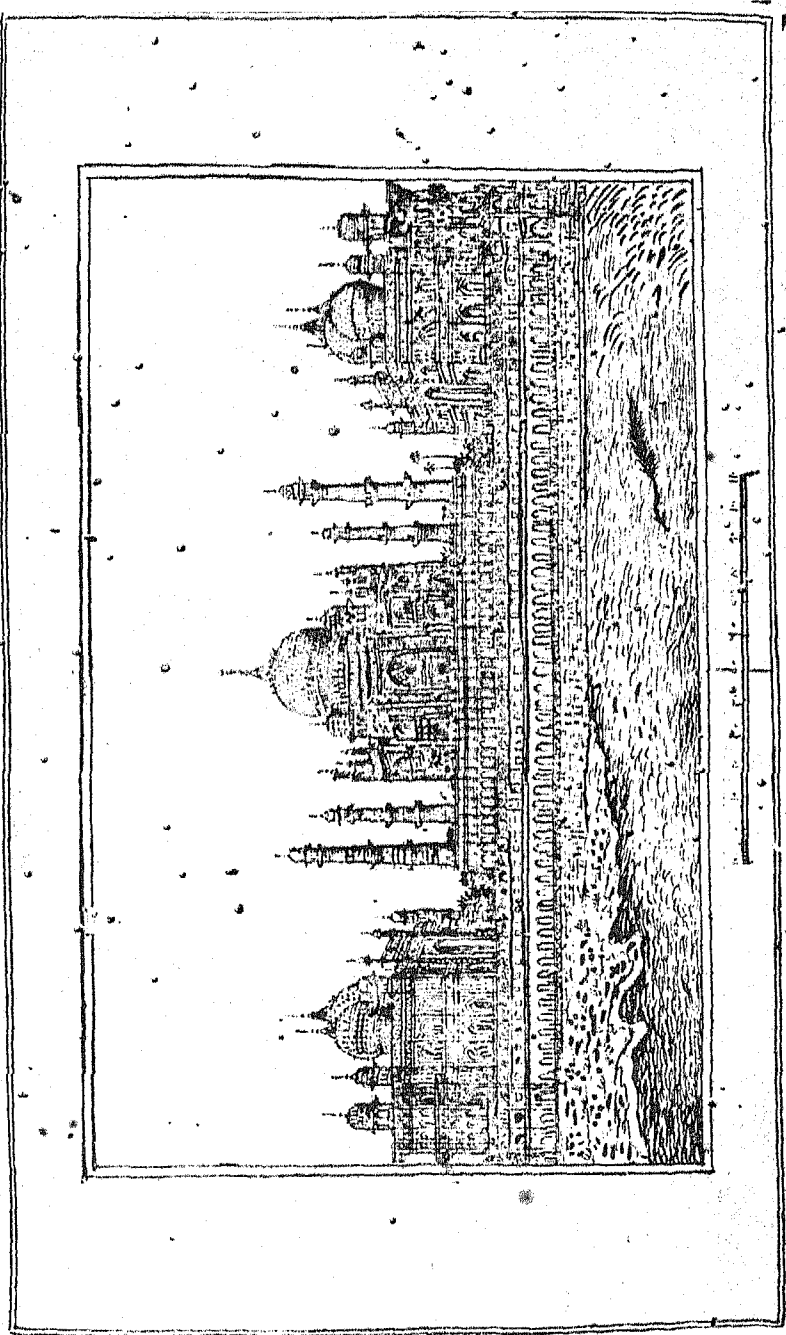
اشکال مختلفۂ حالاتِ انسانی

یہہ بات ظاہر ہی کہ جو بات جس شخص کے دلمین ہوتی ہی وہ چہرہ پر بہی ظاہر ہو جاتی ہی
مثلاً اگر کسی شخص کے دلمین کچھہ فکر یا غم ہوتا ہی تو وہ ضرور ہی کہ اوسکا چہرہ بہی متفکر
اور غمگین معلوم ہو اور جس شخص کے دلمین خوشی ہوتی ہی تو اوسکے چہرہ پر بہی خوشی
اور انبساط پائی جاتی ہی چنانچہ ہم اسی سبب طرح کی اشکال مختلفہ ثبت کرتے ہین کہ
جسوقت انسان رنجیدہ ہوتا ہی تو اوسکا چہرہ کسطور کا ہو جاتا ہی اور جسوقت آدمی کے
دلمین خوشی ہوتی ہی تو اوسکا چہرہ کس ڈہنگ کا معلوم ہوا کرتا ہی اور جسوقت بڑے کے
دلمین خوف ہوتا ہی اوسوقت منہہ اوسکا کیونکر بنجاتا ہی اور یہہ بہی صاحبان روشن
ضمیر پر واضح ہو جیو کہ یہہ حال بہی بہت نادرات سے ہے اور سینکڑون روپیہ خرچ
کرکر ایسے نقشجات نہین دستیاب ہو سکتے ہین اب یہانسے مین ہر ایک چہرہ کا جدا
جدا بیان کرتا ہون غور سے ملاحظہ کرو ٭ اول شکل کے ملاحظہ سے یہہ
بات ثابت ہوگی کہ جس شخص کے دلمین امن ہوتا ہی اور کسی طرح کا فکر نہین ہی اوسکی
شکل اسطور کی بن جاتی ہے ٭ اور جس شخص کے دلمین خوشی ہوتی ہی اوسکی
شکل ایسی ہوتی ہی جیسیکہ شکل دوسری ہی ٭ اور شکل تیسری کے مطالعہ سے
یہہ بات معلوم ہوگی کہ یہہ شخص کسی چیز کو دیکھہ کر تعجب کرتا ہی یعنے جب ایک آدمی
کسی چیز کو دیکھہ کر تعجب کیا کرتا ہے تو اوسکی شکل ایسی بن جاتی ہی ٭

اور جسوقت کہ انسان کسی بات کو سنکر یا دیکھہ کر کہ وہ قریب قیاس اوسکے کے
نہو وہ نہایت حیران ہوتا ہی تو اوسکی شکل ایسی ہو جاتی ہی جیسیکہ شکل چوتھی
ہے ۞ اور شکل پانچوین ہے کے مطالعہ سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ شخص دلمین
تعریف کر رہا ہی کسی چیز کی ۞ اور شکل چھٹی مین یہہ بات ظاہر ہوتی ہے
کہ یہہ شخص کسی کو نظر حقارت اور دشمنی کے دیکھہ رہا ہے ۞ اور جسوقت
کوئی شخص کچھہ گناہ کرتا ہی اور پہر وہ اپنے گناہون کی طرف دیکھہ کر خوف
کیا کرتا ہی تو اوسکی شکل ایسی ہو جاتی ہے جیسیکہ ساتوین ہی ۞ اور جسوقت
آدمی کچھہ چیز خوف کی دیکھہ کر خوف کیا کرتا ہی اوسکی شکل ایسی بن جاتی ہے
جیسیکہ آٹھوین ہے ۞ اور نوین شکل سے یہہ ظاہر ہی کہ یہہ شخص
غمگین ہے ۞ اور دسوین شکل سے یہہ معلوم ہو جائیگا کہ یہہ آدمی
غضبناک ہے ۞ اور نوبت رونے کے آدمی کی شکل ایسی ہو جاتی ہی
جیسے کہ گیارہوین ہے ۞ اور جسوقت کوئی شخص غصہ مین ہوتا ہے
اوسکی شکل ایسی ہو جاتی ہی جیسیکہ بارہوین ہی ۞ اور جسوقت کہ ایک شخص
طاقتمند ایک کمزور شخص کو مارتا ہی اور وہ غصہ نہی ہوتا ہی اور ڈرتا ہی
جاتا ہی تو اوسکی شکل ایسی ہو جاتی ہی جیسیکہ تیرہوین ہے ۞ اور جسوقت
نہایت ناامیدی ہونے کے کسی بات سے انسان کی ایسی شکل ہو جاتی ہے
جیسیکہ چودہوین ہے ۞ اور پندرہوین شکل سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ

یہہ شخص نہایت عشق مین گرفتار ہی ✻ اور جسکے مزاج مین نہایت غریبی ہوتی ہی اوسکی
شکل سولوین ہے ✻ اور انسان جب کچہہ چیز چاہتا ہی جب اوسکی شکل ایسی
ہوتی ہے جیسیکہ سترہوین ہی ✻ اور جسوقت کہ آدمی کو نہایت خبر یہہ خوشی
کا ہوتا ہی اوسکی اٹھارہوین شکل ہے ✻ اور جس شخص کے دلمین خوف
ہوتا ہی یعنے ایک شخص بیمار بہت ہی اور ایک شخص کو یہہ خوف ہی کہ شاید
یہہ بیمار مرجاوے تو اوسکی شکل ایسی بن جاتی ہی جیسیکہ انیسوین ہے
✻ اور شکل بیسوین سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ شخص کسی کو ناپسند
کر رہا ہے ✻ اور جسوقت کہ انسان کو نہایت ہی خوف اور
ڈر لگتا ہے اوسکی شکل ایسی ہو جاتی ہے جیسیکہ اکیسوین ہے ✻
اور بروقت رحم آنے کے آدمی کی شکل ایسی ہو جاتی ہے جیسیکہ بائیسوین
ہے ✻ اور حاسد آدمی کا چہرہ بوقت حسد کرنے کے ایسا
ہو جاتا ہے جیسیکہ تیئسوان چہرہ ہے ✻ اور
جسوقت کہ آدمی کو بیماری یا زخم وغیرہ کی بہت تکلیف ہوتی
ہے تو اوسکا چہرہ ایسا بن جاتا ہے جیسا کہ چوبیسوان ہی ✻

خاطر جمعی یا بے فکری ۱
خوشی ۲
تعجب ۳
حیرانی ۴
غم ۵

گناہ کا خوف ۷
ڈر ۸
غم ۹
ہنسی ۱۰
رونا ۱۱
خفگی ۱۲

عشق ۱۵

خوف کسی آنے والی چیز کا ۱۹

ناپسندی ۲۰

نہایت خوف ۲۱

رحم ۲۲

غصہ ۲۳

غم کسی کی یاد میں ۲۴

حال خوردبین کا
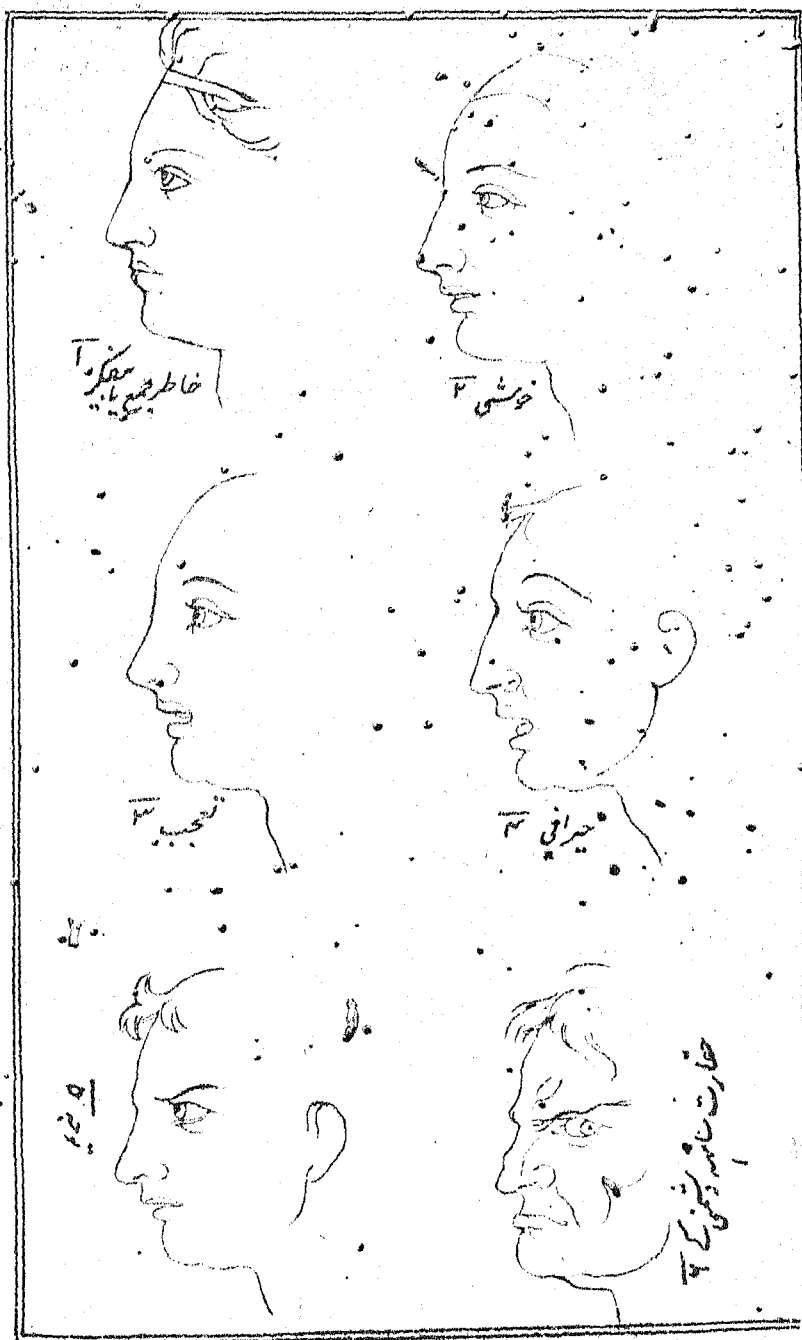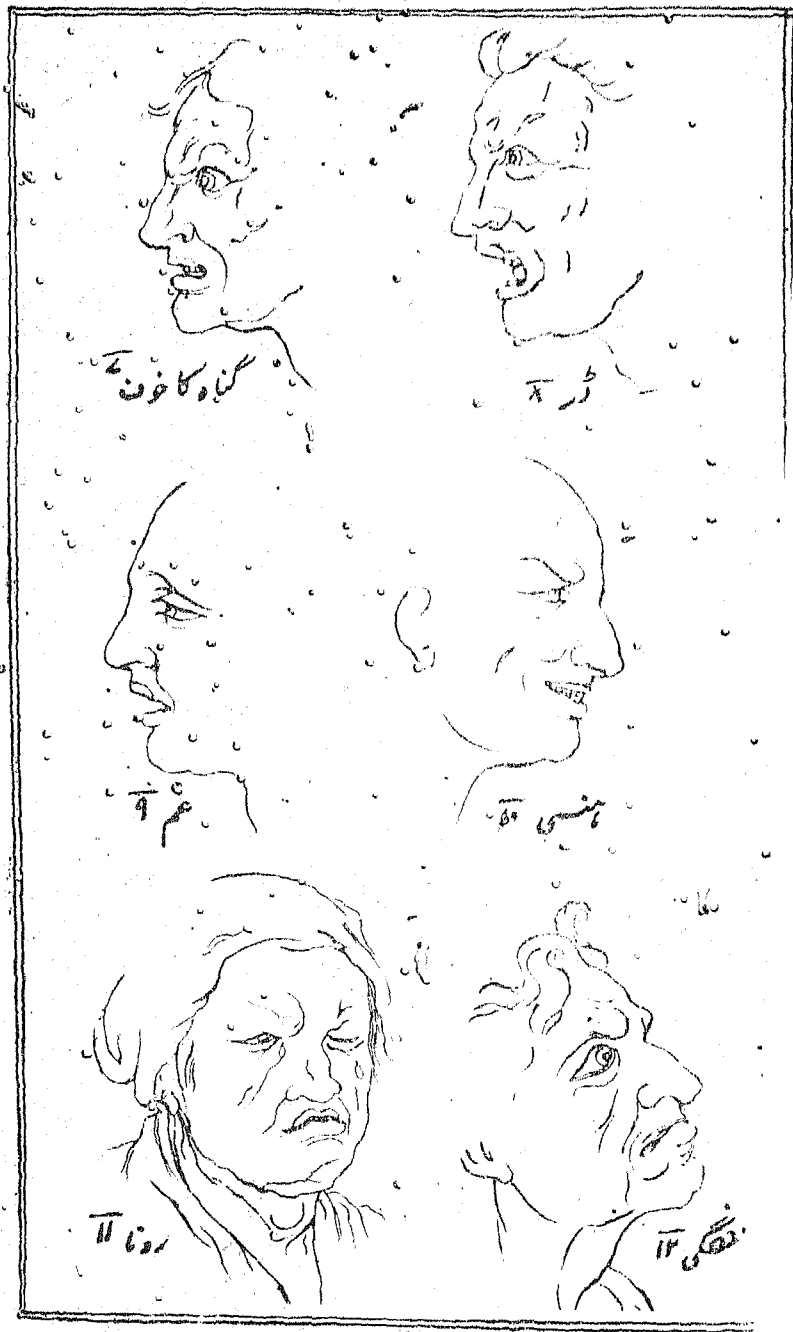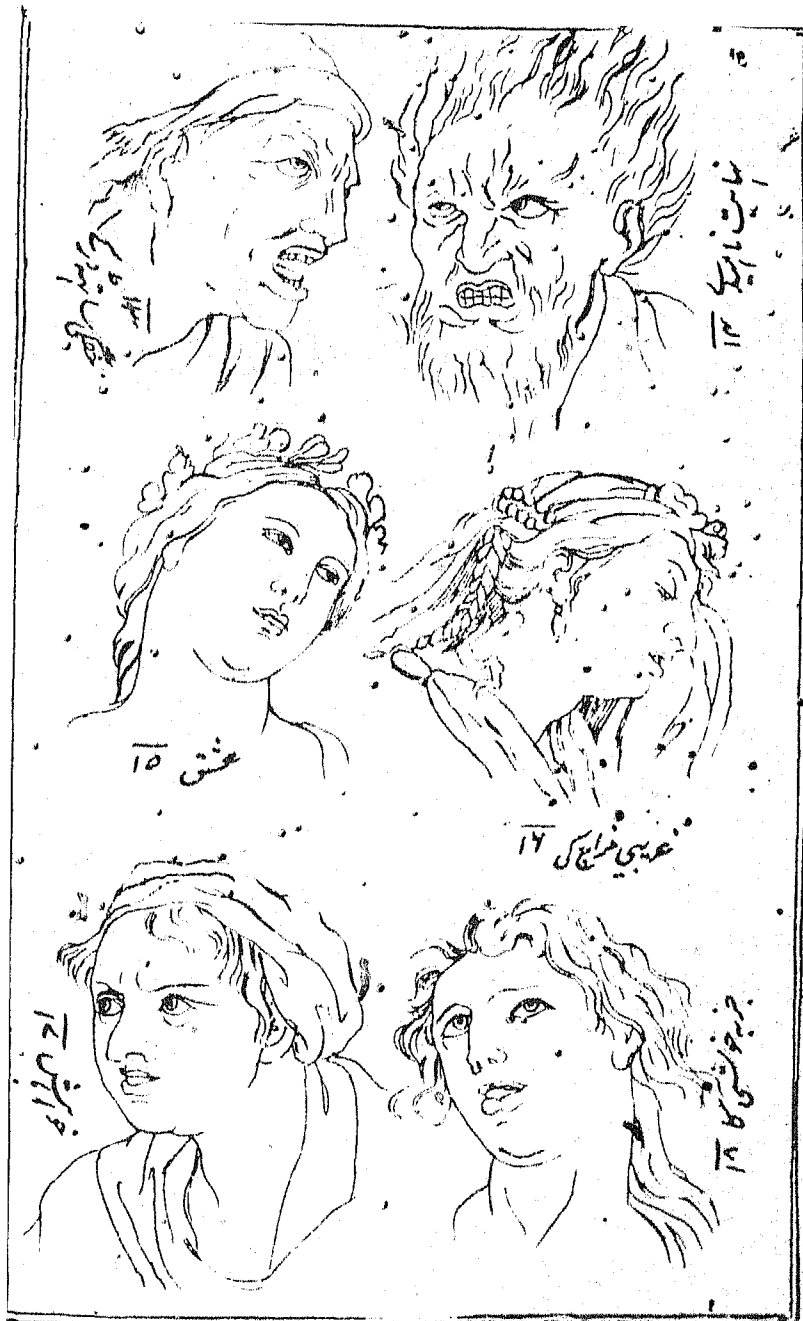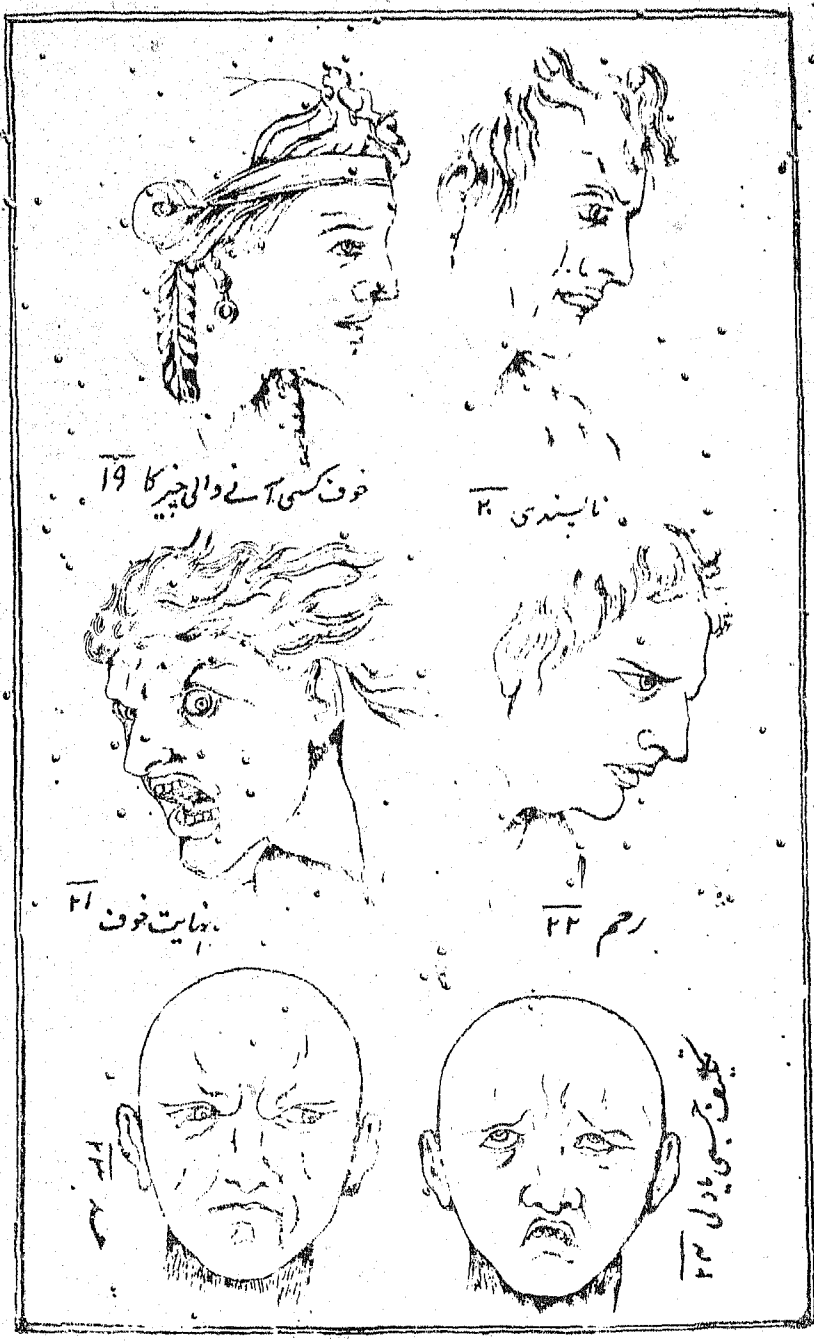
اب مین یہان سے حال خوردبین کا لکھتا ہون اور حال اسکا بھی بہت نادرات سے ہے
غور سے پڑھو اور قدرت الہی کا تماشہ کرو واضح ہو کہ خوردبین ایک ایسا آلہ ہے
کہ اوسکے ذریعہ سے نہایت چھوٹی سے چھوٹی اشیا بڑی معلوم ہوتی ہین اوسمین
چند شیشے لگے ہوتے ہین اور جس شے کو دیکھنا منظور ہوتا ہے اوسکے ذریعہ سے
دیکھتے ہین اور ہر وقت دیکھنے کے چیز دیکھی گئی کا قد نہایت زیادہ ہو جاتا ہے
اکثر ناظرین نے دیکھا ہوگا کہ بعض آئینہ ایسے ہوتے ہین کہ اونمین چہرہ آدمیونکا
بڑا اور زیادہ معلوم ہوتا ہے باعث اسکا یہہ ہے کہ یہہ آئینہ ہموار نہین ہوتا ہے
بلکہ وہ ابھرا ہوا ہوتا ہے یہی حال خوردبین کے شیشونکا ہوتا ہے بذریعہ خوردبین کے
ایسی ایسی عجیب باتین دریافت ہوئی ہین کہ قبل ازیجاد ہونے اس آلہ
مفید کے وہ آدمیون کے وہم مین بھی نہین گذری تھین ان عجیب باتون مین سے
ایک یہہ ہے کہ پانی مین چھوٹے چھوٹے کیڑے ہوتے ہین اور وہ اسقدر
چھوٹے ہوتے ہین کہ بوقت دیکھنے کے نظر مین نہین آتے ہین ہرچند ہم
پانی کو چھانین اور نہایت صاف کرین پھر بھی اگر کوئی بذریعہ خوردبین کے
اوسمین دیکھیگا تو معلوم ہو جائیگا کہ بعد ہزار دفع چھاننے کے بھی چھوٹے
چھوٹے کیڑے اوسمین موجود ہین چنانچہ ایک شخص برہمن ٹھیک پرہیزگار رہتا اور

حتی الامکان وہ زندہ چیز کو کبھی نہین ضایع کرتا تھا جب وہ رستہ مین چلتا تو
آدمی اوسکے آگے جھاڑو دیتے جاتے تھے اسواسطے کہ ایسا نہو کہ کوئی کیڑا وغیرہ
اوسکے پانوکے نیچے آکر مرجاے اور جب کہانا کہاتا تو اوسوقت نہایت طرح کی احتیاط
ہوا کرتی کہ کوئی جانور مارا نجاسے ٭ ایک انگریزنے جو مزاج مین شرارت
رکہتا تھا اوس برہمن سے یہہ کہا کہ تم ناحق اسقدر پرہیز کرتے ہو تم ہر روز پانی مین
ہزارہا کیڑونکو نگلتے ہو اور واسطے ثبوت اس اظہار کے اوس فرنگی نے اوسکے
چھنے ہوے اور صاف کیے ہوے پانی مین جسکو وہ پیا کرتا تھا بذریعہ خوردبین
کے برہمن کو ہزارہا کیڑے حرکت کرتے ہوے دکہلا دیے یہہ مشاہدہ
کرکے برہمن نہایت رنجیدہ ہوا اور قسم کہائی کہ مین پانی کبھی نہین پیونگا اور اس
عہد کو اوسنے نہ توڑا اخیر کو زیادتی تشنگی سے تڑپ کے مر گیا ٭ اس دایرہ
مین وہ شکلین ان چھوٹے جانورون اور کیڑون کی جو پانی مین دیکھی گئی ہین مندرج
ہین خوردبین کے ذریعہ سے یہہ بات تحقیق ہوئی ہی کہ جنکو لوگ مونگے کے درخت
کہتے ہین وہ دراصل درخت نہین ہین بلکہ وہ عمارتین ہین جو نہایت
چھوٹے کیڑون نے واسطے اپنی بود و باش کے تعمیر کی ہین
اور یہہ کیڑے اسقدر چھوٹے ہین کہ بغیر ذریعہ خوردبین کے
نظر نہین آتے ہین ٭ اسی آلہ کے ذریعہ سے جو جو اور
چھوٹے جانورنکو دیکہا ہے اور اونکی کیفیت معلوم ہوئی ہی اونکا
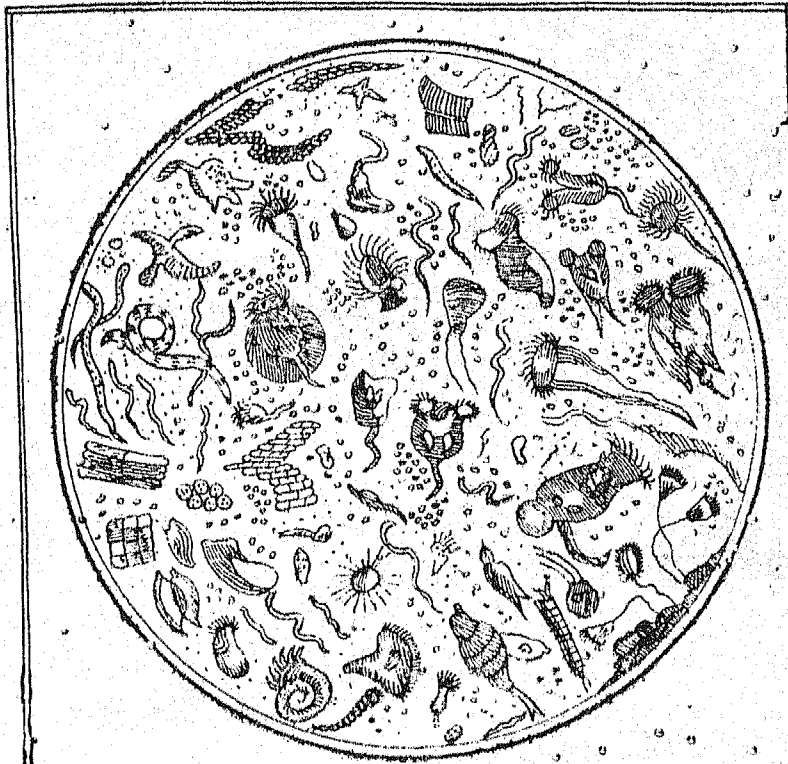
ہم بیان کرتے ہین نہایت دلچسپ ہے ظاہر ہو جیو کہ ایک قسم کا جانور جسکا نام
ہین ہے کہ وہ نہایت چھوٹا ہوتا ہے
اور اوسکو بغیر خوردبین کے
نہین دیکھ سکتے ہین اور اُس جانور
کے سر کو جب خوردبین دیکھا ہے
تو اتنا بڑا معلوم ہوتا ہے
جیسا کہ یہان لکھا ہے ٭
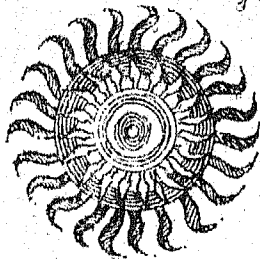
بغور ملاحظہ اس شکل کے معلوم ہوگا کہ جب مکڑا ایک دفعہ کسی انتڑی
مین جگہ پکڑ لیتا ہی تو وہان سے اسکا چھٹانا بہت ہی مشکل ہے ؁
خوردبین مین بیدار جانورون کے دیکھنے سے بہت لطف حاصل ہوتا ہے
اور کہنشون تک اونکی آنکھین سینگ بازو ڈنک بلکہ چھوٹے چھوٹے پر
جو اونکے بدن پر ہوتے ہین دیکھنے کو جی چاہتا ہی جب خوردبین مین سے
مکھی کو ملاحظہ کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہی کہ اوسکی آنکھہ بہت سے شیشون
کی بنی ہوئی ہی جو پاس پاس مثل جال کی لگی ہوئے ہین اور یہہ شیشے ایک
آنکھہ مکھی کی مین گنے ہزار سے
زیادہ شمار کیے گئے ہین اور
اوسکی آنکھہ خوردبین سے
اتنی بڑی معلوم ہوتی
ہے جیسے کہ یہان مندرج
ہے ؁ اور جسوقت
پانو مکھی کے خوردبین سے دیکھے جاتے ہین تو ایسے معلوم ہوا کرتے
جیسے کہ نقشے یہان لکھے ہین ؁ ؁ اور جب مچھر کے ڈنک کے
اجزا کو جدا کرتے ہین اور خوردبین سے دیکھتے ہین تو اونکی صورت
تیرون اور چاکوون کیسے معلوم ہوتی ہے اور اون ڈنکون کی شکلین یہہ ہین
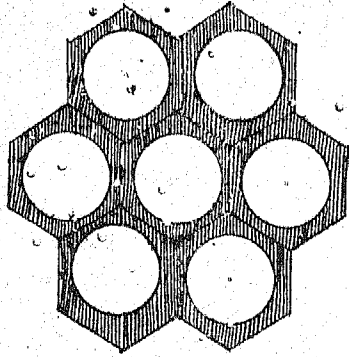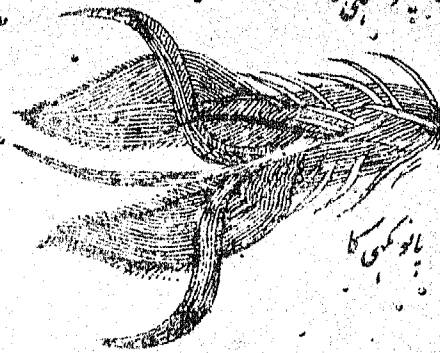
پانو مکھی کا

ڈنک

پانو مکھی کا

مکڑی کے بہت سے اجزا بہت اچھے ہین اور وہ چیز جس سے وہ جالا بنتی ہے سب سے زیادہ لائق دیکھنے کے ہے

یہہ شکل اوس جز مکڑی کی ہے جس سے وہ جالا بنتی ہے جیسا کہ خوردبین مین معلوم ہوتا ہے

جالا مکڑی کا اگرچہ بے وسیلہ خوردبین کے بہت ہی باریک معلوم ہوتا ہے لیکن بنا ہوا ہے بہت ریشون کا
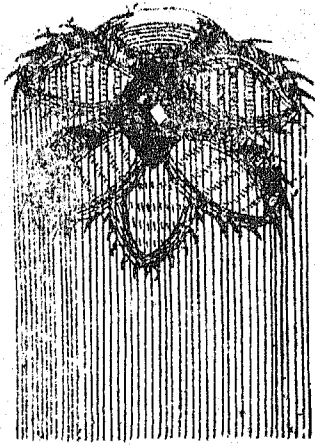
جو اوس سے بھی بہت زیادہ باریک ہین اور جو تھوڑی دور پر اون چھیدون سے
جو مکڑی کے جسم مین ہوتے ہین اور جنمین سے وہ نکلتے ہین آپسمین ملجاتے
ہین ٭ مکڑی کی ہر ٹانگ کے سر مین ایک نوکدار بہت اچھا آنکڑا جو
ہر وقت پکڑنے کسی چیز کے بند ہوجاتا ہے

زہر کا بھرا ہوا ناخن مکڑی کا
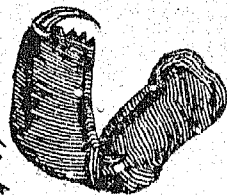
ہوتا ہے ٭ اور مکڑی کی ٹانگین
اور ناخن جو خوردبین سے دکھائی
دیتی ہین اونکی شکلین ہم لکھے ہین
٭ بعض پتنگون کے جسم پر جو
ہین جب اونکو خوردبین سے دیکھتے
ہین ذرا ذرا سے چھلکون سے
بنے ہوے معلوم ہوتے ہین اونکی شکلین یہہ ہین ٭ اور جسوقت
خوردبین سے پسو کو مشاہدہ کرتے ہین
تو اوسکی شکل اتنی بڑی معلوم ہوا کرتی
جیسے کہ یہان مندرج ہے ٭
غرض یہہ ہے کہ خوردبین سے بڑے
بڑے مفاد حاصل ہوتے ہین اور
ہر وقت دیکھنے سے اوس سے کسی چیز کی بڑی کیفیت معلوم ہوا کرتی ہے
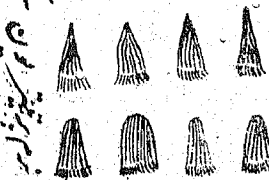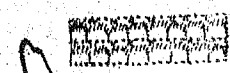
شکل پسو کے

اور زمانہ قدیم مین اس آلہ کو لوگ نہایت کم جانتے تھے لیکن اب
دانایان فرنگ نے اس آلہ کو بہت رواج دیا ہے اور اوسکے
سبب سے بہت اچھی اچھی باتین دریافت کی ہین عرصہ چند روز کا
ہوا کہ اس احقر نے بوسیلہ خوردبین کے ایک بال کو جسپر جون
بیٹھی تھی دیکھا تھا تو وہ بال مثال شاخ ایک سیب کی درخت کی
معلوم ہوتے تھے اور جون اوسکے مثال بندر کے پھرتے ہوئے
معلوم ہوئے ٭ اسجا بھی ہم شکل خوردبین کی بھی درج
کتاب ہذا کرتے ہین
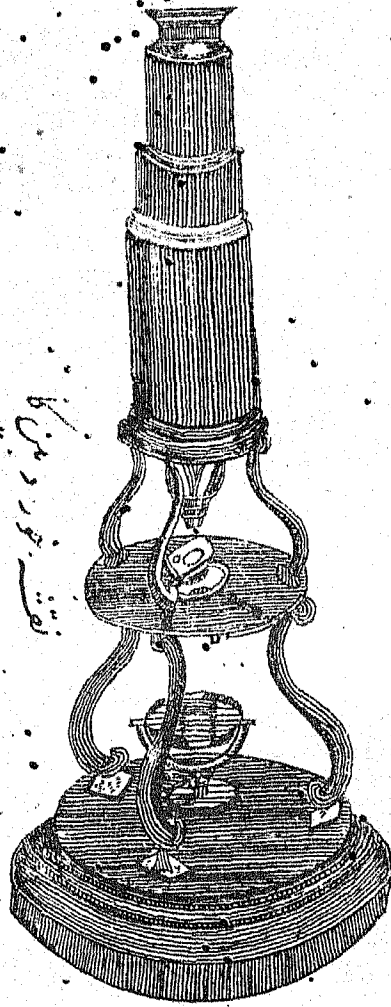
٭ وہو ہذا ٭

فقط

حال جانوروں نہ ماسلف کا جواب نہیں پائے جاتے ہیں

واضح ہو کر انسان کیسی ہی تحقیقات کرے لیکن پھر بھی صنعت الٰہی سے بخوبی
ماہر نہین ہو سکتا کوئی مقام نہین جہان کہ اوسکی صنعتین جلوہ گر نہین ہین ٭
بوسیلہ خوردبین کے دریافت ہوا ہی کہ ہر ایک جگہ انواع انواع کے نباتات
اور حیوانات موجود ہین اور یہہ حیوانات اور نباتات ایسے چھوٹے ہین کہ محسوس
نہین ہو سکتے علیٰ ہذا القیاس کیسی کیسی بڑے مہیب جانوروں نے زمین پر ہین کہ اونکے
دیکھنے سے کمال تعجب آتا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ پیشتر جب آبادی بہت کم تھی
یہہ جانور ویرانہ میدانون مین رہا کرتے ہونگے لیکن جب کہ آبادی انسان کی
زیادہ ہوئی تب وہ میدان اون جانورون سے خالی ہو گئے اور بہت سے تو صفحہ
ہستی سے گم ہو گئے ٭ جنوبی امریکا کے میدانون مین بڑے بڑے حیوانوں کی
ہڈیان پائی جاتی ہین یہہ ہڈیان کیچڑ مین گڑی ہوئی معلوم دیتی ہین اور
بعضے اوقات جب کہ دریا خشک ہو جاتے ہین وہ ہڈیان درختون کے تنہ کی
مانند زمین سے ابھری ہوئی دکھائی دیتی ہین ٭ اون ہڈیون کو
ایک انگریز دوسری مرتبہ شہر لندن مین لایا تھا اُن ہڈیون مین سے ریڑھ کا
حلقہ ہڈیونکا ایسا تھا کہ دو آدمی اوسمین سے آر پار نکل سکتے ہین ٭ ایک اور
انگریز نے بڑی مشقت سے خشکی یا زمین سے سب ڈھانچہ کی ہڈیان نکال لین اور
پھر اوس پیٹ کی ہڈی اور دم وغیرہ بھی اوسکے ہاتھ آئین ٭ جب کہ اون
سب ہڈیون کو اپنی درست مقام سے جوڑا تو معلوم ہوا کہ پچھلا دھڑ اس

جانور کا بڑا زور آور ہوگا ٭ زیناف کی ہڈیون سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اس
جانور کے نیچے رانون کے بڑے زور آور ہونگے ٭ رانونکی ہڈیان بہت موٹی
تہین طول مین تو قریب بارہ گرہ کے اور موٹاپے مین قریب ایک گز دو گرہ کے
اس سے یہہ معلوم ہوا کہ اوسکی رانون کی ہڈیان ہاتی کی رانون کی ہڈیون سے
تگنی ہونگی ٭ پچہلے پانون کے ٹخنون کی ہڈیان پانچ گرہ لنبی اور بہری ہوتی
ہین اس سے معلوم ہوا کہ اوسکی پچہلی ٹانگین بڑی زور آور ہونگی بعضے یہہ
کہتے ہین کہ پنجہ اس جانور کا سوا گز لنبا اور پانچ گرہ چوڑا ہی ٭ وہ شخص
جو تشریح اعضای حیوانات سے بخوبی واقف ہین کہتے ہین کہ اس جانور کے
جو پچہلے پانون کے تہے او بہری ہوئے تہے اسواسطے تہے کہ وہ پچہلے دو
پانون پر جم کر اگلے پانون سے زمین کو کہودا کرے ٭ کمال تعجب کی یہہ بات ہی
کہ وہ جو ایسے ثقیل البدن ہوتے ہے اس جانور کا سر بہت چہوٹا ہی اور
کسی کو شاید کم یقین آوے کہ ایسے بہاری جسم پر ایسا چہوٹا سر ہو لیکن
ایک شخص نے پیٹ کی گرہون اور گردن کی گرہون کو مطابق پایا اس سے
یہہ بات صادق آئی کہ گو اس حیوان کا جسم بہت بہاری ہے لیکن سر اسکا
بہت چہوٹا ہے ٭ اس جانور کے اگلے دانت بڑے بہاری اور وہ عجیب
طور کے ہین ٭ بعضے یہہ خیال کرتے ہین کہ اس جانور کے سونڈ بہی
تہی ٭ لیکن ہاتی کی مانند اوسکی سونڈ نہین ہو سکتی کیونکہ گردن اوسکی

ایسی لنبی ہی کہ مونہہ اسکا زمین تک پہونچ سکتا ہی دانت اوسکے شیر اور
چیتے کے دانتون سے مختلف ہین لیکن وہ اس طریق سے لگے ہوئے ہین
کہ اگر بہت چابے جاتے ہین اس فرسودگی کے دفعیہ کے واسطے وہ دانت جلدی اُگتے
ہونگے اب ان دانتون سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ جانور درختون کے جڑ کو
کہاتا ہوگا اوسکے بڑے پنجون اور چنگلون سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ چھچھوندر کی
مانند زمین کھودتا ہوگا اور زمین میں سے درختون کے جڑونکو نکال کر کہاتا ہوگا
٭ یہہ بہی دریافت ہوا ہی کہ اس جانور کی پشت پر سیپیان سیپیان سی لگی ہوئی
تہین کانٹے سے اوبہرے ہوئے تہے تو اب دیکہا چاہیے کہ یہہ سیپیان کسواسطے
تہین ٭ اسکا باعث یہہ معلوم ہوا ہی کہ یہہ جانور اس ڈر سے زمین کو کہودتا
ہوگا کہ بروقت زمین پر گرنے کے وہ اوسکی پیٹ پر پڑتے ہونگی اور واسطے
اس بات کے کہ اس مٹی کے گرنے سے کچہہ صدمہ جانور کو نہ پہونچے پیٹہ اوسکی
ایسی مضبوط بنائی گئی ٭ اس سے کچہہ تسلی نہین ہوتی اور نہ ہم یہہ خیال کر سکتے
ہین کہ ایسے ایک بڑے مہیب جانور کا اور کوئی دشمن ہو جسکی حفاظت کے لئے یہہ
کانٹے اسکی پیٹ پر ہین ٭ قصہ مختصر اس جانور کے دریافت ہونے سے
یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پیشتر ایک کوئی زمانہ ہوگا کہ جب ایسے مہیب جانور
صفحہ زمین پر رہا کرتے ہونگے اور رفتہ رفتہ بسبب انقلاب چند در چند
کے یہہ سب جانور نیست و نابود ہوگئے اور انسان اونکی جگہون پر

قایم ہوئے ہے جس مقام پر یہہ ہڈیان پائی گئین وہان سو سو کوس تک
بنجر ہوئے اور کچھہ نہین پایا جاتا ہی یہان تک کہ وہان کے باشندے
اون ہڈیون کو لکڑی کے جگہہ جلانے کے کام مین لاتے ہین ۔ تصویر اس
جانور ایک اور تصویر سے جو کہ شہر میڈرڈ مین تھی اوتاری گئی ہے فقط
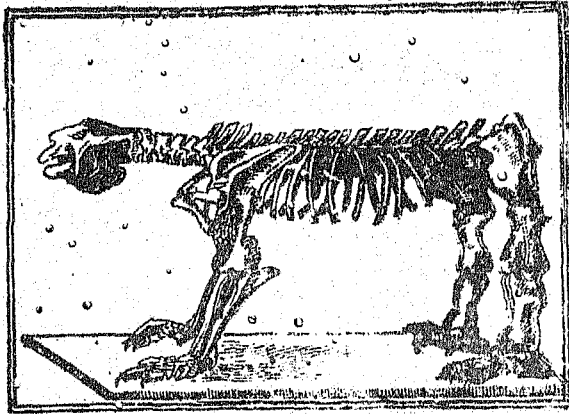
حال ایک نادر جانور کا

جسکو دریا کے گھوڑا کہتے ہین

سبحان اللہ عجب صانع ہے پروردگار عالم کا کہ اپنی قدرت کاملہ سے
کیا کیا عجب باتین پیدا کین کہ انسان ضعیف بنیان کو یارے ادراک اونکی
کا نہین ۔ بیت ۔ وہ الحق ایسا ہی معبود ہے ۔ قلم جو لکھے اوس سے

اسپ دریائی
یون تو الله نے عجب عجب باتین پیدا کین هین که سر ایک مین
اوسکی بچونی ثابت هوتی هی لیکن پیدائش جانور دشمن سے چند جانور نهایت
عجیب بحسن تلاش صاحبان انگریز کے پینے ایسے دیکھنے مین آئے که بے اختیار
دل نے چاها که مین بهی اپنی کتاب مین اونکا حال معه اونکی تصویرون کے درج
کرکے بطالعین کو قدرت کاملهٔ اپنے معبود کی کا تماشا کرواؤن شد مخفی نرهے
که یهه جانور جسکا نام دریائی گهوڑا کهتے هین اور بعض نے گاو بحری مشهور
کیا هی اور یهه جانور اکثر سحار افریکا مین رهتا هے روسی اسکا اکثر
شکار کرتے هین پوست اسکا بهت دلدار هوتا اور بڑے کام کا
هوتا هی اور دو دانت اسکے هزار درجه بهتر هاتی دانت سے هوتے هین
اور بهت سفید اور لطیف سانچے وسکے سنگ مرمر بهی شرمنده هوتا
اور اسکی انکهین بدور اور لابع مثل کوکب درخشان کی معلوم هوتے
هین قد اس جانور کا هاتی سے ذرا چهوٹا هی دشمن قریب پچاس هین کے
هوتا هی خوراک اسکی مچهلی یا نو ده جو سمندر کے کناره پر پیدا هوتے
هین سے اور بروقت دیکهنے اوسکی شکل مهیب کے بر شیر خوفناک هوتا هی
اور جو آتش شیر هو جاتے هین لیکن یهه غریب بهت هوتا هی کسی کو آزار نهین
دیتا هی بلکه جسوقت آدمی اوسکا شکار کرتے هین تو وه رو دیتا اور
چلاتا ہے اور یهه دریا مین سے واسطے تلاش خوراک وغیره کے

اگہتے نکلتے ہین اور اوسمین بڑا اختلاط رکہتے ہین اوسکی شکل کو دیکہو اور رب العالمین کے صنعت اور بیچونی کا ملاحظہ کرو ۔ ۔ ہویدا ۔ فقط

دریائی گہوڑا

بیان ایک عجیب جانور کا جسکو اوسترج کہتے ہین

یہہ ایک عجیب پرند جانور ہے کہ اوسکا قد دو چند آدمی سے ہوتا ہی اور اسقدر قوت اوسمین ہوتی ہے کہ دو آدمیونکو اپنے اوپر باسانی لیجا سکتے ہے یہہ

جانور اکثر ملک افریقہ مین پایا جاتا ہی اور اوسکی رفتار اسقدر ہے کہ گہوڑ یکا
سوار اگر اوسکو پکڑا چاہے تو بہی بمشکل سے اوسکے ہات اویگا جب آدمی اسکا
شکار کرتے ہین تو وہ پہیر کہا کر چلتا ہی یعنے اوسکی عادت یہہ ہی کہ وہ سیدہا
نہین بہاگتا ہی بلکہ ایک نصف دایرہ مین چلتا ہی اور آدمی اوسکے پیچہے پیچہے
نہین چلتے ہین بلکہ وہ اپنے گہوڑے کو سیدہا بہگاتے ہین یعنے قطر دایرہ مذکور
پر چلتے ہین اور اس سبب سے جانور مذکور کو جا پکڑتے ہین اور جا کر اوسے سونٹون
سے مار ڈالتے ہین بعض آدمی یہہ کہتے ہین کہ رفتار اوس شترمرغ کی بہت عمدہ
اور اچہے اچہے گہوڑے سے زیادہ ہی ایسے جانور کو لوگ شترمرغ کہتے ہین
کسواسطے کہ اول تو اوسکا قد قریب شتر کے قد کے ہوتا ہی اور دوم
یہہ کہ اوسکی گردن بہت لمبی ہوتی ہے اونٹ سی گردن شتر کی ہوتی ہے
جب آدمی اوسے شکار کرنیکے لیے اوسکے پیچہے بہاگتے ہین تو وہ اول
اول تو سہل سہل چلتا ہی لیکن بعد ازان جب اوسکے جسم مین گرمی آتی ہے
تو وہ نہایت بہاگتا ہی اور جب آدمی اوسے گہیر لیتے ہین تو وہ لاچار
اور مایوس ہوکر اپنے سر کو کسی جہاڑی یا ریتے مین گہسیڑ دیتا ہی اور
چپکا ہو رہتا ہے ✽ اس جانور کے پر بہت کام کے ہوتے ہین اور
اسکا گوشت بہی برا نہین ہوتا ہے اور اوسکے گوشت کو قوم عرب کہایا
کرتی ہی ایک صاحب جو ملک افریقہ مین گئے تہے وہ بیان کرتے ہین کہ مینے

دو بڑے اوسٹرچ دیکھے اور واسطے تماشہ کے دو حبشیونکو اونپر سوار کروایا جب ان جانوروں نے
اپنی پیٹھہ پر بوجہ معلوم کیا تو وہ بھاگے اور اونکی رفتار اسقدر زیادہ تھی کہ وہ زمین پر
پانو رکھتے ہوئے نہیں معلوم ہوتے تھے بلکہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ زمین سے علیحدہ
علیحدہ بھاگے جاتے ہیں صاحب موصوف بیان کرتے ہیں کہ میری سمجھ میں اوس وقت میں بھی کوئی چالاک
سے چالاک گھوڑا انگلستان میں نہیں ہے کہ اس جانور کی برابر دوڑے غرض یہہ ہے کہ یہہ جانور
بہت عجیب ہے اسواسطے ہم بھی دیکھی ہوئی شکل ایک مرد حبشی سوار کے مندرج کرتے ہیں
کیا کیا عجیب عجیب صنعتیں اور قدرتیں ہمارے رب العالمین کی ہیں کہ انسان اونکو دیکھکر حیران ہو جاتا ہے

تصویر جانور اوسٹرچ
یعنی شتر مرغ پرند

حال ایک عجیب و غریب قسم کے چیونٹیونکا

مخفی نرہے کہ یہہ حال ان نادر چیونٹیونکے سے عجیب خالق کے شان یاد آتی ہی اور
آپ انکے دلپر نہایت حیرانی چہاتی ہی اس قسم کے چیونٹے ملک حبش مین ہوتے ہین
اور یہہ جانور کئی قسمون مین منقسم ہوتے ہین جنکا حال آگے مفصل لکہونگا ایک عجیبی
بات ان چیونٹیونمین یہہ پائی گئی ہے کہ یہہ عمارت اور گہر واسطے بود و باش کے ایسی
ایسی عمدہ تیار کرتے ہین کہ وہ صنعت اور حکمت مین انکی عمارتون سے بہی سبقت
لیگئی ہین بعضی عمارتین تو یہہ جانور ایسی بناتی ہین کہ وہ باہر سے مثل مخروطون مسطح
یعنی گاجر ونکی سے ہوتی ہین اور بعض مانند ستونون یعنی بشکل ڈہولون کی تعمیر
کرتے ہین اور ان مکانونکے اندر قسم قسم کے کمرے اور دالان بنے ہوتے ہین.
اور ان مکانون کی کل بلندی بارہ فیت کی یعنی قد آدم سے دونی پائی گئی ہوتی
ہی اور انکے مشاہدہ سے انسان کے طبیعت پر عجب طرح کی حیرانی آجاتی ہی
اور یہہ خیال کرتا ہی کہ کیا قدرت کاملہ کردگار کی ہے کہ ذرا سے کیڑے نے
کیا کیا بلند عمارتین تیار کین ہین اور جب یہہ جانور مکان بناتے ہین تو
بارہ ہی فیت زمین کے اندر بہی مکانات چنتی ہین اور ایک اور نہایت
عجب کی یہہ بات ہی کہ ان چیونٹیونمین تین قسم کی خلقت ہی اول تو ان چیونٹیونمین
سردار لوگ ہوتے ہین کہ وہ طول مین جو کہ ہندوستان کے چیونٹیون سے

ہوتے ہین اور دوم انمین سپاہی لوگ ہوتے ہین کہ وہ سردارون سے
آدھے ہوتے ہین اور سوم درجہ کے مزدور لوگ اُنکا طول صرف
ہندوستانی چیونٹیون کے برابر ہوتا ہی لیکن ہندوستان کے چیونٹیون سے بہت
زیادہ عقلمند ہوتے ہین کسواسطے کہ یہہ بہت اچھی اچھی اور بلند بلند
عمارتین تعمیر کرتے ہین اور ان کیڑون مین جو سپاہی ہوتے ہین وہ مکانونکی
حفاظت کرتے ہین اور انکے سردار قوم مین سے ایک بادشاہ اور بادشاہزادے
بھی ہوتے ہین اور اونکے پر واسطے اوڑنے کے بھی ہوتے ہین اگر کوئی شخص
انکے مکانمین جاکر سوراخ کرے تو یہہ دیکھا گیا ہی کہ وہ جو سپاہی مقرر ہوتے
ہین وہ خفا ہوکر سوراخ کے پاس آتے ہین اور حمل مچاتے ہین اور معلوم ایسا
ہوتا ہی کہ وہ اسبات کے متلاشی ہوتے ہین کہ وہ کونسا اونکا حریف ہے
جسنے اون کے مکان مین سوراخ کیا بعد تھوڑی دیر کے پھر مزدور لوگ اوس
سوراخ کے پاس آتے ہین اور وہ اوسکو مرمت کرکر بند کر دیتے ہین اور جب
ان جانورون مین سے کسیکو حمل ہوتا ہے تو وہ دو ہزار دفع زیادہ موٹا ہی ہین
اور قریب ایک ہزار دفع زیادہ وزنمین اپنے خاوند سے ہو جاتا ہی اور اس
جانور کے ایسے ہزار انڈے نکلے ہین اور ان انڈون مین سے وہ مزدور چیونٹے
ہین بچونکو نکال کر پرورش کرتے ہین اور اس قسم کے چیونٹیون کو
حبشی لوگ کہا کرتے ہین اور اگر کوئی شخص ان کیڑون کے گھر مین

گھس جاوے تو وہ اوسے فی الفور کہا جاویں اور کبھی اوسکو نہ چھوڑیں فقط

نقشہ مکانات جانوران چیونٹے
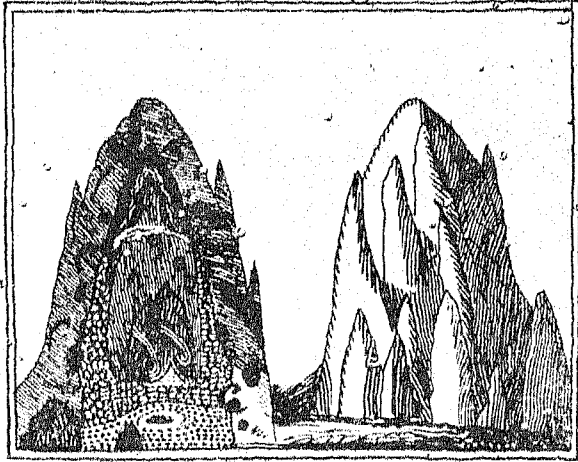
نقشہ مکانات جانوران چیونٹے
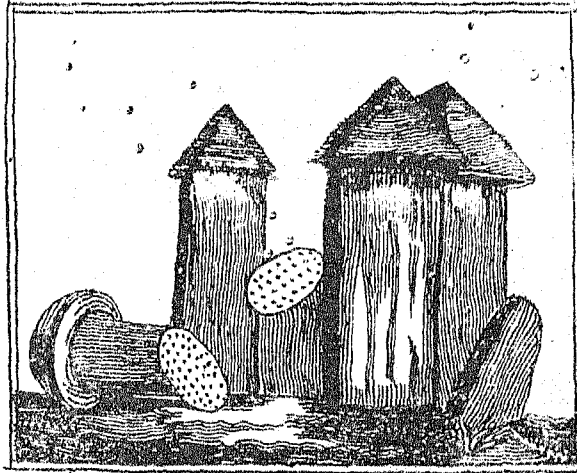
بیان جانوروں کا

ویل ایک نہایت بڑا عجیب جانور ہے اور سمندر میں ہوتا ہے اور خوفناک یہہ
جانور لمبا اور موٹا ہے آج تک کوئی جانور مثل اسکی دریا میں یا خشکی کی
جگہہ میں نہیں پایا گیا ہے اس کا قد طول میں قریب ۲۴ گز کے اور گولائی
میں قریب ۱۳ گز کے اکثر ہوتا ہے لیکن بعضے ویل ۳۰۰ گز کے طول کے دیکھے
گئے ہیں یہہ ایسا بڑا ہوتا ہے کہ اپنی دم کو حرکت دینے سے کشتیوں کو اولٹ دیتا
حکمائے سلف بیان کرتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں اس قسم کے جانور بڑے بڑے سمندروں
میں رہا کرتے تھے لیکن ان سمندروں میں وے اب نہیں پائے جاتے ہیں اور اسکا باعث
یوں بیان کیا گیا ہے کہ پہلے زمانہ میں ادنکو آدمی شکار نہیں کرتے تھے اور نہ بڑے
بڑے سمندروں میں آدمی جہاز چلایا کرتے تھے لیکن جب سے جہازرانی کی ترقی ہوئی اور
آدمیوں نے اونہیں قتل کرنا شروع کیا تو وہ اوس سمندر طرف چلے گئے جو قطب کے
نزدیک ہے کیونکہ ان سبب نہایت سردی اور زیادتی برف کے جہاز نہیں جاتے ہیں
بعض حکما نے لکھا ہے کہ ویل کی عمر ہزار برس کی ہوتی تھی اور اس باعث سے پہلے
زمانہ میں ویل بڑے بڑے ہوتے تھے کیونکہ وہ زیادتی عمر کے ساتھہ قد میں بھی
زیادہ ہوتے تھے جب سے آدمیوں نے اونکو شکار کرنا اور مارنا شروع کیا اوس وقت
سے کوئی بڑی عمر اور بڑے قد کے ویل نہیں پائے جاتے ویل میں چند ...

پیدا ہوتی ہین اوّل تیل دوّم چربی جسکی اچھی اور خوشبودار اور کم دہوین کے
بتیان بنتی ہین اور سوم ہڈی کہ اوسکے ہزارہا اسباب بنتے ہین واسطے حاصل
کرنے ان تین چیزون کے اکثر قوم فرنگیون کی انکی تلاش مین جہاز لیکر شمال کے
سمندر کی طرف خصوصاً پاس جزیرہ گرین لینڈ کے کہ قریب امریکا شمالی کے
قطب شمالی کے واقع ہے جایا کرتے ہین اور ترکیب انکے وہیل کی یہہ ہے کہ چار
پانچ کشتیون پر چند آدمی سوار ہوکر اوسجا جہان وہیل دکھائی دیتی ہے جاتے
ہین اور ایک آدمی ایک شے نوکدار مثل کٹار کی کہ جسکے بہت سے ڈور بندہی
ہوئی ہے زور سے اوپر اوس جانور کے مارتا ہے اور اس ترکیب سے اوسے زخمی
کرتا ہے اور بعد زخمی ہونے کے وہیل یا تو نیچے کو غوطہ مارتی ہے یا تھوڑا سا پانی
کے اندر ہوکر آگے کو تیرتا ہے لیکن از بسکہ ڈور ڈہیلی ہوتی جاتی
ہے تو کٹار بدستور اوسکے جسم مین داخل رہتا ہے اور جب وہیل تھک جاتا ہے
تو وہ دم لینے کے واسطے اوپر اوٹھتا ہے اور اوسوقت ایک اور شخص ایک اور
کشتی سے ایک ایسی ہی کٹار کہ ڈور مین بندہا ہو طرف اوسکے پہینکتا ہے
اور اوسے زخمی کرتا ہے اور اسیطور سے اوسے کئی بار زخمی کرتے
ہین یہان تک کہ وہ ضعیف ہوکر اوپر پانی کے تیر جاتا ہے اور
بعد اسکے بہت سے آدمی کشتیون پر اوسکے قریب جاکر لمبے لمبے
بھالون سے اوسے بالکل مار ڈالتے ہین ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀
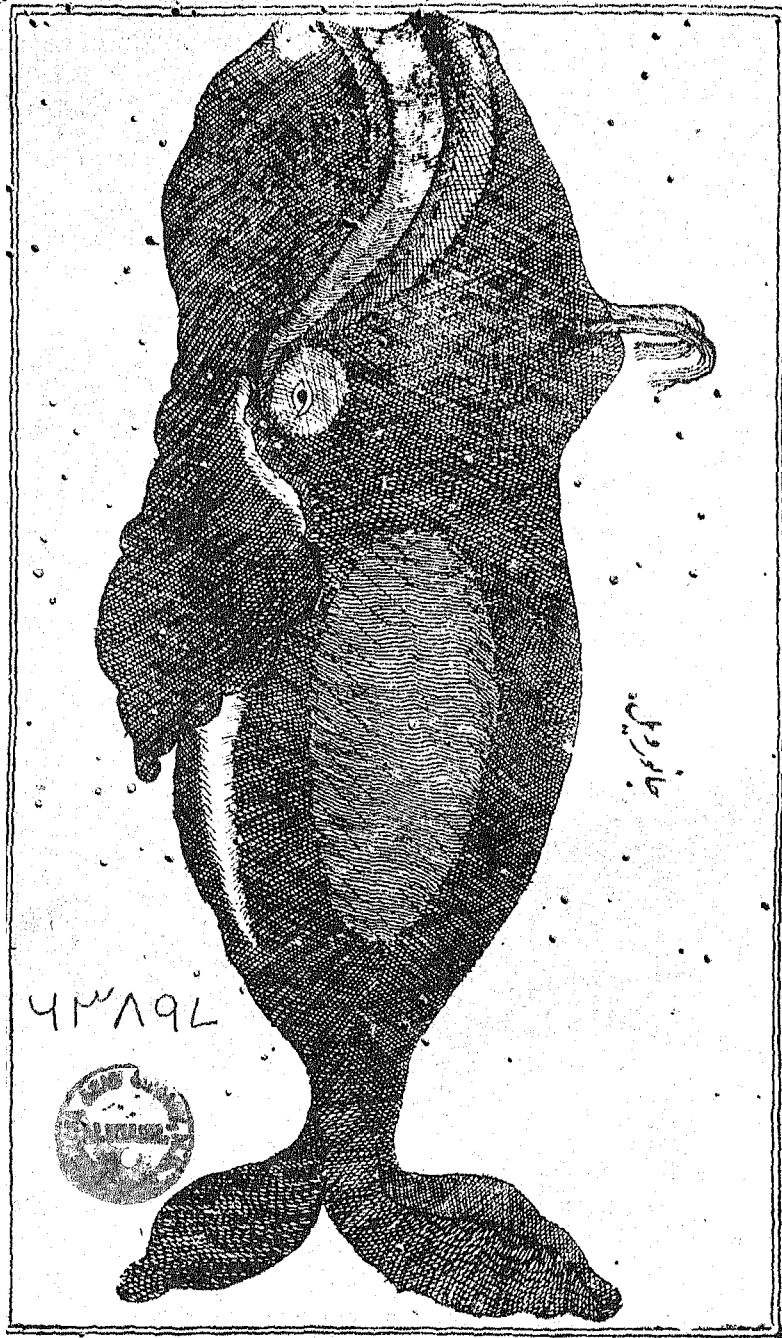
حال جانور کونگرو کا

حال اس جانور کا بھی بہت عجیب ہے اور لکھنا اسکا باعث خورسندی مطالعین
کے ہوگا مخفی نرہے کہ یہہ جانور جزیرہ نیو ہولنڈ میں پایا جاتا ہے قد اسکا قریب
قد بھیڑ کے ہوتا ہے اور یہہ سر کی طرف پتلا اور دم کی طرف سے موٹا ہوتا ہے سر اسکا
قریب قریب مشابہ ہرن کے سر کے ہوتا ہے رنگ اس جانور کا زرد ہوتا ہے اور
نہایت عجائبات اسکے حال میں یہہ ہے کہ اوسکے پیٹ میں ایک تھیلا ہوتا ہے
اور اس میں وہ اپنے بچونکو جب چاہے جب رکھ لیتا ہے مثلاً جب وہ کہیں جاتا ہے
اوسوقت اپنے بچونکو تھیلے کے اندر لیکر چلا جاتا ہے ایک سیاح نے
ایک بہت بڑا کونگرو دیکھا ہے کہ اوسکا طول نو فیٹ کا یعنی قریب تین
گز کے تھا یہہ جانور آدمی سے بہت ڈرتا ہے اور جب اوسے آدمی نظر
آتا ہے تو بڑی بڑی زقندیں مارکر اوس سے بھاگ جاتا ہے
شکل اس جانور کی نہایت خوب ہوتی ہے اور ہر وقت دیکھنے کے اوس
جانور کو عجب قدرت الہی نظر آتی ہے چنانچہ اوسکی تصویر بھی ہم
اسجا درج کرتے ہیں

باب اول بفضل رب العالمین کے انجام ہوا

باب دوم مملو مضامین نتیجہ انگیز

قناعت

قناعت ایک نیکی عظیم ہے اور اسی سے وہ خوبی مراد ہے کہ جسکے ذریعہ سے
انسان تھوڑے سے آمدنی پر گذارہ کرلیتا ہی اور جس حالت مین اللہ تعالے نے

اوسنے کہا ہی اوسمین وہ خوش اور شاکر رہتا ہی اگر سب انسان باکثر صاحب قناعت
ہوتے تو دنیا مین جسقدر کہ جو رنج اور تکلیفین اب دیکھی جاتی ہین اوسکی آدہی
بہی نہ مشاہدہ کی جاتین واضح ہو کہ انسان کو حرص اور لالچ اور بلند نظر ہی
بہت خراب کرتی ہی جسکے سبب ہوس کے انسان بہت سی مصیبتون مین گرفتار ہوتا ہی
لیکن بادشاہ سے گداگر غریب تک ہوس سے کوئی خالی نہین ہی یہہ ہوس سبکے
دامن گیر ہی اور اوسنے سبکو اس دنیا کی مصیبتون مین مبتلا کر رکہا ہی اکثر مشاہدہ
کیا جاتا ہی کہ آج ایک آدمی علاقہ وزارت کا حاصل کرتا ہی کل اوسکی گردن ماری
جاتی ہی آج ایک بادشاہ ملک گیری کر رہا ہی کل وہ مقتولین شمار کیا جاتا ہی
اور اوسکی سلطنت اور دولت اور حشمت بیگانون کے ہات لگتی ہی باعث
اسکا یہہ ہی کہ اس قسم کے آدمیونمین قناعت بہت کم پائی جاتی ہی اگر انہین بہت
دولت اور حشمت حاصل ہو جاے پہر بہی وہ اوسکی زیادتی اوسکی کوشش کرینگے
اور اسکی کوشش مین کسی خوف سے نہین ڈرتے ہین اور بالکل بیباک ہو کر
جو بات چاہتے ہین اوسے عمل مین لاتے ہین بادشاہونکو یہہ خیال نہین ہوتا
کہ جتنا ملک اونکے قبضہ مین ہی اوسیکو درست رکہا جاے اور ملک گیری کرنے
سے اپنے ملک کا انتظام کرین بلکہ وہ اور ملک پر ہمیشہ دانت رکہتے ہین اور فتح کرتے
ہین یہہ وہ ایک اور مہم اختیار کرتے ہین جسمین وہ مارے جاتے ہین اور
ساری اونکی دولت اور حشمت ایک لحظہ مین بسبب قناعت کے جاتی رہتی ہی

اہل روم جنکی دار السلطنت شہر روم سیدکبر ہی تہا اسقدر بلند نظر تہے اور خالی
قناعت سے کہ باوجود حاصل ہونے بہت ملکون کے پہر بہی وہ ملک گیری سے باز
نہین رہے نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ اور قومین اونپر غالب آئین اور آخر کو وہ یہانتک
کمزور ہوگئی یہانتک کہ چند روز مین سلطنت اونکی خاک مین ملگئی اور نام و
نشان باقی نرہا جو شخص قناعت نہین کرتے ہین وہ ہمیشہ ناخوش اور نارضامند
رہتے ہین اگر اونکے پاس دولت ہی وہ پہر بہی محتاج رہتے ہین کسواسطے کہ اونہین قناعت
نہین ہی جو شخص قانع ہی وہ اپنی حالت مین خوش رہتا ہی اوسے کسی چیز کی احتیاج
نہین وہ محتاج کیونکر کہہ سکتے ہین اور اگر ایک آدمی پاس بہت دولت اور حشمت ہے
اور پہر بہی وہ کسی شے کا محتاج ہی تو اوسے کیونکر متمول کہہ سکتے ہین اکثر
ایک سپاہی جسکی اوقات چار یا پانچ روپیہ کی ہی زیادہ خوش ہوتا ہی نسبت
اپنے بادشاہ کے اور سبب اسکا یہہ ہی کہ یہہ غریب آدمی سوکہی روٹی کہاکر خوش
رہتا ہی خلاف اسکے بادشاہ مذکور کو یہہ آرزو رہتی ہی کہ فلانا ملک فتح کیجے
اور مہم اختیار کیجے صاحب قناعت بہت سے آفتون سے محفوظ رہتا ہی وہ اون
جہگڑون مین نہین دخل دیتا ہی جن سے دل پر خلل اور صدمے پہنچتے رہتے ہین اوسکو
اپنے جہونپڑے مین زیادہ تر آرام اور آسایش ہوتی ہے بہ نسبت کہ ایک امیر کو اپنے
محلون اونچے سے پہنچتی ہی اسکی مثال مجہے یہان خوب یاد آئی واضح ہو کہ
ڈایونیشس بادشاہ جزیرہ سسلی کا تہا اور ایک شخص ڈیموکلیس

اوسکے وقت کے کارون مین تہا دیموقلیس اوسکی شان و شوکت سلطانی مشاہدہ کرکے
بہت حسرت سے کہا کرتا کہ دیکہو سلطنت مین کس قدر آرام و عیش عشرت ہوتے
ہین اگر بادشاہ بوقت دن کے یہہ کہتا ہی کہ رات ہی تو سب حاضرین عرض کرتے ہین
کہ فی الحقیقت رات ہی جو اوسکے منہہ مین سے بات نکل گئی ہی وہ فوراً عمل مین آتی ہے
بلکہ اوسکے اشارہ سے کام نکلتا ہی سارے خلقت اوسکے چہرہ کو دیکہتے رہتے ہین
اگر اوسکے چہرہ پر خوشی ہوتی ہے تو سب خوش ہین اور اوسکی خوشامد کرتے
ہین اور اگر اوسکو ذرا بہی ملول پاتے ہین تو مانند بید کی کانپتے ہین اگر وہ چاہے
تو ایک خفیف آدمی کو امیر بنادے اور ایک امیر شان و شوکت والے کو ایک لحظہ
مین خاک مین ملا دے دایونیشیس اکثر یہہ باتین حسرت کے دیموقلیس کے سنا کرتا
ایک دن بادشاہ نے دیموقلیس سے یہہ فرمایا کہ تو جو حسرت سلطنت
کی کیا کرتا ہی تو اسکا مزا چکہہ لے اور چند روز کے واسطے تو بادشاہت اختیار کر
چنانچہ ایسا ہی ہوا دیموقلیس اپنے تخت سلطانی پر جلوس فرمایا اور سب امیرون نے
نذرین گذرانی اور آداب بجا لائے جب وقت طعام نوش کرنے کا پہنچا
دیموقلیس ایک بہت نفیس مکان مین گیا اور وہان دیکہا کہ بہت اچہی اچہی نعمتین
چُنی ہوئی ہین اور نہایت اچہی فرش بچہے ہوئے اور آراستہ ہین اور نوجوان
خدمتگار حاضر ہین کوئی مورچھل اٹہاتا ہی کوئی رومال لئے کہڑا ہی اور کوئی شراب کا
پیالہ لئے ہوئے کہڑا ہی بہت اچہے اچہے باجے بج رہے ہین اور خوش الحان

رہتی ہیں اپنے ناچنے سے حاضرین کو مسرور کرتی ہیں اور سبھونکی آنکھیں طرف
ڈیموقلیس کی لگی ہوئی ہیں کہ جو وہ حکم دے وہ فوراً عمل میں آوے جسطرف ڈیموقلیس
اپنی نظر کو اوٹھا کر دیکھتا ہی اوسیطرف سے حاضرین تسلیمات بجالاتے ہیں اور
نیز چند ستاریت ستار کے ساتھ تبسم کرکے اوسکے دل کو خوش
کرتے ہیں القصہ ڈیموقلیس نے کہاتے کہاتے جب آسمان کی چھت کی طرف
نظر کی دیکھا کیا ہے کہ ایک چمکتی ہوئی شمشیر ایک بال سے بندہی ہوئی ٹھیک
اوسکے سر پر اوپر اسیطرح سے کہ اگر زرا بھی جنبش کہاوے تو وہ بال میں سے
ٹوٹ کر ڈیموقلیس کے سر پر گرے اور اوسے ہلاک کرے یہہ مشاہدہ کرکے
ڈیموقلیس کے ہواس پراگندہ ہو گئے اور سارے عیش و عشرت کو بھول گیا اور سبھو وقت
اوسے لقمے زہر آلود معلوم ہونے لگے اور خوبصورت چیزین بری اور
بہا بند لگیں یہاں تک کہ اوسسے وہاں بیٹہا نہ گیا اور وہاں سے اوٹھ کر دوانوسیس
پادشاہ قدیم کے قدمون پر گرا جب پادشاہ قدیم نے استفسار حال کیا عرض کیا
کہ میں ایسی پادشاہت سے باز آیا کسی دشمن نے میرے سر پر تلوار لٹکا رکہی ہے قریب تہا
کہ میں جاتا میں یہہ جانتا ہون کہ پادشاہت آپ ہی کو مبارک ہو اور میں اپنی غریب
حالت ہی میں خوش رہونگا دوانوسیس نے یہہ فرمایا کہ اے ڈیموقلیس تجہے یہہ خیال
کرنا چاہیے کہ بیرونی حالت لوگونکو مشاہدہ کرکے تو اونہیں مصیبت زدہ
تصور کرنے لگے تو نہیں جانتا کہ پادشاہت میں بہت بہت رنج ہوتا ہی اور

اور اس سے یہہ لازم آتا ہے کہ سب انسان اپنی اپنی حالت پر قناعت کریں اب ملاحظہ
کرنا چاہئے کہ حرص اور قانع نہونے سے کیا کیا نقصان پیدا ہوتے ہیں
دیکہو قلب نے حرص کر کیا بیل بنایا اگر وہ تہوڑی دیر اوسے کہرے میں بیٹہتا تو لون
ٹوٹ کر اوسکے سر پر آن پڑتی اور اپنی حرص ہی میں ہلاک ہوتا غرض یہہ ہے
کہ انسان کبہی حرص نکرے جس حالت میں خدا نے اوسے رکہا ہے اوسی حالت میں
شاکر اور خوش رہے اور یہہ سمجہے کہ خدا نے جو مجہے اس حالت میں رکہا ہے کچہہ
فایدہ دیکہہ لیا ہوگا یا اوسکے نزدیک یہی مناسب ہوگا غرض یہہ ہے کہ جو شخص
مرضی الہی سے باہر نکلکر دام حرص میں گرفتار ہوگا بیشک یہان بہی وہ حقارت
اور ذلت اوٹہاویگا علاوہ اسکے یہہ کتنا بڑا نقصان ہے کہ ہمارے پروردگار کی
نظروں میں بہی بے وقار ہو جایگا ٭ ٭ بیت ٭ ٭ ٭ فقط

قناعت بہہ حال اولی تر است		قناعت کند ہر کہ نیک اختر است

٭ عبادت ٭

اگرچہ عبادت کے فواید یہان لکہنے کچہہ ضرور نہیں ہیں کسواسطے کہ خورد و کلان پر فواید
عبادت کے ظاہر اور باہر ہیں لیکن چونکہ اکثر خلقت عبادت کرنے سے معبود
کی سے بالکل غافل اور کاہل ہیں لہذا چند سطور درباب عبادت کے رقم کرتا ہون
اور ناظرین سے امید واثق رکہتا ہون کہ اسپر غور اور عمل کریں واضح ہو کہ یہہ دنیا

کہ یہہ دنیا چند روزہ اور جاے امتحان ہے ہر شخص کے نیکی اور خدا پرستی اور استقلال یہان اللہ تعالی آزماتا ہی اور جو کوئی نیکیان کرتا ہی تو وہ عاقبت مین اللہ تعالی کے ان ہور د انعام کا ہوتا ہی اور خدا تعالے اوس شخص سے نہایت خوش ہوتا ہے پس جسوقت یہہ ثابت ہوا کہ یہہ دنیا فانی اور ناپایدار اور جاے امتحان ہے پہر کیون اکثر لوگ عبادت سے پرہیز کرتے ہین ہم اکثر امیرونکو دیکھتے ہین کہ اونہین ذرا طرف اپنے معبود کی توجہہ نہین ہوتی ہے اور تمام روز و شب اونکی عیش اور عشرت مین گذرتی ہین اور عاقبت کا خیال اونکے دل سے بالکل مٹ جاتا ہی اور وہ یہہ نہین سمجھتے کہ ہمارا پروردگار ہمسے ایک روز ہمارے فعلونکو پوچہیگا تو پہر ہم کیا جواب دینگے افسوس ہے اون لوگون پر کہ وہ ذرا اس بات پر خیال نکر کر اس دنیا کے ناپایدار عیش مین مشغول ہوتے ہین اور اچہے اچہے نیک کام اور عبادت کردگار کی کر کر پایدار خوشیون اور عیشون کو نہین حاصل کرتے ہین اونکو یہہ سمجھنا چاہیے کہ ہم جو یہان عیش مین مشغول اور مشغوف ہین یہہ چند روز کے ہین اور نتیجہ انکا برا ہی اور جو ہم یہان اپنی اوپر سختی اوٹہا کر اللہ تعالے کی عبادت اور جو جو حکامات الہی ہین اونکو بجا لاوینگے تو ہمکو عاقبت مین انکا نتیجہ بہلا ملیگا اور سب عیشون اس جہان فانی کے دہان عیش کروڑون درجہ زیادہ نصیب ہونگے اب ہماری سمجہ سے یہہ بہی مراد نہین ہے کہ بالکل سب عیشون کو ترک کر کے آدمی تارک دنیا ہو جاے یہہ بہی حکم الہی نہین ہے کہ اس دنیا کو چہوڑ دو بلکہ یہہ ہے

کہ اس دنیا مین رہو اور عیش کرو لیکن مجھے نہ بھولو اور یہہ بھی نہو کہ ان عیشون مین
پہنسکر بہی عبادت اور نیک کامون مین مشغول نہو اب ہم یہان سب پر
اعتراض نہین کرتے ہین بلکہ اکثر لوگونمین یہہ پایا گیا ہے کہ عبادت اللہ سے
اور اور نیک کامون سے محترز ہین اب یہان سے سب خاص عام کو چاہیے
کہ عبادت اللہ اور کرنے نیک کامون سے کبھی مجتنب نہو وین آیندہ اختیار
بدست مختار سمجھانا ہمارا کام ہے جا ہو کو عمل مین لاوے یا نلاوے

حال سخاوت کا

نہایت بزرگ نیکیون مین سے سخاوت بہی ایک ہے سچے ہم معنی سخاوت کے
یہی نہین لیتے ہین کہ کسی شخص کو بسر روپیہ پیسہ یا کہانے کپڑے سے مدد کرنا بلکہ
ہم یہہ کہتے ہین اگر کوئی شخص کسی اور کو اچھی صلاح بتاوے یا گمراہی سے راہ پر
لے آوے یا اوسکو علم سکہاوے یا کسی آدمی کو مصیبت مین سے خلاص کرے تو
یہی شخص سخی ہے الغرض جو شخص اپنا کسی طرح کا حرج ذاتی کرکے دوسرے کے
آرام کے واسطے کوشش کرے وہ شخص بیشک سخی ہے خصوصیت تعریف سخاوت
کی ہو چکی تو لازم ہے کہ ہم اونکے فواید کثیر کا جو خلقت کو پہنچتے ہین بیان
کرین اگر غور کرو تو پہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے نے نیکی سخاوت کی انسان
کو اس مد نظر سے بخشی ہے کہ جو انسان موافق احکام اور قوانین اللہ تعالے
کے بیکس اور مصیبت زدہ ہون اونکی حیات اور گذارہ کے واسطے اور ان جنکے

تو اسے درست ہین کوشش کرین اگر سخاوت انسان مین ہوتی تو حقیقت یہہ ہے کہ دنیا
سے خالی ہوتا ہزارہا اشخاص جو اب کوشش نہین کرسکتے ہین بسبب نہونے
کہانے یا پوشاک کے قطعاً جہان فانی سے روانہ ہوا کرتے اور کسی کو اوسکے
باب مین کچہہ خیال بہی ہوتا اطبا، عزیزون اور محتاجون کے اوسکے نبض تک بہی نہ دیکہتے
اور نہ کوئی اسپتال محتاجون کے لئے ہوتا ہزارون اور کو ہیچ نہین لاشین
محتاجون اور فقیرون کی نظر آتین جو بسبب بادی بہوک یا نہونے پوشاک کے
یا نہونے علاج اونکے بیماری کے مرجاتے یہہ دنیا جو کہ باغ کی مانند بذریعہ
استعمال اسکے گلکے کہلے ہوئے ہی مانند ایک دوزخ کی نظر اتی اور انسان
اور حیوانات اور پرند جانورون مین کچہہ فرق نہین ہوتا اور چند روز مین خلقت خدا
کی ویران ہوجاتی علاوہ اسکے سوا آرام اور خوشی کے جو بیکسون اور محتاجون کو
بذریعہ سخاوت کے پہنچتے ہین ایک فائدہ عظیم یہہ ہے کہ سخی آدمی کو عجب طرح کا
سرور حاصل ہوتا ہے کہ وہ نہ تو ناچ دیکہنے سے آتا ہے اور نہ پلاو کہانے سے
اور نہ شراب پینے سے یہہ خوشیان ناپایدار مانند ہوا کی ہین جب تک ہم
ناچ دیکہتے ہین ہم خوش ہوتے ہین لیکن انسان ہمیشہ قابل ناچ دیکہنے کے
نہین ہوتا انسان پر ہزارہا طرح کے مصیبتین اور تکالیف ہوتی ہین اون تکلیفات
کے وقت ناچ سے سرور نہین حاصل ہوسکتا ہے اوسوقت پلاو بدمزہ
معلوم ہوتا ہے اور شراب کڑوی لیکن جو سرور سخاوت سے حاصل ہوتا ہے وہ

سر مصیبت کو خوشی سے سہہ سکیگا کیونکہ اوسکو یہہ دلجمعی ھے کہ مینے موافق مرضی
اللہ تعالی کے کام کیا ہی اگر اوسکو نہایت سخت بہی بیماری ہو یا وہ نہایت مفلس
ہو وے کچھہ پرواہ نہین ہوگی کیونکہ اوسکا دل ترہے وہ خیال کرتا ہی کہ بیماری
اور مفلسی فقط اوسکے جسم کو رنج دے سکتے ہین اور چند روز کی ہین بعد اسکے مجہے اس نیکی
کے ثمرہ مین بہت کچھہ ملیگا یہہ بات تو سب آدمیون پر روشن ہوگی کہ جسوقت
کوئی کار سخاوت کا کوئی آدمی کرتا ہی اوسکو ایک عجب طرح کی خوشی حاصل
ہوتی ہے اور یہہ خوشی اللہ تعالی کی طرف سے ہی بعض مکار یہہ کہا کرتے
ہین کہ انسان ہو اور اپنی تعریف بہت چاہتا ہے اسواسطے اورونکو دیکھلانے
کے لئے وہ سخی ہو جاتا ہی اس جا ہم دو سوال کرتے ہین اول تو یہہ کہ اور
شخص کیون اوسکی تعریف کرتے ہین اور تعریف بہی دلی یہان سے یہہ معلوم ہوتا
کہ سب انسان کے دل پر یہہ نقش ہے کہ سخاوت ایک بڑی نیکی ہی اور سخی آدمی لایق
تعریف کے ہے علاوہ اوسکے اکثر یہہ واقع ہوتا ہی کہ بوقت سخاوت کرنے
کے سوا سخی اور اوس شخص کے جسپر سخاوت کی گئی ہی اور آدمی نہین ہوتا
پس اس صورت مین بہی سخی کو نہایت خوشی ہوتی ہی اب ہم دریافت کرتے
ہین اس بات کو کہ کون کون اشخاص مستحق سخاوت کے ہین یعنے وہ کون آدمی ہین
کہ جنکی مدد کرنا ہر انسان پر لازم ہے آپ واضح ہو کہ فقط وہ آدمی جو اپنی
زندگی کے لئے کوشش نہین کر سکتے ہین ہی مستحق سخاوت کے ہین علاوہ ازین

وہ بھی مستحق سخاوت کے ہین جن پر یکایک کوئی آفت ناگہانی آجاوے یا جو ایسے
اشخاص ہین جو ایک دفع کی مدد سے قابل اس بات کے ہوجاینگے کہ آیندہ کو
اپنے گذارے کے واسطے کوشش کرسکین یا وہ آدمی جو ایسی مصیبت مین ہین
کہ وہ فقط اپنی کوشش سے اپنے تئین اوس مصیبت سے خلاص نہین کرسکتے
سواے ایسے آدمیون کے اور آدمیون پر جو اپنی کوشش سے اپنا گذارہ کرسکتے
ہین سخاوت کرنا فقط بیفایدہ ہی نہین ہے بلکہ ایک طرح کی خطا ہی اور موجب
رنج اور مصیبت خلقت خدا کا ہی اکثر اشخاص اہل ہند کی یہہ راے ہی کہ خواہ
کسی شخص پر سخاوت کرو سخاوت ہر صورت مین مفید اور اچھی ہی واضح ہو کہ یہہ
اونکی بڑی غلطی ہے ہم نے ابھی بیان کیا ہی کہ علت غائی سخاوت کی پہنچانا آرام
اور جہان تک ہوسکے وہان تک کم کرنا رنج اور مصیبت خلق خدا کا ہی اب یہہ بات
صریح ظاہر ہے کہ غیر مستحق کو فایدہ پہنچانا گویا مستحق کو محروم رکھنا ہی کسواسطے
اس دنیا مین وہ اشخاص جو مستحق سخاوت کے ہین یعنی جو اپنی کوشش سے
اپنا گذارہ نہین کرسکتے تھوڑے نہین ہین بلکہ بیشمار ہین پس اس صورت مین یہہ بات
کوئی سخی نہین کہہ سکتا کہ مین سب محتاجون اور مستحقون پر سخاوت کریگا اس واسطے
مین اب اون آدمیون کے لیے مدد کرتا ہون جو محتاج نہین ہین یعنے جو اپنے گذارہ
کے لیے کوشش کرسکتے ہین جب یہہ حال ہی اس دنیا کا تو صاف ظاہر ہے
کہ اگر کوئی شخص سخاوت بیجا کریگا وہ گویا محتاجون کے استحقاق تلف کرتا ہے

مثلاً فرض کرو کہ ایک شخص فقط اتنا مقدور رکہتا ہی کہ دس روپیہ مہینا خیرات
اور سخاوت میں خرچ کرے اب اوسے یہہ بات سوچنی چاہیے کہ یہہ دس روپیہ بیس آدمیون میں سے کتنونکو
دیوے کہ وہ اگر ذرا بہی محنت کرین اپنی قوت گذاری کی کر سکتے ہین یا دیوے
چاہیے کہ دس بیکسیون کو مثل اندہون لنگڑون لولون اور کوڑہیون اور اور آدمیونکی
جو اپنے گذارے کے واسطے کوشش نہین کر سکتے دیوے اب اگر کوئی سخی پہلی قسم
کے آدمیون پر سخاوت کرے تو جو مستحق ہین سخاوت کے اونکو محروم رکہیگا جو
اشخاص محنت کر سکتے ہین اگر اونکو وہ نہ دیوے دس روپیہ نہ دے تو وہ لاچار ہوکر کوشش
کرینگے اور اپنا گذارہ کر سکینگے لیکن وہ بیچارہ نکمی تو ایسے درست نہین وہ بہوکہ
مرجاینگے اب ایسا عذاب اوس شخص پر جسنے سخاوت بیجا کی ہی پڑیگا مرقومہ
بالا پر یہان کے لوگونکو خصوصاً اہل ہنود کو نہایت غور کرنا چاہیے کیونکہ اہل ہنود
جہالت جہالت کے ایسے آدمیون پر سخاوت کرتے ہین جو تندرست ہین اور
جو خوب اچہی طرح سے کوشش کر سکتے ہین مینے بچشم خود دیکہا ہی کہ یہان کے صاحب
سرمایہ دار اور مہاجن وغیرہ سینکڑون مشٹنڈونکو جو باباجی کہلاتے ہین
کہانا کہلاتے ہین اور نقد بہی بخشش کرتے ہین اگر کوئی دیکہے تو ان فقیرونکے یہہ
قوا ہوتے ہین کہ وہ مانند پہلوانون کے ہوتے ہین اب ذرا غور کرنا چاہیے
کہ ان کاہل وجود اور مفت خورون کی مدد کرنا کتنا بیجا ہی جو اونکے استحقاق سے محروم
رکہتا ہی اکثر اہل ہنود یہہ سمجہتے ہین کہ ان فقیرونکی دعا مستجاب ہوتی ہے

اور خدا خوش ہوتا ہے افسوس ہزار افسوس کیا انکی عقل ہے کہ ان چھوٹی چھوٹی خدا کے
ان دعا قبول ہوگی واضح ہو کہ خدا منصف ہے اور جانتا ہے کہ مستحق ہے استحقاق
سے کبھی محروم نہیں اور جو باعث محروم رکھنے کا ہو وہی ہے اوسکا غضب ایسا ہے

سستی کے بیان میں

حکمایان اور دانایان سلف نے کہا ہے کہ سستی سے ہر طرح کی برائی پیدا ہوتی ہے
اگر غور کیا جائے تو یہہ قول حکما کا بالکل صحیح دریافت ہوگا سستی مانع ہے واسطے
تحصیل کسی قسم کے علم اور فن اور ہنر کے یعنے جو شخص سست ہوگا ممکن نہیں کہ وہ
کوئی علم تحصیل کرے یا کسی فن یا ہنر میں کمال حاصل کرے بہت سے آدمی بہت
ذہین اور عاقل ہوتے ہیں لیکن بسبب سستی کے اونسے کچھہ نہیں ہوسکتا ہے اور جو لوگ
اونکے برابر ذہن نہیں رکھتے ہیں بلکہ بدرجہ کے کند ذہن ہیں وہ نسے ہر بات
میں آگے نکل جاتے ہیں اور سست آدمی پیچھے رہجاتا ہے اور ہمیشہ پشیمان رہتا ہے
جو جو استعداد اور لیاقتیں خدا تعالے نے اوسے بخشی ہیں وہ سب بیکار رہتی ہیں
یہہ استعداد اور لیاقتیں مانند اون بیج کی ہیں جو کسان بنجر زمین میں ڈالتا ہے
الغرض بسبب سستی کے ساری عطائیں اور بخششیں اللہ تعالی کی بیکار اور ضایع ہوجاتی
ہیں دیکھا گیا ہے کہ دو شخص ایک ہی باپ کے بیٹے اور ایکہی گھر میں پرورش پائی ہوئی
اور دونوں کی ایک طرح کی ناز برداری اونکے باپ اور ماں کو منظور تھی پھر بھی

ایک تو فاضل ہی اور دوسرا جاہل ایک علاقہ دار ہے دوسرا محتاج اور بے روزگار
ایک معزز اور صاحب وقار اور دوسرا ذلیل اور بے مقدور اور جب باعث اس
فرق عظیم کا دریافت کیا گیا ہی تو ظاہر ہوا ہی کہ ایک ان مین کا سست اور کاہل
ہی اور دوسرا محنتی اور خیال اک ایک نے اپنی اوقات عزیز کو لہو لعب مین ضایع
کی اور دوسرے نے مطالعہ کتب اور صحبت عاقلون مین صرف کی جو آدمی سست
ہوتا ہے ظاہر ہی کہ وہ بے روزگار ہوگا پس اپنی اوقات گذاری کے واسطے یا تو
وہ گدائی اختیار کریگا یا چوری کریگا اور بباعث کرنے ایسے بدکاموں کے
وہ گرفتار انواع انواع کی عقوبتونکا ہوگا اور لعنت اور ملامت ساری خلقت
کی اوٹھاویگا سوا اسکے جب ایک آدمی کو کام نہین ہوتا ہی تو وے اپنے دل
کا شغل ہوتے ہین اور اوسکو بری بری باتین سوجھتی ہین وہ برے شغل واسطے
اپنے بہلاوٹ کے اختیار کرتا ہی اور اس ترکیب سے اوسپر خرابین واقع ہوتی ہین
برخلاف اسکے جو شخص محنتی ہین وہ ہمیشہ خوش رہتے ہین اونکا وقت اچھی کام
مین گذر جاتا ہی اور اونکی روز بروز ترقی ہوتی ہی اونکے دوست اور رشتہ دار
اونکی ترقی سے سرور حاصل کرتے ہین اور سب اونکی تعظیم اور عزت کرتے ہین
سست آدمی اکثر کہا کرتے ہین کہ ہمارے کرنے سے کیا ہوتا ہی جو ہماری
قسمت مین لکھا ہی وہی ہوگا اور اس ترکیب سے اپنی الزام کو بیچاری قسمت
پر ڈالتے ہین وہ نہین سمجھتے کہ کوشش کرنا فرض انسان پر ہے اور اگر مقصد

بعد کرنے کوشش کے بہی حاصل ہو تو اسوقت الزام لگانا قسمت پر بجا ہے لیکن
جب تک آدمی حتی الامکان مشقت اور کوشش کرلے اوسوقت تک اوسکو
یہہ حق نہیں پہنچتا کہ الزام دیوے والا قسمت کا عیب ہے وہ شخص بڑا نامرد ہے جو محنت
اور مشقت سے جیسے کہ آرام ڈہونڈے واضح ہو کہ آرام اوسی کے واسطے ہے جو کہ محنت سے
نہیں چہپتا جو اپنی ذات سے محنت اور مشقت نہیں کرتے اونکو ہزار طرح کے
بیماریں لاحق ہو جاتی ہیں اور بہت سی عادتیں بری ونکے ساتہہ لگ جاتی ہیں
جس شخص کا وقت کاروبار مختلف میں ثنا ہوتا ہے اوسکا دن ایسے معلوم گذر جاتا ہے
اور اوسکے گہنٹے مانند پلونکی اوڑ جاتے ہیں برخلاف اوسکے سست آدمی کا ایک دن
مانند برسونکی دراز ہو جاتا ہے وہ زیادہ لیٹے اور نکمے بیٹہے رہنے کے ضعیف
اور ناتوان ہو جاتا ہے ہمیشہ آرام کرنے سے آرام بہی ایک باعث بے آرامی کا
ہو جاتا ہے جو لوگ عاقل ہوتے ہیں گو اونہیں اپنے اوقات گذاری کے واسطے
کچہہ پرواہ نہیں اور بہت سا سرمایہ اپنے پاس رکہتے ہیں لیکن پہر بہی وہ کچہہ کام محنت کا
کیا کرتے ہیں تاکہ آسائش بدن کو رہے اور ہروقت اونکے کام محنت کیے اوس سے برے
نہو ویں چنانچہ اکثر مشاہدات سے یہہ دیکہا گیا ہے کہ جو امیر اور بادشاہ لوگ محنت سے
گہبراتے ہیں اور عیش و عشرت میں مشغول رہتے ہیں اونکو نتیجے اوسکے بہت برے
ملے ہیں یعنی اگر کوئی ادنیٰ غنیم یا دشمن اونکا چڑہ آیا ہے تو بسبب اونکی عادت
سست اور نکمے ہونے کے وہ کچہہ کوشش نکر سکے ہیں اور اونکے ملک کو مفت برباد

کرتا ہی اب اس ہمارے شہر شاہجہان آباد مین اکثر لوگ ایسے ہی ادنی تک ظرف
عیش کے بہت مایل ہین ور زر اسی محنت اپنے ہات سے نہین کرتے اور اگر کوی
کام بسبب لاچاری کے کرنا پڑتا ہی تو وے نہایت بیدلی سے انجام دیتے
ہین اور یہ نہین جانتے کہ محنت کرنا ہر شخص پر فرض ہی اور اس سے صحت
بدن متصور ہی ہم نے اکثر دیکھا ہی ایسے لوگونکو بسبب عیاشی اور کاہلی و جود کی
شناکی کم زوری اور مختلف بیماریون کا پاتے ہین الغرض مشقت بہی ایک
وسیلہ ہی آرام کا اگر مشقت نہوتی تو آرام بہی نہوتا اب یہان سے سب خاص
و عام اور ایسے اور اونکو چاہیے کہ سستی کو کنار ندوین اور
حتی الوسع محنت سے دست بردار نہوں دین ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

عالی حوصلہ ہونا

واضح ہو کہ عالی حوصلہ وہ شخص ہین جو کہ اپنے اوپر زحمت اٹھا کر اوروں کی بھلائی
مین مصروف ہون جو شخص کہ عالی حوصلہ ہوگا وہ ہر دل عزیز ہوگا لوگ اوسکے
ثنا خوان ہوتے ہین اور اوسکی مجلس سے خوش ہوتے علاوہ اسکے کہ اس دنیا کے
لوگ اوسکی عزت و تعظیم کرین وہ اللہ تعالی کے ہان بہی مورد انعام و اکرام
کا ہوگا عالی حوصلہ ہونا ہی ایک حکم الحکامات الہی مین سے ہی ایک کتاب
مین ایک حکیم دانشور نے اس دریاب بہت خوب لکہا ہی چنانچہ ہم اوسکے

قول کا بخت پر جمع کر کر جو اللہ تعلیم کرتے ہین اور چاہیے کہ سب لوگ اسپر عمل کرین جو کہ
٭ پیار کرو تم اپنے دشمنون کو ٭ اور عزیز رکھو اور مہربانی کرو تم اوپر
اونکے جو کوستے ہین تمہین ٭ بھلائی کرو واسطے اونکے جو ناپسند کرتے ہین
تمہین ٭ اور دعا مانگو واسطے اونکے جو آزار دیتے ہین اور دق کرتے ہین
تمہین ٭ تب تم نزدیک ہمارے پروردگار کے عزیز ہوگے ٭ حقیقت یہہ ہے
کہ جو جو باتین ہمنے اس حکیم صوفی کی اوپر لکہی ہین جسکسی مین یہہ ہین اوسی
شخصکو عالی حوصلہ کہنا چاہیے اسوقت مجہے بہت خوب ایک مثال دربارے عالی
حوصلہ ہونیکے یاد آئی اوسکو ثبت کرتا ہون ناظرین کو لازم ہے کہ اسپر
غور کرین مخفی نرہے کہ ایک شخص نے اوسکے بیٹے کو مار ڈالا اور بہاگ گیا
اور بہاگ کر اوسی شخص کے باغ مین چہپا کہ جسکا بیٹا اوسنے مارا تہا پناہ لی اور اس بات
سے غافل تہا کہ یہہ باغ اوسی شخص کا ہے جسکے بیٹے کو اوسنے قتل کیا ہے ٭
جب مالک باغ نے اوس سے پوچہا کہ تو یہان کسواسطے آیا ہے اوسنے اظہار کیا کہ
مجہے لوگ مارتے ہین میں نے آپکے باغ مین آکر پناہ لی ہے آپ میرے تئین بچائیے
مالک باغ نے اوسکو بہت تواضع سے کہا کہ باغ حاضر ہے آپ اسمین آرام
کیجیے لیکن بعد اسکے مالک باغ کو خبر ہوئی اور یہہ بات بثبوت کو پہنچا کہ یہہ شخص
جسنے میرے باغ مین پناہ لی ہے قاتل میرے بیٹے کا ہے بوقت ثبوت ہونے
اس بات کے صاحب باغ نے اوس شخص سے کچہہ نکہا اور یہہ سوچا کہ اس

شخص نے میرے ساتھ نہایت نیکی کی ہے تو یہ مقتضائے مروت سے بعید ہے کہ مین اس سے کچھ عوض لون اور بے نہ کیا اور اب اللہ کی مرضی پر صابر رہا تو اب اس شخص کو عالیحوصلہ کہنا چاہیے اور اوسکی عالی حوصلگی پر صد ہا تحسین اور آفرین کرنی لازم ہے آپ سوچنا چاہیے کہ اس شخص نے اپنی عالی حوصلگی کتنا نام پیدا کیا اور ضرور ہے کہ اوسکی اللہ تعالے کے ہان بھی عزت ہوی ہوگی کیون نہوگی جو اللہ کی مرضی پر چلیگا وہی بہرہ کافی اور فایدہ وافی حاصل کریگا نتیجہ اس تمام مضمون کا یہہ ہے کہ انسان حتی المقدور عالی حوصلہ ہونے مین کوشش کرے عالی حوصلہ شخص کو آدمی بڑی عزت اور ادب کرتے ہین علاوہ اسکے وہ نیکنام اور شہرہ آفاق تمام جہان مین ہو جاتے ہین

سچ بولنے کے فایدے

اے برادران روشن ضمیر کے واضح ولایح ہو جیو کہ سچ بولنے سے بڑے بڑے اور بہت بہت فایدے حاصل ہوتے ہین لیکن افسوس ہے کہ ایسی ظاہر بات پر اکثر لوگ ذرا نہین خیال کرتے ہین اور اکثر جھوٹ بولنے کو استعمال مین لاتے ہین سچ بولنے والے کے سب خاص و عام تعظیم اور عزت کرتے ہین ہر ایک لوگ اوسکا اعتبار اور بھروسا کرتا ہی اور ایک امر مین ہر شخص

اوسکی صلاح ہوجاتی ہی علاوہ ازین سچ بولنے والے کا دل صاف اور بےفکر
رہتا ہی برخلاف اوسکے جو جھوٹ بولیگا وہ ہمیشہ رنج اور فکر اور مصیبتین سہیگا
اگر وہ ایک بات جھوٹ کہیگا تو اوسکو ہزار جھوٹ باتین اور واسطے سچ کرنے
اوسکی بات کے کہنی پڑینگی اور ہمیشہ فکر اور رنج مین رہیگا کہ جھوٹ میرا
کسی پر ثابت ہوجاوے اور یہہ مشاہدہ کیا گیا ہی کہ جھوٹ اکثر ظاہر ہوجاتا ہے
اور بوقت منکشاف ہونے جھوٹ کے جھوٹ بولنے والے کو بڑی ندامت
اور خجالت اوٹھانی پڑتی ہی اور پہر لوگ اوسکا کبہی کسی بات مین اعتبار نہین کرتے
مین اور اوسکو بنظر حقارت دیکھتے ہین اوسکے پاس بیٹھنے سے نفرت کرتے ہین
٭ کسی شخص نے حکیم ارسطو سے یہہ سوال کیا کہ جھوٹ بولنے مین کیا لوگونکو
فایدہ ہوتا ہی ٭ اوسنے جواب دیا کہ سب لوگ جھوٹ بولنے والے کا اعتبار
نہین کیا کرتے ہین خواہ وہ سچ ہی بولے لیکن اونہون کے دل پر یہہ نقش ہوجاتا ہے
کہ فی الحقیقت یہہ جھوٹ ہی بولتا ہی لاحول ولا قوۃ معاذ اللہ منہ سب کو زراس
مقام پر غور کرنا ضرور ہی کہ کتنا بڑا نقصان جھوٹ بولنے سے نکلتا ہی کہ پہر کوی
اوسکا اعتبار نہین کرتا ہی اوس شخص کو بوقت ضرورت کے کوی شخص روپیہ بطور
قرض کے نہین دیگا علاوہ روپیہ کے کوی چیز اوس شخص کو مستعار نہین ملے گی
٭ ایک کتاب مین مذکور ہی کہ ایک گنڈریا یعنے بہیڑ بکری چرانے والا ہمیشہ
بوقت چرانے اپنے ریوڑ کے جھوٹ یہہ چلایا کرتا کہ میرے ریوڑ مین بہیڑیا آیا ہے

کوئی میری مدد کرے اور اس بھیڑیے کو مارے ورنہ یہہ تمام بکریاں میری کہا جائیگا
بوقت چلانے اوس کے کئی دفعہ لوگ بارادہ مارنے بھیڑیے کے مجتمع ہوئے اور بوقت
مجتمع ہونے کے لوگوں نے یہہ پایا کہ یہہ شخص صرف ہمیشہ واسطے ہنسنے کے جھوٹ بولا
کرتا ہے اتفاقاً ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ درحقیقت بھیڑیا اوسکے ریوڑ میں گھس آیا
اور وہ پھر چلایا کہ کوئی میرے مدد کے واسطے اوے بھیڑیا میری بکریوں کو ہلاک
کرتا ہے غرضیکہ وہ بھیڑیا بہت سے بکریوں کو کہا گیا اور بہت سیوں کو مار گیا اور لے گیا
اور اوسیوں نے اوسکے چلانے اور فریاد کرنے پر کچھہ خیال نکیا کہ جیسے تو ہمیشہ جھوٹ
چلایا کرتا ہے ویسا ہی اب بھی چلاتا ہے اب دیکھنا چاہیے کہ یہہ ایک بہت خفیف مثال
ہے جھوٹ بولنے کے نقصان نکلنے کے علاوہ اس مثال کے ہزارہا مثالیں ہیں کہ جھوٹ
بولنے میں بڑا زیان پیدا ہوتا ہے اور جھوٹ بولنے والے کے واسطے کچھہ بھی بات نہیں
ہے کہ وہ فقط اس دنیا ہی میں ذلیل اور خوار ہو بلکہ اللہ تعالے کے ہاں بھی لائق
سزا کے قرار دیا گیا ہے واضح ہو کہ سچ بولنے والے سے اللہ تعالے بھی بہت
خوش ہوتا ہے جیسکہ حضرت شیخ سعدی شیرازی نے فرمایا ہے ؎ بیت ؎

راستی موجب رضای خدا ست   کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

اور سچ بولنے سے ایک اور فائدہ یہہ ہے کہ جو شخص سچ بولیگا وہ بیشک دیانت دار
بھی ضرور ہوگا وہ کسی کے مال پر خیانت کبھی نہیں کریگا ایک دفعہ کا ذکر ہے
کہ شہر کلکتہ میں ایک امیر سوداگر کا کہ نام جسکا ہمی اوڈ ورنس تہا

دیوالا نکل گیا اور اوسکو قرض بہی بہت دینا تہا لیکن وہ بہت دیانت دار
اور سچا آدمی تہا اوسنے سب قرضخواہون کی دعوت کی اور بعد دعوت کہلانے
کے اوس شخص نے اون سبونکو ایک ایک رکابی مین جتنا جتنا روپیہ اوسکو قرض
کا دینا تہا دیدیا وہ سب قرضخواہ اوسکے بہت ثنا خوان ہوئے یہان تک کہ
سب شہر کی خلقت اوس شخص سے نہایت خوش ہوئی اور بادشاہ نے اوسکو صرف
دیانت دار اور سچا سمجھکر اپنا مصاحب اور صلاح کار بنایا اب غور کرنا چاہئے
کہ سچ بولنے سے کتنا بڑا استفادہ حاصل ہوسکتا ہی حاصل کلام کا یہہ ہی کہ سچ بولنے
سے بہت فایدہ ہی ہر شخص کو لازم ہی کہ حتی المقدور سچ بولنے اور جہوٹ
بولنے سے محترز اور مجتنب ہووے

ہمدردی اور مروت کے بیان مین

اس جہان مین ہزارہا رنج اور خوشی خدا نے پیدا کی ہین اور اللہ تعالے نے جو بڑا
رحیم ہی محض اپنے فضل سے ایسی خوبیان بہی انسان مین بخشی ہین کہ اونکے ذریعہ سے رنج انسانکے
ہلکے اور سہہ لینے کے قابل ہوجاتے ہین اون نیکیون مین سے ہمدردی اور مروت بہی
بہت خوب نیکیان ہین فایدے ہمدردی اور مروت کے بیشمار ہین اگر یہہ نیکیان
انسان مین نہوتین اور وہ آدمی جن پر مصیبت اور صدمہ نازل ہوتے ہین وہ مایوسی
اور دقت بدرجہ کمال اوٹہاتے اور اونکا دلاسا اور دلجمعی کرنے والا

ہوئی نہوتا خیال کرنا چاہئے کہ جب ایک آدمی پر کوئی قہر الہی ہوتا ہی تو ہمدردی
اور دلسوزی آدمیوں کی اوسے کسقدر آرام پہنچاتی ہین ایک بات دلسوزی کی یہہ ہی
کہ اوسکے ذریعہ سے آدمی کو زیادہ تشفی حاصل ہوتی ہی بہ نسبت ایک آدمی
بے پرواہی سے کسی آدمی کے کسیطرح سے مدد کرے یہہ قاعدہ اس دنیا مین دیکھا
گیا ہی کہ جب کوئی آدمی مغموم یہہ دیکھتا ہی کہ کوئی اور آدمی میرے دلکے رنج سے
واقف ہو کر میری طرح سے واسطے میرے غم کے رنج کرتا ہی اوسے ایک عجب
طرح کے تشفی حاصل ہوتی ہی بوقت مصیبت و حادثہ کے ایک آنسو ہمدردی کے
سے زیادہ دل رنجیدہ کو راحت حاصل ہوتی ہی بہ نسبت ایک لاکھ روپیہ کے
جو بے پرواہی سے کوئی شخص مصیبت زدہ آدمی کو بخشدے ذرا غور کرنا چاہیے
کہ جب ایک آدمی کسی رنج یا مخمصہ مین گرفتار ہوا اور کوئی آدمی اوسے صلاح نیک
اور تدبیر واسطے بھلائی آیندہ کے بتادے تو اوس رنجیدہ خاطر کو کتنا آرام
دلی پہنچ سکتا ہی اسیجاسے مجھے ایک خوب مثال مروت اور ہمدردی کی یاد آئی
اور وہ لایق اطلاع ناظرین کے ہی قریب شہر بصرہ کے ایک شخص مرد نیک
عبد ودھر نام رہا کرتا تھا اور اوسمین ہمدردی اور مروت بدرجہ کمال تھی وہ
ایک دن جنگل نکل گیا اور آسمان اور زمین قدرت اللہ کی کو مشاہدہ کرتا ہوا
چہل قدمی کرتا تھا یکایک اوسے آواز کہڑ کہڑانے کی درختوں کے بیچ مین سے
آئی عبد ودھر اسکا باعث دریافت کرنیکے لئے اوس سمت کو جانے

آواز کھڑ کھڑانے کی آتی تھی گیا اور دیکھا کہ ایک آدمی لاغر ننگے سر ایک جانب
بیٹھا ہوا ہے اور اوسکی آنکھیں زمین کی طرف لگی ہوئی ہیں اور ایسا معلوم ہوتا
کہ وہ کسی شے کا متلاشی ہے لیکن اوس شے کے حاصل ہونے کی اوسے مایوسی
ہی اوسکے چہرہ پر مصیبت اور رنج اوسکے دل کا ظاہر تھا اور مانند ایک گمراہ آدمی
کی وہان حیرانا بیٹھا تھا عبدوہمر نے اس آدمی کو اسطور سے رنجیدہ دیکھکر
اوسکے نزدیک گیا اور پوچھا کہ اے بنی آدم تو کون ہی اور تیرا کیا نام ہے
اس سوال کا جواب اوس مغموم شخص نے کچھ ندیا اور ذرا آنکھیں اوٹھا کر اوپر
عبدوہمر کیطرف دیکھکر پھر آنکھیں نیچے کر لین پھر عبدوہمر نے کہا کہ اے
آدمی کیا کوئی ایسا بنی آدم میں سے نہیں ہے کہ تیرے رنج کو دور کر سکے
کہ تو میرے سوال کا جواب نہیں دیتا ہی اگر کوئی دوا واسطے رنج تیری دل کے ہو
تو مجھے بتا کہ وہ کیا ہی اور کہان ہے کہ اوسے حاضر کرون بعد اسکے بیچارہ نے جواب دیا
کہ میرا نام مرداس ہے اور میرا باپ ایک بڑا سوداگر شہر بصرہ میں تھا بعد اوسکے مرنے
کے ساری دولت میرے ہاتھ لگی لیکن چونکہ میں نے یہہ بات سن رکھی تھی کہ فضول
خرچی اور زیادتی عیش و عشرت کی اس دنیا میں بری ہوتی ہی میں نے اوس دولت
کو زمین میں دفن کیا اور روزمرہ کے خرچ کے موافق رکھکر کفایت شعاری
سے گذران کی اور یہہ طریقہ رکھا کہ ہر روز مسجد میں جا کر نماز پڑھا کرتا اور
نصیحتین پیغمبر کی سنا کرتا لیکن باوجود اس نیک چلنے کے خلقت مجھسے

رنجیدہ رہتے ہیں اور مجھہ پر طعنہ زنی کرتی ہے کوئی مجھے کنجوس کہتا ہی اور کوئی
دنیا کا کتا یہانتک کہ میری ساری خوشی جاتی رہی اور میرا دل پریشان ہوا
اور مین اپنے شہر اور گھربار کو چھوڑکر اس جنگل مین آن بیٹھا ہون اور پریشان
ہون کیا کرون بہت سا جی اسنکر عبدوھر نے کہا کہ اے مردان تو نے بڑی غلطی
کی یہہ تو سچ ہے کہ فضول خرچی کرنا اور عشرت میں دنیا سے بچنا بڑی خوبی کی
بات ہی لیکن اللہ نے دولت اسواسطے نہین بخشی ہے کہ اوسکو تو زمین مین دفن کرے
اور تو اوسے اچھی طرح سے اپنے کام مین نلاوے اور نہ بندون خدا کے کو اوس سے
مدد کرے مردان نے کہا تو مین کیا کرون عبدوھر نے جواب دیا کہ صبح ہوتی ہی
تو اپنے گھرکیطرف کوچ کر اور جہان تیری دولت دفن ہے اوسے کہود کر غریبون
اور محتاجون کو بخش اور جو مصیبت زدہ تیرے دروازہ پر آوین اور سوال کرین اونہیں
ناامید مت جانے دے اور اونکا خاوند اور مربی بن اور اس کے سبب بہتری تجھے خوشی
اس جہان مین بھی اور جہان دوسرے مین حاصل ہوگی یہہ نصیحت عبدوھر کی دلمین رکھکر
مردان اپنے گھرکیطرف چلا اور جو جو عبدوھر نے کہا تھا وہی کیا اور جب اوسے
فایدہ دولت کا معلوم ہوا اور نیکنامی حاصل کی اپنے دم اخیر تک
عبدوھر کو دعا کرتا رہا اب انسان کو یہان سے ذرا غور کرنا لازم ہی کہ
ہمدردی سے اور مروت سے کتنا بڑا فایدہ حاصل ہوتا ہی عبدوھر کی مروت
اور ہمدردی پر صد ہا آفرین کرنی چاہیے کہ اوسنے کتنا بڑا کام کیا کہ ایک بیچارہ

مصیبت زدہ نادان کو اپنی ہمدردی اور مروت سے راہ پر لایا اور اپنی صلاح
اوسکو نزدیک خدا کے بھی عزیز کیا اور اس دنیا مین بھی ۔ ہر انسان کو لازم
ہیکہ مروت اور ہمدردی کو اپنے دلمین جگہہ دے اور ہر ایک آدمی کے درد کا
شریک ہووے اور مصیبت زدہ انسان کو ہمدردی اور مروت سے اوسکو
تشفی دے اور اچھی اچھی باتین سکہاوے تاکہ وہ ہمدرد شخص نیک نام ہو جاوے
اور خدا بھی اوسکو پسند کرے فقط ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بلند نظری کے بیان مین

واضح ہو کہ بلند نظری اعتدال کے ساتھہ ایک بہت خوب بات ہے اسیکے ذریعہ سے
انسان بہت کوشش کرتے ہین اگر انسانمین بلند نظری بالکل نہوتی تو وے جو جو
کارنمایان ہوے ہے وہ کبھی ظہور مین آتے اگر روٹی کہاکر اور پانی پیکر انسان کو
خیال دوسری بات کا نہوتا اور وہ نہایت دلجمعی اور خوشی سے اپنی ساری عمر کو
گذار دیتا تو آج کے دن جو جو بڑی بڑی باتین اس دنیا مین مشاہدہ کی جاتین ہین اور
کی گئی ہین وہ کہان ہوتین جیسے کہ آج جامع مسجد شان و شوکت سے کہڑی ہوئی
ہے وہان شاید دو چار ٹوٹے پہوٹے جہونپڑے ہوتے اگر شاہجہان کو یہہ خیال
ہوتا کہ عبادت جنگل اور ویران مین بھی ہو سکتی ہے پس کیا ضرور ہے کہ ناحق
اسقدر خرچ در بکہیر اکر کر ایک ایسا مکان بنوانا چاہیے انسان کے دل میں یہہ

بڑی آرزو ہوتی ہے کہ مین کسیطرح سے اونچا اونچا رتبہ ہون بزرگی حاصل کرون اور بعد اپنے مرنے کے میری عالی حوصلگی اور میری عقل کے علامتین باقی رہین اور مجھے خلقت آیندہ یاد رکھے اکثر حکما اور عالم اور فاضل ایسی ایسی مشکل کتابیں لکھہ گئے ہین کہ اونکے مطالعہ سے آدمی نہایت محظوظ اور مستفید ہوتے ہین پس اگر اونہین بلند نظری نہوتی تو وے ایسی محنت اور مشقت کے کام کیونکر ہو سکتے اگر وہ یہہ خیال کرتے کہ کیا ضرور ہے کہ ناحق محنت اور مشقت اوٹھاوین لطف یہی ہے کہ اپنی زندگی کو آرام مین گذاردین تو یہہ کتابین علمیہ کہان ہوتین اور نام اونکا کیونکر قایم رہتا بلند نظری سپاہیون کو جان سے بے پرواہ کر دیتی ہے صرف اسواسطے کہ عہدہ کی ترقی ہو اور اور آدمیون سے زیادہ شجاع مشہور ہو جاوین سپاہی کے نزدیک آدمی اپنی زندگی کو ناچیز تصور کرتے ہین اور بالکل بیباک ہو جاتے ہین اور توپ کے منہہ مین گھسجاتے ہین صرف اسیواسطے کہ عہدہ بڑہے اور نام رہے اب ہمنے یہان تک اوس خاص بلند نظری کی تعریف کی ہے جو اعتدال کے ساتھہ ہوتی ہے لیکن جب بلند نظری بے اعتدال کے ساتھہ ہوتی ہے اوس سے بہت نقصان واسطے خلق کے متصور ہوتا ہے بہت سے ایسے بادشاہ گذرے ہین کہ وہ اسقدر بلند نظر تہے کہ وہ خیال کیا کرتے تہے کہ کوئی بادشاہ اس جہان مین باقی نرہے کہ جو ہماری فرمان برداری نکرے پس دیکھیے کہ اس سے کسقدر نقصان خلق خدا کو ہوا چنگیز خان ایک بڑا شاہنشاہ قوم تاتار مین

گذرا ہی اوسنے بہت سے ملک فتح کئے اور چین اور روس اور ایران کو اوسنے
پایمال کیا اور جس شہر کو اوسنے فتح کیا اوسکا نام و نشان باقی نرکہا اسکا باعث
یہہ تہا کہ وہ بلند نظر تہا اور یہہ خیال کیا کرتا کہ شاید شہر میرے فتح کئے ہوے
مین پہر فتنہ بیدار ہو جاے اوسکا نام و نشان باقی نرکہنا چنانچہ ایک مورخ لکہتا ہے کہ
جس راستہ کو لشکر اس بادشاہ کا گذرتا وہان سیکڑون کوسون تک سوے
ویرانی کے اور کوئی شے نپائی جاتی تہی اور یہہ ویرانی گویا نشانی اوسکے غضبناکی
موج کی تہی پس اس مقام پر غور کرو کہ اس بادشاہ کی بلند نظری سے عوام لوگونکو
کسقدر نقصان پہونچا تہا علاوہ اسکے کہ ایک شخص کی بلند نظری سے نقصان
عوام کو پہونچے بلند نظری سے خود بلند نظرون کو بہی بہت نقصان پیدا ہوتے
ہین اکثر سلطنتین صرف اسی واسطے بگڑ گئی ہین کہ وہان کے بادشاہ بہت بلند نظر ہوئے
ہین اورنگ زیب جسکو کہتے ہین ایک بڑا مشہور بادشاہ خاندان تیموریہ مین
گذرا ہی اوسکو یہہ بلند نظری تہی کہ کسیطور سے سارے ملک دکہن کے اوسکے
فرمان بردار ہو جاوین چنانچہ اوسنے بہت سال مہم دکہن مین رکہی اور لاکہون
آدمی تلف ہوئے اور بیشمار روپیہ صرف ہوا اور اس ترکیب سے بنیاد برباد ہی سلطنت
اوسکے کی پڑی اور زوال خاندان تیموریہ کا ہونا شروع ہوا اگر یہہ بادشاہ
اسقدر بلند نظر نہوتا اور دکہن کے تسخیر مین اسقدر کوشش نکرتا بلکہ بجاے مہم
کرنے کے اپنی سلطنت ہندوستان کے انتظام مین مصروف رہتا تو علاوہ آرام

اپنی رعایا کے خاندان تیموری کو جسقدر جلد زوال ہوتا ایک دہی مثال بلند نظری
سکے نقصانوں کی اور لکھی جاتی ہے کہ جو مصیبت اور رنج خلق خدا کو سبب
بلند نظری کے نازل ہوتے ہین واضح ہو کہ بونا پارٹ ایک افسر توپخانہ اہل
فرانس کا تہا لیکن اسکے دل مین بلند نظری زیادہ از حد تہی وہ نوبت بنوبت
افسر کل فوج کا ہوگیا اور اخیر کو بادشاہ سارے ملک کا ہوگیا بعد ازان اپنے
اور بادشاہون کے ملکون پر مہم کی اور بہت سے لڑائین جنمین نہایت کشت و خون ہوا فتح
کین اور بلند نظری کو جاری رکہا واضح ہو کہ ملک روس مین نہایت سردی ہوتی ہے
اور خصوصاً موسم سرما مین وہان آدمی کا گذرا نہایت مشکل سے ہوتا ہی اسقدر
برف پڑتی ہے کہ اوس موسم مین سفر کرنا غیر ممکن ہی لیکن بونا پارٹ بسبب اپنی بلند
نظری کے یہہ گوارا نکرسکا کہ شاہنشاہ روس اوس سے سرکشی کرے اور فرمان بردار نہ
ہو جائے خاص موسم سرما مین بونا پارٹ نے لاکہون فوج جمع کر کے ملک
روس کی سرحد کی طرف کوچ کیا متواتر کئی لڑائیون مین فوج روس کو شکست
فاحش دی اور شاہنشاہ کو مغلوب کیا پہر بہی اوسے صبر نہ آیا اوسنے ارادہ کیا کہ
مین خاص ملک روس کے دار الخلافہ کو جاؤن جب شاہنشاہ روس اس ارادہ بونا
پارٹ سے آگاہ ہوا اوسنے اپنی ساری رعایا کو حکم دیا کہ کوئی شے قسم اسباب
مین سے جو جلسکے کہین نچھوڑو کہیتون اور مکانون شہرون کو اوتار ڈالو اور ملک کو
ویران کردو تاکہ جب فوج بونا پارٹ کی وہان جاوے اونہین نہ تو کہانا ملے

اور نہ لکڑی وغیرہ جس سے آگ پیدا ہو جاوے اور گرمی حاصل ہو چنانچہ خاص
شہر موسکو جو دار الخلافہ ملک روس کا تھا اوسکو روسیوں نے بموجب حکم اپنے
شاہنشاہ کے مسمار اور پامال کر دیا اور لکڑی کا بلکہ ایک تنکہ کا وہاں نام نہ رکھا
جب فوج بونا پارٹ کی وہاں گذری وہ مارے سردی کے تباہ ہو گئی اور دیہاتیوں
نے اونکے اسباب کو لوٹا اور قتل کیا اس ترکیب سے قریب کئی لاکھ آدمی بونا پارٹ
کے مارے گئے اب غور کرنا چاہیے کہ اگر بونا پارٹ اسقدر گوارہ کرتا کہ
شاہ روس کو اپنی حکومت سے آزاد رہنے دیتا تو یہہ غضب اور حادثہ کیوں
واقع ہوتا آخر نتیجہ اس مہم اور زیادتی بلند نظری کا یہہ ہوا کہ شاہنشاہ بونا پارٹ
خود معہ باقی فوج اپنے ملک ویران روس میں سے بھاگ گیا اور بہزار دشواری سے وہ
اپنے ملک فرانس میں پہنچا لیکن باوجود اس دقت اور خواری کے پھر بھی اوسنے اپنی بلند
نظری کو جاری کیا اور لڑتا رہا اور اکثر بادشاہوں اور سلطنتوں کو اوسنے خاک
میں ملا دیا حقیقت یہہ ہے کہ اس شاہنشاہ بونا پارٹ کے برابر بہادر اور نامی
شاہنشاہ آج تک کوئی ملک فرنگستان میں نہیں ہوا ہے لیکن کیسا ہی کوئی شخص
بہادر یا اچھا ہو پھر بھی یہہ دنیا ایسی ہے کہ کسیکو ایک طرح پر نہیں رہنے دیتی ہے
اور ہمیشہ اسمیں انقلاب ہوتا رہتا ہے آخر کو وہ شاہنشاہ مذکور انگریزوں سے
لڑا اور شکست پائی اور انگریزوں نے اوسے قید کیا اور وہ بعد چند برس کے
قید ہی میں مر گیا اب اسمقام پر ذرا عقل کو کار فرما چاہیے کہ کسقدر خلقت خدا

کی کو اور خود بلند نظر شخص کو نقصان پہنچ سکتا ہی حاصل کلام کا ہمارا یہہ
ہے کہ خواہ غریب یا امیر کوئی شخص ہو اوسے درجہ اعتدال سے زیادہ کوئی
بات نکرنی چاہیے ورنہ بیشک انجام اوسکا برا ہوگا ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

کفایت شعاری

آدمی روز ولادت سے روز وفات تک اپنے قوا اور ہوش حواس مین ہمیشہ صحیح اور
سالم نہین رہتا ایام طفلی مین وہ محض بیکس ہوتا ہی اندنو نمین وہ اور لوگونکی محنت سے
پرورش پاتا ہے اور بعد گذرجانے جوانی کے اوسکے اعضا کمزور ہونے لگتے ہین اور
یہانتک نوبت پہنچتی ہے کہ اوس سے ذرا بھی محنت نہین ہوسکتی اس زمانہ مین اگر اوسکے
پاس سرمایہ نہو تو ضرور ہے کہ وہ اپنی اولاد پر واسطے پرورش کے بھروسا کرے اسوقت
وہ بالکل اونکے رحم مین ہوگا اور جسطرح وہ اوس سے پیش اوینگے وہ اوسے سہنا پڑیگا
کیا خوب بات ہو اگر وہ اپنی ایام جوانی مین کفایت پر نظر رکہے اور اپنی آمدنی سے
پس انداز رکہتا جاوے تاکہ ایام پیری مین کسیکا محتاج نہو اگر ایک آدمی جتنی کہ آمدنی
ہو اوتنا ہی خرچ کرے تو اوسکے پاس سر کر کچہہ نہین بچیگا اور یہہ حال ہوگا کہ جب تک
اوسکے ہات پیر چلتے رہینگے تب تک وہ تو روٹی کما کہا ویگا لیکن بڑہاپے مین نوبت
گدائی کی پہنچیگی اور اوسوقت طبیعت کو کتنا کچہہ رنج حاصل ہوگا بعض وقت ایسا
دیکہنے مین آتا ہی کہ اکثر اولاد ناخلف نکلتی ہی اور اپنے بزرگون کے پرورش اور نازبرداری

بہت بیزاری اور حقارت کے ساتھ کرتی ہی ایسی صورت مین بے سرمایہ والے بزرگون کو
اپنی اولاد ناخلف کے مدارات سے کتنا کچھ رنج حاصل ہوگا اور اپنی پہلی کی فضول خرچی پر
کتنا افسوس آویگا اس ملک مین اکثر اہل قلم کا یہہ دستور ہی کہ اپنے صاحب بہی خوب
کہ ساری عمر نوکری کرتے رہین لیکن دیکھنا چاہی کہ یہہ کیا ہو تو فی نی نوکری بہی
ایک قسم کی غلامی ہی آدمی ایام خدمت گذار مین بالکل خاوند کی مرضی پر رہتا ہی
اوسے سر طور کی ازادی نہین حاصل ہوتی اور تمام عمر ایک شخص کا غلام رہنا
بڑے خسارے ہی اس غلامی سے جہان تک ہوسکے جلد رہائی پائی جاوے آدمی
کو یہہ نہین خیال کرنا چاہیے کہ اپنی ساری عمر عزیز کو غلامی مین بسر کردون اور
یہہ بہی خیال کرنا چاہیے کہ انسان کے ذمہ اور بہی بہت سے کام ہین جنکا کرنا باعث
نجات عقبی اور نیکنامی اور خورمی اپنی ذات کے ہوتی ہے لیکن اگر وہ ہمیشہ
روٹی کے فکر مین پڑا رہے تو ان باتون کیطرف بہت توجہ نہین کر سکتا اس
صورت مین اوسے چاہیے کہ اول عمر مین بہت محنت کرے اور اپنے اخراجات مین
کفایت کرے تاکہ جلد اسکے پاس سرمایہ جمع ہوجاوے اور وہ نوکری کی غلامی سے
آزاد ہوکر اپنے دل اور توجہ کو اور عمدہ کامون کیطرف مصروف کرے اور اپنی
باقی حیات کو عبادت معبود اور فایدہ رسانی خلق مین جو بڑی خدا پرستی ہے صرف کرے
واضح ہو کہ غرض ہماری کفایت شعاری کنجوسی نہین ہے کنجوسی ایک قسم کی
برائی ہے اور کفایت شعاری ایک قسم کی نیکی کفایت سے ہماری غرض یہہ ہے کہ جتنا

مال صرف کرنی کی ضرورت ہو اتنا ہی صرف کرین اوس سے کم اور نہ زیادہ اپنے
کامون کو ایسے طور پر انجام دینا چاہئے کہ جہان تک ممکن ہو تھوڑے خرچ کرنے
سے بہت فایدہ حاصل ہو اگر ایک آدمی چار گرہ کپڑی کے واسطے اپنا انگرکھا
تنگ کر ڈالے وہ اتنا ہی بیوقوف ہے جتنا کہ وہ شخص جو چار گرہ زیادہ چہید ڈالے
اور اوسے خراب کر ڈالتا ہی اکثر اس دنیا کے آدمی سمجھتے ہین کہ فضول خرچ خوب
ہی اوسکی خوب نیت یہ ہے وہ ایسا فیاض ہی کہ اوسکے نزدیک سینکڑون روپیہ کچھ قدر
نہین رکھتے وہ یہہ بہی کہا کرتے ہین کہ ایسے لوگون کے سبب سے بہت آدمی پرورش پاتے
ہین خلاف اوسکے فلانا تو بڑا کنجوس ہے وہ تو کوڑی کوڑی جمع کرتا ہی اوسکے کمانے
سے کسکو فایدہ ہوتا ہے دیکھنا چاہئے کہ یہہ کیسی غلط اور قیاسی باتین ہین فضول
خرچ کے مال سے بہت تھوڑے آدمیونکو فایدہ ہوتا ہی وہ تو اپنے روپیہ کو
بیکار کامون مین ضایع کرتا ہی اوسکے سرمایہ چند سست اور کم محنتی آدمی پرورش
پاتے ہین لیکن خلاف اسکے کفایت شعار آدمی کے مال سے بیچارہ محنتی اور
نیک نیت مزدورونکو فایدہ ہوتا ہے کیونکہ کفایت شعار آدمی اپنے روپیہ کو
صندوقون مین نہین بند کرکے رکہیگا وہ یا تو اپنے آپ کسی کام مین لگا دیگا یا کسی کارخانہ
والے یا کسی محنتی آدمی کو قرض دیگا جس سے وہ بہت مزدور اوسکے مال
سے روٹی کما کھا دینگے اگرچہ نظر غور سے دیکھین تو فضول خرچی مین بہت سے
نقصان ہین فضول خرچ آدمی اپنا مال بیفایدہ کامونمین صرف کرتا ہی وہ

اپنے وسیلے سے راحت و آرام کو کہوتا ہی اور بیچارہ محنتی مزدوروں کی روٹی کماکہانے کے اسباب کو خراب کر ڈالتا ہی فضول خرچ آخر کار مفلس ہو جاتا ہے اسکے نیک نامی جاتی رہتی ہے اور سب کے نزدیک ذلیل اور خوار ہو جاتا ہے اوسکی اولاد با سایش پرورش اور تربیت نہین پاتے اوسکے گہر مین بڑی بے بندوبستی ہو جاتی ہے اور سارا گہر ایک تماشا گاہ افلاس اور بدبختی کا ہو جاتا ہی اپنے لوگون کے حال کے دیکہنے سے جو اپنے روپیہ کو بسبب ضعیف العقل کے اخراجات فضول مین خرچ کرتے ہین اور اخیر کو مفلس ہو جاتے ہین کتنا رحم آتا ہی جب ایک شخص بسبب فضول خرچی کے مفلس ہو جاویگا وہ یا تو گدائی کریگا یا چوری ہر دو صورت مین اسے بدنامی حاصل ہوگی اور وہ اپنے ہمسرون کے آنکہہ مین بے وقار ہو جاویگا جب فضول خرچون پر افلاس آجاتا ہی تو اونکی تمام خام خیالیان جاتی رہتی ہین اور قواین ایسے لوگونکو مدرسہ مفلسی مین بسبب دیگر سبق کفایت شعاری سکہاتے ہین ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

بیان اعتدال کے فواید کا

یہہ مقولہ ایک یونانی حکیم کا کہ اعتدال سب چیزون سے بہتر ہے مدت سے ایک عقیدہ عام تصور کیا گیا ہی اور وہ دنیا کی تمام باتون کے شان مین صادق آتا ہے تجربہ تمام زمانونکا ممد اس امر کا ہوا ہے کہ کسی شے سے کیسی ہی خوش آیندہ

اور دلفریب ہووے سوے خاص صورتون اور حدود معینہ کے اونکے ساتھہ
فایدہ اور بہرہ نہین لیا جاتا یعنی جب تک کہ انسان ان حدود مین فایدہ اوٹھاویگا
تب تک وہ محفوظ اور امن ہوگا اور جہان اوس سے آگے بڑہیگا وہین وہ
نقصان اور تکلیف کا مورد ہوویگا وہ فواید بہی جو قدرت کی طرف سے حاصل
ہین اور جنکے برابر کوئی فایدہ پایدار نہین ہو سکتا در صورت زیادہ ہونے کے
نقطہ اعتدال سے باعث رنج و ملال اوس شخص کے ہوتے ہین جسکو وہ حاصل ہین
تندرستی اور چالاکی اور صحت بدن واسطے حاصل کرنے آرام اور ادا کرنے فرایض
کے بہت ضروری ہین لیکن یہہ بہی فواید بعض اوقات ان لوگون کو موجب آرام
کے نہین ہوتے ہین جنکو وہ بدرجہ کمال اور زیادہ اعتدال سے حاصل ہین وہ لوگ
جو بیمارون کو اکثر دیکہتے ہین اس بات کو یاد رکہینگے کہ بیماری ان لوگون کو اکثر حاصل
ہوتی ہے جو اپنی طاقت اور صحت بدن پر تکیہ کرکر غیر معتدل باتین ظہور مین لاتے
ہین مثلاً خوراک واسطے حیات اور آرام انسان کے ضروری ہے لیکن اگر اسکو
بہت زیادہ استعمال مین لاوین تو وہ باعث نفرت اور نقصان کمال کا ہوویگی
اور ایسے حاصل ہونے فواید کے اوس سے بیماری اور رنج پیدا ہونگے اس مقام پر مجکو
ایک نقل یاد ہے اور ایسے فواید اعتدال کے خوب معلوم ہوتے ہین جس زمانہ مین
کہ ہندوستان مین خشک سالی کا بڑا غلبہ تہا اور اسکے میدان بسبب تمازت آفتاب
اور احتیاج آب کے گرمی دوزخ سے یاد دلاتی تہی دو دہقان سے رشید و حمید

اپنے کہیتون کے سرحد پر کہڑے تہے اور اونکے گرد گروہ بہوشیون کے زیادتی تشنگی
سے ہانپ رہے تہے اس حالت تکلیف کمال مین انہون نے جناب باری مین پانی کے
درخواست کی ناگاہ ہوا جو پیشتر شعلہ آتش کا حکم رکہتی تہی سرد ہوگئی اور جانورون
نے چہچہہ شروع کیا اور ہر ایک ہیتی اپنی اپنی بولی بولنے لگا ایسے تغیرات غیر
متوقعہ سے متعجب اور متحیر ہوکر رشید اور حمید ہر چہار طرف دیکہنے لگے اور انکی
نگاہ ایک قد آور وجود پر پڑی جو نزدیک کے گہاٹی مین ہوکر انکے نزدیک آتا
تہا بر وقت قریب آنے اس شخص کے انکے بدن مین رعشہ پڑگیا اور وہ چاہتے
تہے کہ یہان سے کسی اور طرف چلے جاوین کہ اس حالمین شخص مذکور نے باواز نرم کہا کہ
اے پیدایش خاک کی مجکو چہوڑ کر راہ فرار نکرو کیونکہ مین تمہے بخشش کرنے آیا ہون
جسے تم سب نے بیوقوفی کے فایدہ نہین اوٹہاتے تمنے درخواست پانی کی کی ہے
اور مین تمکو پانی دونگا اب تم مجہے بتلاو کہ کتنی مقدار سے تم راضی ہوگے
غور و تامل سے درخواست کرو اور خیال کرو کہ بر وقت حاصل ہونے کسی شے کے
اوسکی زیادتی سے ویسے ہی نقصان نکلتے ہین جیسے کہ اوسکی احتیاج سے جس
حالمین کہ تمکو تکلیف تشنگی کی یاد ہے تم نقصان حبس دم کے جو بر وقت زیادتی
پانی کے ظہور مین آتی ہے صفحہ دل سے فراموش نکرو حمید تو مجکو اپنی خواہش سے واقف کر
ابکے حمید نے جواب دیا اے مہربان اور رحیم وجود تو مجکو واسطے اس سیر شکمی اور سیرابی
جو مجہہ عاید ہے معاف کر اور میرے درخواست قبول مین درخواست ایک چشمہ کے

کرتا ہون جو ایام گرما مین خشک نہو اور ایام سرما مین وہ طغیانی نلاوے مہربان
وجود نے اسکی استدعا قبول کی اور ایک درانتی سے جو اوسکے ہاتہہ مین تہی پہاڑ کے پاون
کے نزدیک زمین کہودی اور وہان سے ایک چشمہ نکل آیا اور اوسکے سبب سے اردگرد کے
زمین مین ہریالی اگگئی اور گلہا متنوع از سرنو خوشبو دینے لگے اشجار نے لباس
زمردین برگ پہنا اور گروہ مواشی نے اپنی تشنگی رفع کی بعد ازین رشید کی طرف متوجہ
ہوکر اوسنے کہا کہ اب تو اپنی درخواست پیش کر اس سادہ لوح بیخبر نے عرض کی
آپ میری زمین مین دریاے گنگ کو بیچ تمام جانورون کے جو اسمین رہتے ہین لادیں
اونکے گوشت زد ہونے سے حمید نے اپنی درخواست پر لعنت کی اور دلمین پوشیدہ
رنج کہا کر کہا کہ کیون مینے ایسی نعمت عظمی نہین طلب کی اور اپنی تئین ایسی برکت نا شناسا
سے محروم کیا وہ اسی خیال ہی مین تہا کہ وجود مہربان نے کہا کہ اے بیفکر ادمی وقت
ادمی ہر بات سمجہہ کر کہہ اور حد اعتدال سے نگذر وہ سے جتنے تو فایدہ نہین حاصل کر سکتا
تیرے حق مین کسی کام کی نہین ہے اور تیری احتیاج حمید کی ضرورت سے کیونکر زیادہ
ہوگئی رشید نے فواید کثیرہ سے جو اوسکو دریاے گنگ سے حاصل ہوتی خوش ہوکر اور
یہہ خیال کرکر کہ میری سامنے حمید کیسا غریب اور ناچیز ہوگا پہر وہی درخواست کی
یہہ سنکر وجود مہربان دریا کیطرف گیا اور دونو دہقان منتظر رہے حسب حالمین کہ
رشید نے ہمسایہ کے حال کو نظر حقارت دیکہہ رہا تہا اور اوسکے کم حوصلگی پر
لعن و نفرین کرتا تہا انہون نے یکایک اواز دریا کی شور کی سنی اور دیکہا کہ گنگ نے

کنارہ دنکو کاٹ کر انکی طرف آتا ہے رشید کی کہیتیون مین طغیانی پانی کی ہو گئی اور
تمام اوسکے مکانات بسبب صدمات آب کے منہدم ہو گئے اوسکے مویشی غرق اور
وہ خود پامال امواج ہوکر ایک مگرمچھہ کا لقمہ ہوا اور داغ حصول فواید کا
جو اسنے اپنی درخوست مین چہی تہی دل پر رکہکر راہی ملک عدم ہوا

فواید نیکنامی کے بیان مین

واضح ہو کہ جو آدمی عزت اور دولت حاصل کرنے کی ارزو رکہتے ہون اونپر
فقط یہی بات لازم نہین ہے کہ اونمین چالاکی اور علم ہو بلکہ جسقدر یہہ
باتین ضرور ہین اوسیقدر یہہ بہی ضرور ہے کہ وہ نیک نام ہون اور اس کا
باعث یہہ ہی کہ گو انسان کیسا ہی بد اور کمینہ ہو پہر بہی اوسکے دلمین ایک
محبت اور ادب واسطے نیکی کے ہوتا ہی کیسا ہی برا آدمی ہو پہر بہی وہ اپنے
کاروبار مین ویسے آدمی کا اعتبار اور اعتماد کریگا جو نیکنام ہے یعنے جسکی
خصلت پر ابتک کوئی داغ بدنامی کا نہین لگا ہی مثلاً جسوقت ہم کسی
عطار یا حکیم یا صلاح کار یا وکیل کے خواہشمند ہوتے ہین ہم ہمیشہ اوسکی
خصلت کو اول دریافت کرتے ہین اور جو آدمی ان پیشو مین نہایت نیکنام
مشہور ہوتا ہے اوسی پر اعتبار کرتے ہین جیسے سوداگر سے ہم کچھہ شے
خریدتے ہین ہم ہمیشہ اول اوسکی خصلت کو دیکھتے ہین اور بعد ازان اوس سے

معاملہ کرتے ہیں الغرض نیکنامی سقدر مفید اور ضرور ہے کہ جو شخص کسی آدمی کو نوکر
رکھا چاہتا ہے وہ ہمیشہ یہہ پوچھا کرتا ہی کہ تیرے پاس کوئی نیکنامی کی چٹھی یا پروانہ
ہی یا نہیں اور تو نے کہیں اور بھی نوکری کی ہی یا نہیں پس جب یہہ ضرورت واسطے
نیکنامی کے ہی تو لازم ہی کہ ہر آدمی اپنی نیکنامی کے حاصل کرنے میں کوشش
کرے اور کبھی کوئی ایسا کام نکرے کہ اوس سے کوئی داغ بدخصلتی کا لگے کیونکہ
جب ایکدفع کسی آدمی کی برائی مشہور ہو جاتی ہی تو پہر اوسکا دور کرنا نہایت مشکل
ہوتا ہی یہانتک کہ ایک کام کرنے سے جو بدنامی حاصل ہوتی ہی وہ ہزار
نیک کام کرنے سے نہیں مٹتی ہی اکثر لڑکے ایسے ہیں کہ وہ اوروں کی برائی مشہور
کرنے میں بہت خوشی حاصل کرتے ہیں تو معلوم ہوا کہ اس باعث سے برے کام
زیادہ مشہور ہو جاتے ہیں بہ نسبت اچھے کاموں کے لڑکے جنکی خصلت ابتک
کچھ مقرر نہیں ہوئی ہے یعنی ابتک نہ تو برے اور نہ اچھے مشہور ہیں اونہیں
لازم ہے کہ ایسے کام کریں کہ وہ نیکنام مشہور ہو جاویں لڑکوں کو یہہ
خیال نکرنا چاہئے کہ ہمارے افعال کو ہماری طفولیت کا خیال کرکے آدمی معاف
کر دینگے یہہ خیال اونکا نہایت خام اور غلط ہی اونکو خیال رکھنا چاہئے کہ
جب ایکدفع بدنامی حاصل ہوتی ہی تو اوسکا دور ہونا بعد ازاں قریب قریب
غیر ممکن ہو جاتا ہے یہہ قاعدہ کہ ہمیشہ مشاہدہ کیا جاتا ہی کہ جو آدمی نیک کام
کرتے ہیں انکا کوئی خیال نہیں کرتا اور یہہ کم ہوتا ہی کہ اونکے افعال نیک کا

ذکر زبان پر آتا ہے لیکن جہان کوئی برا کام کسی آدمی سے سرزد ہوتا ہے تو تمام اوسکے ہمسر اور جان پہچان اور لوگ اوسکا چرچہ کرتے ہین پس اسے معلوم ہوا کہ ہر انسان کو ہمیشہ ایسی بات کرنی چاہیے جس سے وہ نیک کام ہو جاوے

اچھی تربیت کے فوائد کے بیان مین

واضح ہو کہ اچھی تربیت سے فقط یہہ مراد نہین ہے کہ آدمی لکھنا اور پڑھنا خط وغیرہ کا سیکھے بلکہ اوس سے مراد وہ عقل اور شعور اور استعداد ہے جو بسبب تحصیل کتب فاضلون اور حکماء سے اور صحبت عاقلون اور عالمون کے سے حاصل ہوتی ہے پس جبکہ یہہ مراد ہوئی تربیت سے تو جو آدمی اپنے تئین جاہل اور ناخواندون سے بہتر گنا جایا چاہے اوسے لازم ہے کہ حاصل کرنے اچھی تربیت مین کوشش کرے اگر اس دنیا مین ہم خلقت کو مشاہدہ کرین تو ہمین یہہ بات دریافت ہوگی کہ گو اچھی تربیت یافتونکو دولت حاصل نہو لیکن اس مین شک نہین کہ انکی ہر جا عزت اور تعظیم کی جاویگی جو آدمی اوس سے کلام کریگا اوسکی خوش اخلاقی اور علمیت دیکھکر اوس سے بہت خوش ہوگا اور اوسکی صحبت کے آرزومند ہوگا خلاف اسکے جو آدمی جاہل مطلق اور ناتربیت یافتہ ہوتے ہین اونکے کلام اور حرکات ایسے ہوتے ہین کہ اونسے آدمی نفرت کرنے لگتا ہے اور جہان ایسے شخص جاتے ہین کوئی اونکی تواضع نہین کرتا ہے بلکہ اونکے بیٹھنے سے بھی خوا

نہیں ہوتی ہے حقیقت یہہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے سب انسان کو تھوڑی بہت عقل اور
تمیز دی ہے لیکن بعض کو اچھی تربیت ملی ہے اور بعض کو بالکل تربیت نہیں ہوتی ہے
اس باعث سے انمیں اختلاف پڑجاتا ہے ایک آدمی منشی ہے اور ایک جیسا ہے
میں ان دونوں میں فقط فرق یہہ ہے کہ ایک انمیں سے تربیت یافتہ اور دوسرا
ناتربیت یافتہ ہے عقل جب انمیں پائی جاتی ہے وہ مانند ایک پتھر سنگ مرمر
کی ہے جو کان میں پیدا ہوتا ہے اور وہ دبا ہوا ہے اور تربیت مانند اوس کاریگر کی ہے
جو پتھر کو نکال کے صاف اور درست کیا کرتا ہے جب تک سنگ مرمر کو
کاریگر مذکور کان میں سے نکال کے صاف نہیں کرتا ہے جب تک خوبصورتی اور
رونق سنگ مرمر کی کہاں ظاہر ہوتی ہے اسیطرح سے جب تک کہ ایک آدمی کو تربیت
نہیں ہوتی ہے اوسوقت تک عقل اور صفات جبلی جو الله تعالیٰ نے اوسے
بخشی ہیں ظاہر نہیں ہوتی ہیں ممکن ہے کہ ہزارہا گنوار اور دیہاتی ایسے گذرے
ہوں گے کہ انکو خدا تعالیٰ نے اسیقدر ذہن اور عقل بخشی ہو جیسیکہ حکیم ارسطو کو
حاصل تھی لیکن کوئی پوچھے کیوں ارسطو تو نامی حکیم ہوا اور گنوار
مذکور حالت جہالت ہی میں مرگئے اور نام نشان بھی نہیں اسکا جواب فقط یہہ ہے
کہ ارسطو کو تربیت ہوئی تھی اور انکو نہیں ہوئی ارسطو نے کتب اور تصنیفات
حکمائے گذشتہ کو ملاحظہ کیا اور گنوار مذکور کشت کاری سے کرتے مرگئے اگر
مانند ارسطو کی انکو بھی قابو واسطے تحصیل کتب وغیرہ کے ہوتا تو شاید گنوار

ارسطو نے بہی سبقت لیجانے ایک ساعر نے سچ کہا ہی کہ گنوارون اور غریبون کے
ذہن اور عقل سے کون آگاہ ہوتا ہے وہ مانند اون جواہرات کی ہین جو اتہ سمندر
کے پڑے ہوئے ہین اور انسان کی نگاہ سے پوشیدہ ہین یا وہ مانند اون
خوشبودار پہولون کی ہین جو دشت لق و دق مین شگفتہ ہین اونکی خوشبو کو کون
سونگہتا ہی تربیت ایک ایسی شے ہی کہ وہ ورثہ مین نہین حاصل ہوتی ہی یعنی
یہہ بات غیر ممکن ہے کہ اگر باپ تربیت یافتہ ہو تو بالضرور اوسکا بیٹا بہی تربیت یافتہ
ہی ہو یہانتک یہہ بات ہر انسان پر فرض ہے کہ اچہی تربیت پانے مین کوشش
بلیغ کرے اور اسمین تغافل اور کاہلی کو جانے نہ دیوے اہل یونان تربیت کے
فواید سے بہت آگاہ تہے وہ اپنے بچون اور خوردون کو اچہی طرح سے تربیت
کرنے مین ہمیشہ کوشش کرتے تہے چنانچہ بادشاہ فیلقوس نے جو باپ شہنشاہ
سکندر رومی کا تہا اپنے لڑکے شہنشاہ یعنی سکندر کے واسطے تربیت کو
ارسطو کو مقرر کیا اور فی الحقیقت جیسی تربیت سکندر نے اس حکیم اعظم
سے حاصل پائی تہی وہ سب پر روشن ہے اس سارے مضمون سے یہہ غرض ہے
کہ یہہ بات آدمیون پر فرض ہے کہ اپنے لڑکون اور بچون کو خوب اچہی طرح سے
تربیت کرین اور انہین سب علوم سکہا دین اور کرنے اس ترکیب سے
آیندہ کو بہت فایدہ ہوگا

استقلال

استقلال ایک بات پر قایم رہنے اور دقت اور مشکلات کو گوارا کرکے اوس بات
کی پیروی مین جاری رہنے کو کہتے ہین واضح ہو کہ بہت سی نیکیونمین سے بعض نیکیان
بزرگ تر بہ نسبت باقیون کے ہین پس ان بزرگ نیکیونمین سے استقلال بھی ایک ہے
فایدے جو اس نیکی سے انسان کے واسطے نکلتے ہین بے شمار ہین وہ بہت خاص ہین
کوئی بات بغیر استقلال کے اچھی طرح سے عمل مین نہین آسکتی ہے یعنے ہر بات کے
عمل مین لانے مین تھوڑا بہت استقلال ضرور ہے اکثر آدمی چاہتے ہین کہ تحصیل کرنا
علوم کا اونکے واسطے بہت مفید ہے اور انکے تئین آرزو یہہ ہوتی ہے کہ کسیطرح
وے علوم حاصل کرلین واضح ہو کہ اچھا یہہ بات ہمنے مان لی ہے کہ ان سب
آدمیونکو قابو واسطے تحصیل علوم کی حاصل ہے یعنے جو سرانجام واسطے تحصیل علم
کے ضرور ہین وے تمام سب موجود ہین لیکن ان آدمیونمین سے ایسے بہت کم ہوتے ہین
جو اپنی مراد کو پہنچتے ہین پس ہم اب پوچھتے ہین کہ اسکا کیا باعث ہے یہہ عجب بات
ہے کہ سب آدمی ایک شی کو حاصل کیا چاہتے ہین اور سبھونکو اوسکے حاصل کرنیکا
قابو مساوی ہے اور پھر بعض تو اپنی مراد کو حاصل کرتے ہین اور اکثر اونمین نا امید ہوکر
بیٹھ رہتے ہین تجربہ اور غور سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا باعث یہہ ہے کہ اونمین جو اپنی
مراد کو پہنچتے ہین استقلال ہوتا ہے اور اونمین جو نا امید ہوتے ہین وہ نہین ہوتا ہے
جیسا حال تحصیل علم کا ہے ویسا ہی حال ہر قسم کے حصول کا ہے یعنے جو ازروے
کوشش پر موقوف ہے وہ بغیر استقلال کے ہرگز نہین حاصل ہوتی ہے

ایک بہت خوب مثال اس بات کی کہ بذریعہ استقلال کے آدمی کیا کیا کام کرسکتا ہی
یہہ ہے کہ ایک شخص بنام دیموستھینیز رہنے والا شہر اسفینہ کا کہ دار الخلافہ ملک
یونان کا ہی تہا اور اوسمین یہہ ایک عیب تہا کہ اوسکی زبان ذرا تتلاتی تہی اور کچہہ
اوسکا حافظہ بہی اچہا نہین تہا اس شخص نے یہہ ارادہ کیا کہ کسیطرح سے علم کلام
یعنے فن فصاحت اور بلاغت سیکہے یہانتک کہ اسقدر قوت پیدا کیجئے کہ جب وہ تقریر
کرے وہ ان سب سننے والے اوسکی طرف متوجہ ہو جائین آپ غور کرنا چاہتے ہیں کہ ایک تتلا
آدمی اسقدر خوش تقریری کیونکر حاصل کرسکتا ہی لیکن اوسکے اوسمین استقلال بدرجہ
کمال تہا اوسنے اتنی دستگاہ اس فن مین پیدا کی کہ اوسسے آج تک بادشاہ اس
فن کا کہتے ہین اور صحیح ہو کہ فیلقوس جو باپ بادشاہ سکندر رومی کا تہا ملک یونان کو
اپنے قبضہ مین لایا چاہتا لیکن فصیح مذکور نے ایسی ایسی تقریرین سامنے رعایا شہر
اسفینہ کے کین کہ انہون نے فیلقوس کے مقابلہ کرنیکا ارادہ کیا چنانچہ وہ بادشاہ مذکور
سے لڑے گو آخرکار انہون نے شکست کہائی جو وقت جنگ کے بہی استقلال سے
کام نکلتا ہی وہ کسی اور شئے سے کم نکلتا ہی اور یہہ بات سب پر روشن ہے کہ گہبرا جانا
نشان شکست کا ہوتا ہی اور فی الحقیقت سپاہی وہ ہی جو جنگ کا بالکل بیفکر
لڑا کرے اور نہین وہ جو بہت سی غل مچاکر اور بہت سی جلدی کرکے اور
گہبراکے کسی دشمن کو زیر کیا چاہتے ہین وہ کم اپنے مقصد کو پہنچتے ہین فقط

درباب تحصیل علم کے

چھوٹی عمر اچھا زمانہ واسطے تحصیل علم کے ہی ۞ اس زمانہ مین قوۃ عقلی اور جسمی
سب تحصیح ہوتی ہین اسوقت مین آدمی بہت محنت کرسکتا ہی اور اوسکی دل پر ان سچی
باتونکا جو وہ سوچتا ہی یا پڑہتا ہے بہت اثر ہوتا ہی ۞ اگر ہم اس زمانہ مین
علم تحصیل کر لین تو ہم یہہ امید کرسکتے ہین کہ ہم ایک وقت مین اپنی محنت اور علم
کے ثمرہ سے مستفید ہوسکینگے ۞ علاوہ اوسکے ایام خوردسالی مین انکا دل
افکار دنیوی سے نسبت اور زمانہ کے زیادہ آزاد ہوتا ہی اور اسی وجہ سے اسوقت ہم
تحصیل علم کی طرف بہت متوجہ ہوسکتے ہین ۞ خلاف اسکے اگر ایام خوردسالی کو
کھیل کود مین ضایع کرین اور جوانی مین اپنے احتیاج علم کی پاکر اوسکا حاصل
کرنا چاہین تو ہم فی الواقع اوس کسان سے مشابہ ہین جو فصل کی سیر بات یاد کرتا ہے
کر بیٹھے بیج بونے کے وقت کو ضایع کیا ہی اور جسوقت کہ اور لوگ فصل کاٹ کر
ذخیرہ جمع کرتے ہین تو اوسوقت وہ بیج بونے جاتا ہے شاید اوسکے کھیت مین کچھ
سبزی نمود کر آئے اور کچھ عرصہ کے لئے ناج پڑتے بھی لگے لیکن افسوس ہے کہ
ناج پکنے نہ پائے سے پہلے موسم سردی کا نمودار ہو جاتا ہی اور پالا اور سرد ہوا
اوسکو خراب اور برباد کر ڈالتی ہین ۞ ایسا ہی حال اوس شخص کا ہی جو چھوٹی
عمر مین خواب غفلت مین پڑا رہتا ہی اور تحصیل علم جوانی مین شروع کرتا ہے
۞ ہمنے یہہ بات فرض کیکہ اوسے تفکرات دنیوی بہت تھوڑے ہین اور اسکے
تحصیل علم کیواسطے بہت فرصت لیکن اس سے کیا فایدہ ہی چند اس بات کے

کہ اوسی علم مین اتنا سرمایہ حاصل ہوجاے کہ وہ اوس سے مزہ لینے لگے اسکا سر
سفید ہوجاتا ہی اوسکی بصارت گھٹ جاتی ہی اوسکا حافظہ زایل ہوجاتا ہے
اور اسکو یا نو راحت کا قبر مین دراز کرتا ہے ؛ اگر اوسکو تفکرات دنیوی سے
بہت فراغت نہو اور علم کی طرف توجہ نکرسکے تو اوسکی اور بھی زیادہ خراب
حالت ہوگی کیونکہ جب کبھی وہ اپنے اون ہمعمرون کے سامنے ہوگا جنہون نے
اپنی عمر عزیز وسالی کو تحصیل علم مین صرف کیا ہی تو اوسے ندامت اور شرمندگی
اوٹھانی پڑے گی اور اوسکی پیشانی اکثر عرق خجالت سے تر ہوجایگی ؛ وہ تربیت
یافتہ لوگون کے روبرو بدین لحاظ کہ شاید اوسکی جہالت ظاہر ہوجاے کلام
نہین کرسکیگا ؛ جاہل آدمی خواہ امیر ہوجاوے یا غریب دو صورت مین اسکی
حالت سے کسیکو رشک نہین آتا ہے کیونکہ صورت اولے مین وہ امیرون کی
محفل مین بار پاتا ہی اور وہان روبرو صاحب علم اور ذہی استعداد آدمیون کے
اسکی جہالت خوب روشن ہوجاتی ہی جب صاحب دول بیوقوف ہوتا ہی تو اوسکا
حال خاص عام پر خوب ظاہر ہوجاتا ہی جیسکہ شعلہ مشعل کا جب وہ بلندی پر
ہو بہت روشن اور دور تک معلوم ہوتا ہی بہ نسبت اوسکے جب کہ وہ
زمین پر ہو ؛ اور صورت ثانی مین اگر اوسکا مال جاتا رہے اور اوسکے
دوست اوس سے الگ ہوجاوین تو وہ بیچارہ جاہل مذہب اور حکمت سے
کیا تسلی اور تشفی پاسکتا ہے وہ تو اون دونو کی اول کی باتون سے بھی نہین

واقف ہوتا ہی وہ مثل ایسی ایک مسافر بحری کی ہے جسکے پاس نہ تو قطب نما ہی
اور نہ جسکے پاس کوئی ایسا وسیلہ نہین ہے کہ وہ اپنی حالت کو بہتر کرے
اور اپنے دلکو تشفی اور تسلی دے سکے ۞ پس ہر آدمی کو خبردار ہونا چاہیے
کہ ایام طفولیت مین جب سے قع سی بدل ادرجات تحصیل علم مین ساعی ہوتا کہ ایام
جوانی مین شایان عزت حاصل کر سکے اور آپ بھی اپنی محنت سے فایدہ اوٹھاوے
اور اور لوگونکے فایدہ رسانی کا باعث ہوجاوے اوسکو چاہیے کہ اگر کوئی مشکل
پیش اوے تو وہ اوس سے بے عزم نہ ہوجاوے اور کثرت محنت سے نہ گھبراوے
آہستہ آہستہ تمام مشکلین جاتی رہینگی اور سخت اور خاردار رستہ تحصیل علم کا
آخر کار مانند صحرے شاداب اور سرسبز کی اور مثل باغچہ مملو اثمار لذیذ
کے ہوجاویگا ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

غرور

غرور ایک ایسی شی ہے کہ اوس سے کوئی انسان خالی نہین یہہ بات انسان کی
ماہیت مین داخل ہے کہ وہ اپنی ذات کی طرفداری کیا کرتا ہی اور اسی طرفداری سے
غرور بھی پیدا ہوتا ہے لیکن نقصان جو غرور سے پیدا ہوتے ہین اونمین سے بڑا نقصان
یہہ ہی کہ ایک مغرور آدمی کے سب آدمی دشمن ہو جاتے ہین کیونکہ خاصہ غرور
آدمی کا یہہ ہے کہ اوسکو برابری نہین پسند آتی یعنے جو شخص اوس سے برابری کا
دعوے کرتا ہی اوس سے وہ بُرے طرح سے پیش آتا ہی اور از بسکہ ایک غرور

آدمی سے ساری خلقت کو کچھہ غرض نہین ہوتی ہے تو تمام خلقت بسبب اوسکے غرور
کے اوسکو ناپسند کرنے لگتی ہے اور اونکی بڑی آرزو یہہ ہوتی ہے کہ کسیطور سے
مغرور آدمی کی ہتک ہو علاوہ ازین ایک نقصان یہہ ہے کہ مغرور آدمی کی
خودبینی کے سبب اوسسے سب خلقت دور رہا چاہتی اور بسبب غرور کے کسی
کو کمینی اوس سے نہین ہو سکیگی پس وہ بیکار اور نکما ہوگا جب وہ کسی رنج مین گرفتار
ہوگا اوسکا ہمدرد اور غمخوار کوئی نہوگا اوسکو کسی مجلس مین جاکر خاطرخواہ خوشی حاصل
نہوگی کیونکہ وہ ہر جا اپنی بزرگی ظاہر کیا چاہتا ہے اور جہان کوئی اوسکی تکریم نکریگا
وہ بیشک رنجیدہ ہوگا ایسے شخص سے برابر کی دوستی کبھی نہین ہو سکیگی کیونکہ
وہ برابری کو ناپسند کرتا ہے بیشک اگر کوئی اوس سے ہمیشہ ساتھہ عجز کے پیش
آوے تو اوس سے وہ خوش رہیگا لیکن ایسا بہت کم واقع ہوتا ہے پس ہر صورت
مغرور آدمی کے واسطے حقارت اور رنج موجود ہے حقیقت یہہ ہے کہ مغرور آدمی
فقط اپنے ہی وجود کا دشمن ہوتا ہے کیونکہ اور لوگون کو اوسکے غرور سے کیا کام ہے
عوام الناس اوسکی حقارت کرینگے اور عاقل اوسپر ہنسینگے اور اوسکی بیوقوفی
پر افسوس کرینگے سوا ان نقصانون دنیوی کے ایک سب سے بڑا نقصان یہہ ہے
کہ اللہ تعالی غرور کو نہایت ناپسند کرتا ہے ذرا غور کرنا چاہیے کہ یہہ آدمی ایک
ناچیز ہے غرور کس بنیاد پر کرتا ہے سب جانتے ہین کہ دنیا چند روزہ ہے
اور اسمین ہمیشہ نہین رہنا ہے غرور کس شی پر کرنا چاہیے غرور کے دور

کرنے کی سہل ترکیب یہہ ہی کہ خیال کرے اون لوگونپر جو مغرور تہے اور جنکا
ابتک نام و نشان صفحہ ہستی پر نہین پایا جاتا اگر اونہون نے کچھہ غرور سے حاصل کیا
ہوتو اب بہی لوگونکو غرور کرنا چاہیے واضح ہو کہ ناواقفیت کے سبب سے ہی غرور
پیدا ہوتا ہی اور اسکی مثال یہہ ہے اب جب یاد آئی کہتے ہین کہ کوئی شخص ایک قطعہ
زمین کا تہا اور وہ یہہ خیال کیا کرتا کہ مین بڑا آدمی ہون اور اپنی دنیا مین
وہ یہہ جانتا تہا کہ مجھہ سین دیگر سے غیبت الغرض اوسے اپنی زمین کا بڑا غرور
تہا ایک شخص ذی عقل اور صاحب علم اوسکا دوست تہا اوسنے اپنی دوست
مغرور کے واسطے اوسکے سامنے نقشہ روی زمین کا رکہدیا اور جب اوسنے دیکہا
اوسنے پایا کہ ہزارہا ولایتین دنیا مین موجود ہین اور لاکہون کروڑہا خلقت خدا کی
رہتی ہی اور انکے علیحدہ علیحدہ بڑے بڑے بادشاہ حکمرانی کرتے ہین اور ان بادشاہو
ہزارہا نوکر چاکر ہین اور اونکے پاس بہی بہت کثرت سے زمین ہی تب مغرور شخص
نے پوچہا کہ میری زمین کا نقشہ اس نقشہ مین کہان ہے اوسکے دوست نے ذرا سا
گوشہ بتادیا کہ یہہ تیری زمین ہی اسپر مغرور شخص نے کہا کہ اللہ اکبر دنیا اسقدر
بڑی ہے کہ میری کچھہ بہی حقیقت نہین اور اوسنے عہد کیا کہ اس وقت سے آگے مین
کبہی غرور نہین کرونگا دولتمندکو چاہیے کہ دولت کا کچھہ بہروسا اور غرور
نکرے کہ اسکو جاتے کچھہ دیر نہین لگتی ہی پس کیا ضرور ہے کہ دولت کا غرور
کرے اور یاد رکہنا چاہیے کہ ہزارہا آدمی جو پہلے امیر کبیر تہے اب مفلس اور

محتاج ہو گئے ہین اور جو پہلے محتاج تھے اب دولتمند ہو گئے اور علاوہ ازین ایک سے ایک زیادہ دولتمند اس دنیا مین موجود ہین مثل مشہور ہے کہ سیر کو سوا سیر موجود ہے یہی خیال کرنا چاہیے اون لوگونکو جنکو اپنے علم اور قوت وغیرہ کا غرور ہو اور بعض اشخاص جو حسن کا غرور کیا کرتے ہین وہ نہایت ہی بیوقوف ہین کہ شمر طرز زندگی بو رہا پاپ انکے واسطے ضرور ہے اور اس حال مین ساری خوبصورتی اور حسن جاتا رہتا ہی چہرہ پر بہت جھریان پڑ جاتی ہین اور شگفتگی جسمون اور رخسارونکی جاتی رہتی ہے القصہ نتیجہ اس سارے مضمون کا یہہ ہے کہ آدمی جو ایک ناچیز شے ہے اس جہان فانی مین ہرگز کبھی غرور نکرے اور یہہ سوچے کہ جنھون نے غرور کیا کیا فایدہ اوٹھایا ہے بلکہ اونکا دونو جہانو مین روسیاہ ہوا ہے اس جہان مین تو لوگ اونکی بسبب خود دماغی کی حقارت کیا کرتے تھے اور عاقبت مین اللہ تعالے اون سے ناراض اور ناخوش ہوا ہی ❊ فقط

صبر

صبر ایک بہت خوب نیکی ہی اسکے باعث سے دنیا قایم ہو رہی ہے اگر تھوڑا بہت صبر انسان مین ہوتا تو اس دنیا کے کاروبار مین فرق آجاتا انسان ذرا سے رنج کا بھی متحمل نہوتا اور اپنے رنج کو نسہتا تو کیا جانے وہ کیا کرتا حقیقت مین مرد وہی ہے جو صابر رہے جو رنجون اور مصیبتون سے ہلا نہین ڈرتا بلکہ اونکو خوشی سے سہلیتا ہی آپ دریافت کرنا چاہیے کہ کس قسم کے آدمی نہایت

صابر ہوتے ہین جواب اسکا ظاہر ہی وہ آدمی نہایت متحمل اور صابر ہوتے ہین
جو یقین کلی اللہ تعالی کی نیکی اور انصاف پر رکہتے ہین جو سمجہتے ہین کہ خدا ہر جاے
موجود ہی اور فعال اُن پر نظر رکہتا ہی جیسکہ وہ آدمی جو مانند ایک سپاہی کی
میدان جنگ مین سامنے اپنے افسر یا آقا کے کار نمایان کرتا ہی اوسوقت اپنی جانکا
ذرا خیال نہین کرتا ہی بلکہ اوسکی غرض یہی ہوتی ہے کہ میرا افسر مجہے شاباشی
دے اسیطور اللہ تعالے بہی اوسی آدمی کو چاہتا ہی جو صبر اور بہادری سے دنیا کے
رنجون اور مصیبتون کو سہلیتا ہی اور اوسکے ڈراونی شکل دیکہکر اوسے اپنی
پشت کو نہین دکہاتا ہے یہہ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جن پر بہت مصیبتین پڑتی ہین
وہ نوبت بہ نوبت صابر ہو جاتے ہین برخلاف اوسکے جو ہمیشہ عیش اوڑاتے ہین
وہ نہایت بے صبر ہوتے ہین اور یہہ بات قریب عقل کے بہی ہے جنہونے اکثر
فاقہ کشی کی ہی اونہین ایک دن کہانا کچہہ رنج نہین دیتا برخلاف اوسکے جو ہر
روز دو دو اور تین تین بار پلاؤ چکہتے ہین اونہین اگر ذراسی دیر مین بہی کہانا
ملے تو اونہین قیامت نظر آجاتی ہی جو آدمی صابر ہوتا ہے اوس سے بہت کام
اچہے بن سکتے ہین وہ مشکلات سے نہین ڈرتا اور ان باعث سے مشکلات اوسکے
کار رنج نہین ہو سکتے ہین وہ اپنے صبر کے ذریعہ سے اون مشکلات پر غالب
آجاتا ہی صابر آدمی مانند ایک پہاڑ کی ہے جو سمندر مین واقع ہی گو لہرین سمندر
کی اوسکے اوپر ٹکر کہاتی ہین لیکن ممکن نہین کہ وہ اپنی جاے سے ہلے بس جسوقت

رنج اور مصیبتین صابر آدمی کو صدمہ دیتی ہین تو وہ اونسے کچھہ بیتاب نہین ہوتا
اور اس ترکیب سے رنج بہی اوسکے استقلال سے خجالت حاصل کرتا ہی بعض آدمی
اسقدر بے صبر ہوتے ہین کہ اونسے ذرا سا بہی رنج نہین سہا جاتا اور اس باعث سے
اپنے تئین ضایع کر ڈالتے ہین اور اکثر لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ اپنے تئین ضایع کرنا
جرأت بہادری کا کام ہے اس فقیر کی دانست مین وہ نہایت قاصر ذہن ہین آپ مین
سوال کرتا ہون کہ کیا باعث ہی کہ بے صبر آدمی اپنے تئین ضایع کرتے ہین
جواب اسکا ظاہر ہی کہ وہ رنج کے متحمل نہوکر اوس سے بہاگا چاہتے ہین اور
نہایت نامردگی کو اسکا قصد کرکے اپنے تئین مار ڈالتے ہین اسطرح کی موت دلالت کرتی
ہی اسبات پر کہ شخص مرحوم رنج کو نسہہ سکا دلیر وہی ہی جو خدا پر بہروسا کرکے
جو مصیبت اوسپر واقع ہو اوسکو بخوشی سہہ لیوے اور پریشانی اپنی چہرہ پر نلاوے
غرض یہہ ہے کہ جو شخص رنج سے بچنے کے واسطے اپنے تئین ضایع کرتے
وہ حقیقت مین نالایق اور نامرد ہی البتہ بعض ایسی صورتین بہی ہین کہ اونمین
اپنے تئین ضایع کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی اون صورتونکا اسجاے ذکر نہین
کرتے کیونکہ وہ مطلب صبر کرنے سے کچھہ علاقہ نہین رکہتے ہین نتیجہ اس مضمون سے
ہم یہہ نکالتے ہین کہ جو شخص صابر ہوگا اوسکو دونو جہانمین فایدہ عظیم حاصل
ہوگا یعنے یہان تو وہ بسبب صبر کے علم اور عقل حاصل کریگا اور لوگ اوسکی
تعظیم اور تکریم کرینگے اور عاقبت مین اللہ تعالی کے ہان مورد انعام اکرام کا ہوگا

حسد

بہت سی ایسی برائیں ہیں دنیا میں ہیں کہ اونکے استعمال سے لوگ ایک نوع کا
سرور حاصل کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں مثلاً اوباشی اور شراب
خواری وغیرہ کہ انہیں آدمی واسطے حصول سرور کے مشغول ہوتے ہیں گو آیندہ کو اوسے
نتیجہ اچھا نہیں نکلتا ہے لیکن حسد ایک ایسی برائی ہے کہ اوس سے زرا سا سرور
ظاہر میں بھی حصول نہیں ہوتا بلکہ سراسر اوس سے رنج آدمی کو ہمیشہ رہتا ہے
جسوقت اور آدمیونکو کچھہ فایدہ یا بھلائی ہوتی ہے تو حاسد ناحق اپنے دل اپنے
دلہین جلا کرتا ہے حقیقت میں یہہ اس برائی کے ہمراہ اوسکی سزا موجود ہے یعنے جو
حاسد ہے وہ ہمیشہ رنج مین پڑتا ہے اور یہی ہے سزا اوسکے حسد کی حاسد آدمیونکو
یہہ گوارا نہیں ہوتا ہے کہ کوئی آدمی دولت یا علم یا کوئی اور کمال حاصل کرکے
دنیا مین مشہور اور نیکنام ہو جاے جب کسی شخص کی وہ تعریف سنتا ہے اوسکے
دل پر چوٹ لگتی ہے اوسکی جاے خوش ہونے کے کہ ایسے اچھے بندے
خدا کے ہین وہ اونکی خوبی پر حسد کیا کرتا ہے اور بسبب اس حسد کے اونکی برائی
کرنے لگتا ہے اگر وہ کسی شخص کے سخاوت کی تعریف مین سنتا ہے تو وہ بہت سوچ ساچ کر
کوئی ایسی بات ڈہونڈا چاہتا ہے جو اوس شخص کے کنجوس ہین پر دلالت کرے
اور اگر کسی کی خدا پرستی یا پرہیزگاری مشہور ہو تو وہ اوسکی بد اخلاقی اور بے دینی
بد دینی کی باتون کی تلاش مین سرگردان رہتا ہے الغرض حاسد نیکی

برائی تلاش کرتا ہی اور سب اچھی اچھی باتون کسی نیک آدمی کی سے نظر پھیر کر
اوسکے چند عیوب کو کہ کوئی آدمی خالی از خطا نہین ہے ڈھونڈتا ہی سوائے
اون برائیون کے جو حاسد کو بسبب اوسکے حسد کے حاصل ہوتی ہین بعض ایسے
برائیان ہین جو بسبب ہونے حاسد آدمیون کے اور آدمیونکے واسطے پیدا
ہوتی ہین مثلاً ہزارہا آدمی فی زمان اس دنیا مین پیدا ہوتے ہین اور اونکو ہزارہا ہین
اور ہزارہا لطایف مفید سوجھتے ہین لیکن وہ مارے ڈر حاسد آدمیون کے طعنہ زنی
کی ان باتونکو اورون پر ظاہر نہین کرتے اور اس باعث سے اونکی عقل اور
ذہن سے خلقت کو کچھہ فایدہ نہین پہنچتا ہے ایک مثال اس بات کی کہ حاسد آدمی ہر
اچھی بات مین سے برائی نکالتے ہین یہہ ہے کہ جب کوئی حاسد کسی آدمی کو سخاوت
کرتے دیکھتا ہی تو وہ کہا کرتا ہی کہ سخی مذکور حقیقت مین سخی نہین ہے بلکہ وہ
نمودیا ہی اور واسطے دکھلاوے کے اور اپنی تعریف کروانے کے وہ کچھہ السکو محتاجونکو
دیتا ہے علی ہذا القیاس جب وہ کسی شخص کو عبادت کرتے ہوئے دیکھتا ہے
تو بھی وہ اوسے مکاری تصور کرتا ہی آپ ذرا غور کرنا چاہیے کہ ایسے حاسد آدمیون کی
بیجگر کہان جائے کہ وہ ہر اچھی بات مین سے بری بات نکال لیتے ہین حقیقت یہہ
ہی کہ بعض آدمی ایسے بد ہوتے ہین کہ اونسے کوئی نیک کام نہین بن آتا ہی اور
جب وہ اورونکو نیک بات کرتے ہوئے دیکھتے ہین تب اونہین حسد چھوتا ہے
اور اس نیک بات مین سے ایک بری بات استنباط کرتے ہین جو آدمی مستقل

اور صابر ہوتے ہین وہ اپنی نیک راہ سے کبھی گمراہ نہین ہوتے ہین خواہ حاسد
آدمی ہزار اونکی بدگوئی کیا کرین تجربے سے معلوم ہوتا ہے اور قریب عقل کے
بھی ہے کہ اکثر وہی آدمی حاسد ہوتے ہین جنمین کوئی عیب یا قصور لاعلاج ہوتا ہے
مثلاً بدشکل اور کمینہ نسل کے آدمی حاسد ہوتے ہین وہ یہہ جانتے ہین کہ ہمارے
عیب دور نہین ہو سکتے ہین پس وہ اس بات کے درپے ہوتے ہین کہ کسیطرح سے
وہ آدمی جو انسے بہتر ہین اونکے مساوی ہو جاوین اور واسطے اس مطلب کے
وہ اچھے آدمیونکی برائی کیا کرتے ہین اکثر ناخواندے آدمی پڑھے لکھے
شخصونکی برائی کیا کرتے ہین یہانتک کہ وہ علم کی بھی حقارت کرنے لگتے ہین
تاکہ آدمی اوس بات کی تعریف نکرین جو اونمین نہین ہے اکثر حاسد آدمی وقت
سننے تعریف کسی فاضل یا عالم کی کہا کرتے ہین کہ کیا ہوا اگر ہم چندروز
محنت کرین تو ہم بھی عالم ہو جاوین یہہ جو حاسد کہتے ہین سچ ہے لیکن غرض
اونکی اس کلام سے یہہ ہے کہ شخص مذکور قابل تعریف کے نہین ہے ہمسرون اور
برابر کے درجے آدمیونمین اکثر حسد ہوتا ہے کیونکہ اگر دو آدمی ایک
ہی حالت مین رہے ہون اور ایک انمین کا بڑا آدمی ہو جاوے اور دوسرا غریب
تو اس پچھلے آدمی کا غریب رہنا اوسکی تغافلی یا بے وقوفی پر دلالت کرتا ہے
اور اس باعث سے اسکو رنج ہوتا ہے اور وہ ہزارون باتین جھوٹی واسطے
ندامت دوسرے کی کہتا ہے تاکہ وہ دونو یکسے رہین یعنے ایک انمین کا دوسرے ایسے

سبقت لیجاے واضح ہو کہ اکثر اون آدمیونکا خلقت بہت حسد کرتی ہی جو کوئی
ایسا مرتبہ یکایک حاصل کرلین کہ جس مرتبہ کے لئے وہ خلقت کی دانست مین مستحق نہ تھے
مثلاً جب ولیعہد کسی بادشاہ کا اسکے بجاے بادشاہ کے سلطنت حاصل کرتا ہی تو کوئی
اوسکا حسد نہین کرتا ہی کیونکہ سبکے دلپر نقش ہے کہ تخت کا ولیعہد کو مستحق
تھا لیکن اگر کوئی اور شخص سواے وارث سلطنت کے تخت پر جلوس کرے تو ساری
خلقت اوسکا حسد کرنے لگتی حسد کبھی نہین چھپ سکتا ہی جہان وہ شئے جو حسد کی گئی ہے
حاسد کے روبرو آئے تو اوسکے چہرہ مین فرق آجاتا ہے اور بہوین چڑہ
جاتی ہین اور اوسکا رنگ زرد پڑجاتا ہے اور پریشانی دل کی منہہ پر ظاہر ہوجاتی
ہی حسد کا حال بعینہ عشق کا سا ہی کہ یہہ بھی کبھی نہین چھپ سکتا ہی گو اوسے ہزار
چھپاؤ چنانچہ مثل مشہور ہے کہ مشک اور عشق پوشیدہ نہین رہ سکتے ہین جیسے کہ
معشوق کو دیکھتے ہی عاشق کا ڈھنگ بدل جاتا ہی اوسیطور سے حاسد کا حال بوقت
موجود ہونے اوس شئے حسد کی گئی کے تبدیل ہو جاتا ہے حاسد کے ہنسنے مین ایک
طرح کی طعنہ زنی پائی جاتی ہے اوسکا ہنسنا نہین بلکہ زہرخندہ ہے
اوسکے ہنسنے سے نرم دل آدمیونکو زیادہ سخت صدمہ پہنچتا ہی بہ نسبت
ہنسی ایک صاف دل آدمی کے حاسدونکے ہنسنے عجب طرح کی ہوتی ہے
خدا اوسے بچاوے نتیجہ اس تمام مضمون سے یہہ نکلتا ہی کہ کسی شخص کو حسد نکرنا
چاہیے اور اوسکو یہہ سمجھنا چاہئے کہ حسد کرنے سے سواے رنج اور گناہ کے

کچھ حاصل نہین ہوتا ہے اللہ تعالی جسکو چاہتا ہے غریب کرتا ہے جسکو
چاہتا ہے امیر کرتا ہی یہہ حاسد آدمی کسواسطے اُسکو دیکھکر حسد کرتے ہین فقط

بی انتہا ہونا عالم کا اور بیان قدرت اللہ تعالی کی

ایڈیسن صاحب جو کہ بہت دانا انگریز تہا بیان کرتا ہے کہ ایکدن مین شام کے
وقت جنگل مین چلا جاتا تہا اور وہان اوسوقت ایک عجب تنہائی کا عالم تہا جب
افتاب نے کنارہ آسمان سے اپنے تئین چھپایا تو ستارے جو اوسکے سامنے شرمندہ
ہوتے تہے اوسواسطے اوسکے حضور مین نمودار نہین ہوتے تہے اپنے اپنے برجون
مین دکہائی دینے لگے اور نوبت بنوبت یہہ ستارے بہت سے نظر آنے لگے یہانتک
کہ سارا آسمان اون سے بہر گیا اور چاند بہی بڑی شان و شوکت سے نمودار ہوا
اوسوقت مجہے یہہ قول حکماء کا یاد آیا کہ سات ستارے اسقدر بڑے ہین کہ اکثر
بعض انمین کے زمین سے ذرا چہوٹے اور بعض بڑے ہین اور افتاب بہی زمین
سے لاکہون دفعہ مقدار مین زیادہ ہی اور وہ ستارے جو ذرا ذرا سے آسمان پر
چمکتے ہوئے معلوم ہوتے ہین فی الحقیقت تمام مانند افتاب کی ہین اور اونکے گرد
چہوٹے ستارے مثل کرہ زمین کے گردش کرتے ہین اور ان سب سیارون
مین خلقت خدا کی کسی نہ کسی طرح کی بستی ہے جب یہہ خیال میرے دلمین آیا
تو اوسوقت میرے خیال ناقص مین بہت وہم پیدا ہوئے مینے یہہ سوچا

کہ جو اللہ تعالے اس عالم لا انتہا کا جسمین کرورہا دنیا مثل زمین کے موجود ہین
انتظام کرتا ہی تو وہ مجھسے بے حقیقت شے کا کیا خیال رکھہ سکتا ہی جو اللہ
تعالی کہ دشمنون آفتاب اور ستارون کا خیال رکھتا ہی وہ خفیف چیزون پر
کیونکر متوجہ ہو سکتا ہی غرض یہہ ہے کہ جون جون مینے بے انتہائی عالم پر
غور کیا اوسیقدر میرا دل پریشان ہوا کہ میرا خبرگیر خدا کیونکر ہوگا مین نے
دیکھا اور سوچا تو دریافت کیا کہ عالم کی انتہا کسی سمت مین نہین اگر کرورہا برس
ایک سمت مین کوئی شخص نہایت تیز رفتاری سے چلا کرے پہر بہی یہہ غیر ممکن
ہی کہ عالم کی حد پاوے لیکن اسیحالت پریشانی مین مجھے یہہ بہی خیال آیا کہ عالم
لا انتہا ہی تو وہ شے جسنے عالم کو پیدا کیا ہی قوت اور عقل مین لا انتہا ہونا چاہیے
اور گو آدمی نسبت عالم کے ایک نہایت خفیف چیز ہے لیکن اس سے یہہ لازم
نہین آتا ہی کہ اللہ اوسکی خبرداری نکرتا ہو مینے سوچا کہ یہہ بڑی حماقت ہے
کہ اللہ تعالی کی قوت اور اختیار کو انسان کی قوت اور اختیار سے قیاس کیا جاے
یہان سے مجھے یہہ خیال آیا کہ اللہ تعالی ہر جا موجود ہونا چاہیے تاکہ اوسنے
سب باتونکا علم رہے اور یہہ خیال آتے ہی میری بجمعی ہوگئی اور مجھے یقین ہوا
کہ گو انسان نسبت سارے عالم کی بی حقیقت ہے لیکن خدا تعالی سب پر نگاہ رکھہ سکتا ہے
اوسکو پرورش سب کی منظور ہے کہ پتنگے سے لگا کے نہایت جسیم اژدہا تک وہ
خبرداری مین مصروف رہتا ہی بعض آدمی جنکی عقل کو وسعت نہین حاصل ہے

خدا کے سرجا موجود ہونے کو نہیں سمجھتے ہیں وہ اپنے اوپر قیاس کرکے کہا
کرتے ہیں کہ یہہ غیر ممکن ہے کہ ایک شے ایک ہی وقت میں کئی جا پر موجود ہو
لیکن مطلب یہہ ہے کہ اگر کوئی شے مثل انسانکی ہو تو اوسکے واسطے یہہ غیر ممکن ہے
لیکن واسطے ذات پاک اللہ تعالی کے یہہ امر ضروری ہے حکماء یونانی ذات اللہ
تعالی کے واسطے خوب مثال دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی مثال اوس دایرہ
کی ہے جسکا مرکز ہر جا پر ہے لیکن جسکا محیط کسی جا پر معین نہیں ہو سکتا ہے
فی الحقیقت یہہ خوب مثال ہے اللہ تعالے کے سرجا ہونیکے جب ایسی ایسی
باتیں میرے دل میں آئیں تو مجھے بڑی تشفی ہوئی اور مجھے دو نصیحتیں مفید حاصل
ہوئیں اول تو ناچیز ہونا انسانکا اور اس باعث سے لغویت غرور اور تکبر کے اور
دوم قادر مطلق ہونا اللہ کا اور اس باعث سے یہہ بہت دانائی کی بات ہے کہ
بھروسا کرو اوپر اللہ تعالی کے انتظام پر اہل ہنود نے بے انتہا ہونے عالم کی خوب مثال دی
ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک ایک درخت پر ہزار ہا گولر لگے ہوتے ہیں اور گولر میں بیشمار
چھوٹے چھوٹے بھنگے ہوتے ہیں اور ان کیڑوں کے نزدیک ایک گولر گویا ایک
نئی دنیا ہے وہ کیا جانتے ہونگے کہ اور بھی لاکھوں گولر ہیں کہ اونمیں بھی خلقت
مانند اونکی بستی ہے اور انسانکی خلقت کا تو اونکو ذرا بھی گمان نہوگا پس بہانسے
یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس حماقت سے ایک بھنگا کہسکتا ہے کہ ہماری دنیا بڑی ہے
اور اللہ تعالی نے اوسکے برابر کوئی اور شے نہیں بنائی ہے وہی حماقت اوس

آدمی کی شے جو خیال کرے یا کہے کہ مین ایک بڑی شئے ہون اور اللہ تعالی مجھے
اور اوسیونکو پیدا کرکے اونہین کے خبردار ہی اور سرانجام مین مصروف
رہتا ہی حاصل کلام کا اور فایدہ اس مضمون کے لکھنے سے یہہ ہی کہ انسان کو
اپنے تئین حقیقت سمجھنا چاہیے اور کبھی تکبر کر کر اپنے تئین بزرگ نہ سمجھے
اور اللہ تعالی کو ہر جاے موجود جانے ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

ناحق توقع باندہنے کے نقصان

بہت سے رنج انسان جہانمین بسبب مایوسی کے پیدا ہوتے ہین اکثر آدمی ناحق اپنے
دلمین امیدین اور توقعین باندہ لیتے ہین اور اونکے خیال سے بہت شاد رہتے ہین لیکن
جب اونہین لغویت ان خام خیالات کی ظاہر ہوتی ہی اور یہہ معلوم ہوتا ہی کہ توقعین
اونکی غلط تہین تو اونہین بڑا رنج ہوتا ہی یہانتک کہ وہ اونکی ساری خوشی دل
کی جاتی رہتی ہے الغرض بسبب مایوسی کے وہ بہت مغموم رہتے ہین اسواسطے عاقلون اور
حکمانے کہا ہی کہ آدمی کو لازم ہے کہ کبھی توقع نرکھے بلکہ جو تدبیر کرے
اوسکی مایوسی پہلے سوچ لے کیونکہ اگر تجویزین کارگر ہوئین تو خوشی بہت حاصل
ہوگی اور اگر مایوسی حاصل ہوئی تو اونکا چندان رنج نہین ہوگا کسواسطے
کہ اوسکا خیال پہلے ہی سے کر رکہا تہا یہہ قول حکما کا فی الحقیقت بہت
درست ہی اور اگر سب آدمی عمل کرین تو بلاشک بہت فایدہ متصور ہی آدمی کو

یہہ خیال رکھنا چاہیے کہ سب انسان اپنی بہلائی چاہتے ہین اور بعد اپنے دوسرے
کا خیال کرتے ہین اسکا کچھہ تعجب نہین کیونکہ یہہ بات انسان کی ماہیت مین داخل ہے
پس جب یہہ حال انسان کا ہے تو یہہ توقع کسی اور سے باندہنا خالی از بیوقوفی نہین
یہان سے یہہ لازم نہین آتا ہی کہ آدمی کسی سے بالکل توقع نہین رکھنی چاہیے
کیونکہ امید پر تو دنیا قایم ہے ہماری مراد یہہ ہے کہ جو امید ہو اوسے بالکل
تحقیق نجاننی چاہیے اور اوسکے خلاف ہونیکا ہمیشہ گمان رکھنا چاہیے اکثر
دیکھا گیا ہے کہ بعض ناتجربہ کار آدمی ہر آدمی سے جو انسے ذرا اخلاق سے پیش
آتے ہین بہت سی بڑی توقع کر لیتے ہین اور بعد ازان رنج مایوسی کا اوٹہاتے ہین
دنیا مین دوست حقیقی ملنا بہت مشکل ہے کیونکہ مزاج انسان کے باہم بہت اکثر
مختلف ہوتی ہین اور اس باعث سے انمین کچھہ کچھہ خلاف رہے کا ہمیشہ رہتا ہی اور دو آدمی
ایسے مشکل سے ملینگے جنکے مزاج بالکل ملتے ہون اور اس باعث سے جو بات ایک آدمی
کی نسبت مین بہت مناسب ہے اور دوسرے کی راے مین نامناسب تو اس صورت مین
اگر آدمی دوسرے آدمی کی بہلائی اور خوشی دل سے بہی چاہتا ہو تو بہی وہ عمل
مین نہین لاسکتی ہے اور نتیجہ توقع باندہنے کا یہہ ہوگا کہ آپسمین ناحق ترشروئی
ہو جائیگی ایک شخص تو یہہ خیال کریگا کہ میری بات ذراسی مین میرا دوست بہلا نہی کرتا ہے
اور دوسرا یہہ خیال کریگا کہ میرا دوست بڑا بیوقوف ہے کہ جو بات نامناسب
اور محال ہے مجھہ سے اوسکی توقع رکھتا ہے غرض اس مضمون سے یہہ ہے کہ

حتی الامکان کسی آدمی سے کوئی امید تو ہی نہ رکھے اور جس سے امید رکھے
پہلے یہہ خیال کرلے کہ شاید یہ کہ یہہ امید نہ بر آوے اور اپنے دل مین یہہ
خیال کرے کہ جیسے کہ ہمین انسان ہون ویسے ہی یہ سب ہین سب اپنی اپنی بہلائی
چاہتے ہین اور اپنی اپنی راے کو مقدم سمجہتے ہین پہر کیا ضرور ہے کہ سب آدمی
ہمیشہ ہماری راے کے متفق ہون آدمی کو لازم ہے کہ اپنی کوشش سے ایسی
لیاقتین پیدا کرے کہ سب آدمی اوسکی بہلائی چاہنے لگین اور اس صورت مین
آدمی اوسکی خواہ مخواہ قدر کرینگے اوسکو فایدہ پہنچانے مین اپنا فایدہ
یا خوشی تصور کرکے بلیغ کوشش عمل مین لاوینگے واضح ہو کہ اس دنیا مین بہت سے
ایسے عالی حوصلہ آدمی ہین کہ وہ فایدہ خلق کو بہت چاہتے ہین وہ نہین بہی یہہ
نہ چاہئے کہ کسی سے توقع قوی کرین انکو یہہ خیال رکہنا چاہئے کہ ہمین غرض
اچہے کام کرنے سے ہے خواہ کوئی اسکو برا سمجہے خواہ بہلا ہمین یہہ غرض
نہین ہے کہ جن آدمیونکو ہم فایدہ پہنچاوین وہ ہمارا ایک دلی دوست ہو جاوے
اور اوسکی راے اور ہماری راے بالکل متفق ہو جاوے کیونکہ اگر یہہ خیال اونکے
دل مین آئیگا تو آخر کو اونکو نا امیدی ہو جائیگی اور اونکا دل رنجیدہ ہو جائیگا
اور بلکہ وہ نیک طریقہ سے باز آئینگے بعض آدمی نہایت ترش رو اور
مغموم اس دنیا مین پاے جاتے ہین اور اکثر اونکو یہہ فریاد کرتے ہوئے
سنا ہے کہ دنیا بری شے ہے انہین کوئی کسیکا ہمدرد اور ساتہی نہین اپنے